خوشخبری کیا ہے؟

گریگ گلبرٹ

پیش لفظ: ڈی۔ اے۔ کارسن

مستحکم وصحت مند کلیسیا کی 9 نشانیاں

خوش خبری کیا ہے؟

از: گریگ گلبرٹ

ترجمہ کار: فضا نسیم

پیش لفظ: ڈی۔ اے۔ کارسن

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

36 فیروز پور روڈ، لاہور

فہرست

سیریز کا دیباچہ

" نو نشانیاں" کی کتابوں کا مجموعہ دو بنیادی خیال پیش کرتا ہے۔اوّل، مقامی کلیسیا مسیحی زندگی کے لئے اِس سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہے جتنی شاید آج بہت سے مسیحی تصور کرتے ہیں۔"نو نشانیاں" کے ادارے کے ساتھ خدمت کرنے والے سمجھتے ہیں کہ روحانی طور پر ایک صحت مند مسیحی ہی صحت مند و مستحکم کلیسیا کا رُکن ہے۔

دوم، جب مقامی کلیسیائیں اپنے آپ کو خدا کے کلام پر استوار کرتی ہیں تو پھر وہ پھلتی پھولتی اور ترقی کرتی ہیں۔ خدا کلام کرتا ہے اِس لئے کلیسیاؤں کو اُس کی آواز سُننے اور اُس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب کلیسیا خدا کی آواز سُن کر اُس کے پیچھے پیچھے چلتی ہےتو اُسی کی مانند بننے لگتی ہے۔ پھر اُس سے اُس کی محبت اور پاکیزگی منعکس ہوتی ہے۔ وہ اُس کا جلال ظاہر کرتی ہے۔ جب کلیسیا اُس کی آواز سُنے گی تو وہ اُسی کی مانند دکھائی دے گی۔

اِس سے قاری یہ جان سکتا ہے کہ کلیسیا کی تمام" نو نشانیاں" مارک ڈیور کی ۲۰۰۱ میں شائع ہونے والی کتاب" مستحکم وصحت مند کلیسیا کی نو نشانیاں" سے لی گئی ہیں جنہیں بائبلی سمجھ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے:

- تفسیری وعظ
- بائبلی علمِ الٰہی
- خوش خبری کی بائبلی سمجھ

- ایمان لانے کی بائبلی سمجھ
- بشارت دینے کی بائبلی سمجھ
- بائبلی کلیسیائی ممبرشپ
- بائبلی کلیسیائی نظم و ضبط
- بائبلی شاگردیت
- بائبلی کلیسیائی لیڈرشپ

پیش لفظ

تیس سال سے زیادہ عرصہ علمِ الٰہی کی تعلیم دینے کے تجربے نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر نسل کے طالب علموں کے نہایت بحث و تکرار والے سوالات مختلف ہیں اور یہی صورتِ حال باقی مسیحیوں کی بھی ہے۔ ایک وقت تھا جب آپ یقین سے کہہ سکتے تھے کہ اِس طرح کے سوالات پُرجوش بحث کا باعث بنیں گے جیسے کہ کیرس میٹک تحریک کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ یا کیا کلامِ مقدس کے بے خطا ہونے کا موضوع قابلِ دفاع ہے؟ اُن کلیسیاؤں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو غیر ایمان داروں کے لئے اپنے ماحول کو دلچسپ بنانے کی کوشش کرتی ہیں؟ آج کے دَور میں ایسے لوگ تلاش کرنا مشکل نہیں جو اِن سوالوں پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن عموماً جلد ہی اُن کا جوش و خروش دھیما پڑ جاتا ہے۔ آج کل غالباً سب سے زیادہ جوش و خروش کو ہوا دینے والا سوال یہ ہے کہ خوش خبری کیا ہے؟ (اِس کتاب کے مصنف نے بھی یہی سوال پوچھا ہے) اور آپ کہہ سکتے ہیں کہ اِس سوال کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ انجیلی عقائد (evangelicalism) کیا ہیں؟

ایسے سوالوں کے جواب ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور اکثر بائبل کی بجائے ذاتی آرا سے اُن کا دفاع زیادہ کیا جاتا ہے جس پر ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ سوالات نہایت بنیادی ہیں۔ جب انجیلی مسیحی

''انجیل'' (یعنی ''خوش خبری''، انجیل کا یہی مطلب ہے) کے متعلق مختلف خیالات کی پُر زور تائید کرتے ہیں تو سُننے والا اِس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ انجیلی عقائد ایسی تحریک ہے جس میں ایک مشترکہ خوش خبری اور اُس'' ایمان'' کے لئے ذمہ داری کے احساس کا فقدان ہے جو خداوند کی طرف سے ہمیں'' ایک ہی بار سونپا گیا'' ہے(یہوداہ ۳ آیت)۔ یا بہت سے ایسے لوگ اپنے آپ کو انجیلی مسیحی کہتے ہیں جو ایسا کہنے کے بجا طور پر حق دار ہی نہیں کیونکہ اُنہوں نے خوش خبری کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

گریگ گلبرٹ کی اِس کتاب کا مطالعہ کریں۔ یہ کتاب نئے افق تلاش کرنے کا زیادہ دعویٰ نہیں کرتی بلکہ یہ اُن بعض پرانی سچائیوں کو سامنے لاتی ہے جنہیں کم و بیش ترک کر دیا گیا اور کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ گریگ نے جس وضاحت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔ اِس کتاب سے بہت سے بالغ مسیحیوں کی سوچ کو جلا ملے گی۔ لہٰذا لازم ہے کہ یہ کتاب وسیع پیمانے پر کلیسیائی رہنماؤں، مسیحیوں حتیٰ کہ اُن لوگوں میں بھی تقسیم کی جائے جو ابھی مسیح پر ایمان نہیں لائے، لیکن خوش خبری کو واضح طور پر جاننا چاہتے ہیں۔ اِس کتاب کا مطالعہ کریں اور بہت سے لوگوں کو تحفے کے طور پر پیش کریں۔

ڈی۔ اے۔ کارسن

تعارُف

یسوع مسیح کی خوش خبری کیا ہے؟

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ مسیحی تو اِس سوال کا جواب نہایت آسانی سے دے سکتے ہیں بلکہ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اِس طرح کی کتاب لکھنا مکمل طور پر غیر ضروری ہے جس میں مسیحیوں کو کہا جائے کہ وہ اِس سوال پر غور و خوض کریں کہ 'یسوع کی خوش خبری کیا ہے؟' یہ بالکل ایسے ہے جیسے بڑھئی سے کہا جائے کہ وہ اپنے کام کاج چھوڑ کر اِس سوال پر غور کرے کہ ہتھوڑا کیا ہے؟

سب سے بڑھ کر یہ کہ یسوع مسیح کی خوش خبری مسیحیت کا نہایت مرکزی نکتہ ہے اور مسیحی سب سے زیادہ اِس خوش خبری کا ہی دعویٰ اور پرچار کرتے ہیں۔ ہم اِسی پر اپنی زندگی کی بنیاد رکھنا چاہتے اور اِس کے گردا گرد کلیسیائیں تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ ہم دوسروں کو اِس کے متعلق ہی بتاتے اور دعا کرتے ہیں کہ لوگ اِسے سُنیں اور اِس پر ایمان لائیں۔

اِن سب باتوں کے پیشِ نظر آپ کے خیال میں بیشتر مسیحی انجیل کے پیغام کو کتنی مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں؟ اگر کوئی آپ سے یہ سوال پوچھے تو آپ کیا جواب دیں گے کہ یہ کیا خبر ہے جو آپ مسیحی دہراتے رہتے ہیں؟ اور یہ کیوں خوش خبری ہے؟

میرا خیال ہے کہ زیادہ تر مسیحی ''یسوع مسیح کی خوش خبری'' کی وضاحت

کرتے ہوئے ایسا جواب دیں گے جس کا بائبل سے بہت کم تعلق ہے۔ ہو سکتا ہے وہ کہیں، '' خوش خبری یہ ہے کہ اگر آپ خدا پر ایمان لائیں تو وہ آپ کے گناہ معاف کرے گا۔'' یا وہ کہیں گے، ''خوش خبری یہ ہے کہ خدا آپ سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے آپ کی زندگی کے لئے ایک شاندار منصوبہ بنا رکھا ہے۔'' یا '' خوش خبری یہ ہے کہ آپ خدا کے فرزند ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ اُس کے فرزند ہر طرح سے نہایت کامیاب زندگی بسر کریں۔'' بعض مسیحی سمجھیں گے کہ خوش خبری میں یسوع مسیح کی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کو شامل کرنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن سوال پھر یہ ہے کہ یہ سب باتیں خوش خبری میں کیسے شامل کی جائیں؟

حقیقت یہ ہے کہ مسیحیوں کو اِس سوال کہ ''خوش خبری کیا ہے؟'' کے ایک جواب پر متفق کرنا اِتنا سادہ عمل نہیں جتنا کہ یہ ہونا چاہئے۔ مَیں ''نو نشانیاں'' (9 Marks) منسٹری کے ساتھ خدمت کرتا ہوں۔ یہ ادارہ واشنگٹن ڈی سی میں کیپٹل ہِل بپٹسٹ چرچ کے ساتھ منسلک ہے۔ ہماری کتابیں پڑھنے اور اُن کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے والے مسیحیوں کا ایک بڑا حصہ انجیلی مسیحیت سے نہایت کم تعلق رکھتا ہے۔ وہ بائبل کی سچائی اور بے خطا ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ یسوع کی صلیبی موت اور تیسرے دن مردوں سے جی اُٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن کا ایمان ہے کہ انسان گنہگار ہے اور اُسے نجات پانے کی ضرورت ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اُن کے ایمان کا مرکز خوش خبری ہو اور اُن کی زندگی اِس سے معمور ہو۔

لیکن کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری تحریروں کے کس واحد

موضوع پر لوگوں نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ سب سے زیادہ اظہارِ خیال کیا؟ جی ہاں، یہ خوش خبری کا موضوع ہے۔ ہم منادی، شاگردیت، اصلاح کاری، کلیسیا کے نظام ، یہاں تک کہ کلیسیا کی موسیقی پر کئی کتابیں لکھ سکتے اور مہینوں تک اِس پر وعظ پیش کر سکتے ہیں۔ تاہم اِن کے لئے ہمارے قارئین کا ردِّ عمل دلچسپ ہو گا لیکن حیران کُن نہیں۔ لیکن اگر ہم ایک ایسی تحریر پیش کر دیں جس میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی جائے کہ بائبل مسیحیت کی خوش خبری کے متعلق کیا سکھاتی ہے تو لوگوں کا ردِّعمل حیرانی میں مبتلا کرنے والا ہو گا۔

کچھ عرصہ پہلے میرے ایک دوست نے ہماری ویب سائٹ پر ایک مشہور مسیحی فنکار کے بارے میں ایک مختصر کالم پوسٹ کیا جس سے ایک انٹرویو میں مسیحیت کی خوش خبری بیان کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اُس فنکار نے یہ جواب دیا:

> ''کیسا زبردست سوال ہے۔ اِس سوال کے جواب میں غالباً میرا فطری جواب یہ ہو گا کہ خوش خبری یہ ہے کہ یسوع کا اِس دنیا میں آنا، رہنا، جان دینا، جی اُٹھنا اور تمام چیزوں کو اپنے اختیار میں کر لینا اگرچہ وہ اختیار ابھی تک مکمل طور پر ظاہر نہیں ہوا ... اور تمام چیزوں کو نیا بنانا ... یہ عمل ایمان داروں کی زندگیوں میں شروع ہو چکا اور حقیقت بن رہا ہے، تاہم وہ دن آ رہا ہے جب اِسے واضح طور پر سمجھا جائے گا۔ لیکن خوش خبری یا انجیل کے بارے میں مَیں یہ کہوں گا کہ یہ مسیح کی بادشاہی آنے والی ہے اور

اُس کی بادشاہی کا افتتاح ہونے والا ہے... مَیں اِس کے متعلق
یہ کہنا چاہتا ہوں۔''

کئی مسیحی اِس طرح کے سوال پوچھتے ہیں کہ'' اگر ہم مسیحی خوش خبری کی بات کرتے ہیں تو کیا ہمیں اِس میں یسوع کی موت اور جی اُٹھنے کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں؟'' یا ''کیا ہمیں گناہ اور خدا کے غضب سے بچنے کے متعلق کچھ بیان نہیں کرنا چاہئے؟''

اُن سلسلہ وار تحریروں کے متعلق لوگوں کا ردِّعمل غیر معمولی تھا۔ کئی ماہ تک ہمیں اِن کے بارے میں پیغامات موصول ہوتے رہے۔ بعض لوگوں نے ایسے سوالات اُٹھانے پر تعریف کی۔ بعض اِس بات پر حیران تھے کہ اِس طرح خوش خبری پر غور و خوض کرنا غیر موزوں نہیں کیونکہ یسوع نے خود بادشاہی کے آنے کی منادی کی ہے۔ جب کہ بعض یہ جان کر تازہ دم ہوئے کہ مسیحی خوش خبری پر بھر پور توجہ دینے کو اوّلیت دیتے ہیں۔

جب مسیحی خوش خبری کے موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے جوش کا اظہار کرتے ہیں تو مجھے کسی حد تک خوشی ہوتی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اِس کے لئے سنجیدہ ہیں اور اِس کے متعلق پختہ نظریات رکھتے ہیں۔ یہ بات کسی طور پر بھی درست نہیں کہ مسیحی خوش خبری کو سمجھنے اور بیان کرنے کی بالکل پروا نہ کریں۔ لیکن دوسری طرف مَیں سمجھتا ہوں کہ خوش خبری پر بحث کرنے سے جو توانائی پیدا ہوتی ہے وہ خوش خبری کے بارے میں ہماری سمجھ پر چھائی ہوئی اُلجھن اور بوکھلاہٹ کی عمومی دھند کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جب آپ اِس موضوع کی طرف آتے ہیں تو مسیحی آپس میں اِس بات

پر متفق نہیں ہوتے کہ خوش خبری کیا ہے اور اِن میں وہ مسیحی بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو انجیلی مسیحی کہتے ہیں۔

اپنے آپ کو انجیلی مسیحی کہنے والے ایک سو مسیحیوں سے پوچھیں کہ یسوع مسیح کی خوش خبری کیا ہے تو آپ کو قریباً ساٹھ مختلف جواب ملیں گے۔ انجیلی مبلغوں کے وعظ سُنیں، انجیلی مصنفین کی کتابیں پڑھیں، انجیلی مسیحیوں کی ویب سائٹ پر جائیں تو آپ کو خوش خبری کے متعلق ایک کے بعد دوسرا بیان ملے گا اور بیشتر بیانات ایک دوسرے سے مختلف بلکہ متضاد ہوں گے۔ ایسے بیانات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

> ''خوش خبری یہ ہے کہ خدا اپنی ناقابلِ بیان مہربانی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہمیں اپنی نئی مے سے بھرنا چاہتا ہے۔ لیکن کیا آپ اپنی پرانی مشکیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں؟ کیا آپ اپنی سوچ کا دائرہ وسیع کر سکتے ہیں؟ کیا آپ اپنا رُویا بڑا بنا سکتے اور اپنی پرانی منفی ذہنیت کو چھوڑ سکتے ہیں جسے آپ اب تک تھامے ہوئے ہیں؟''

> '' خوش خبری یہ ہے کہ مسیح نے ہمارے لئے اپنی جان قربان کی۔ اُس پر ایمان لانے والے جان لیں کہ اُن کا گناہ ہمیشہ کے لئے معاف کر دیا گیا ہے۔ خدا کی عدالت کے سامنے ہم کیا کہیں گے؟ ہم صرف یہ کہیں گے کہ مسیح نے میرے لئے اپنی جان قربان کی۔ یہ خوش خبری ہے۔''

''یسوع کے پیغام کو تمام زمانوں کا سب سے زیادہ انقلابی پیغام کہا جا سکتا ہے: خدا کی انقلابی بادشاہی آ گئی ہے جو میل ملاپ اور امن سے آگے بڑھ رہی ہے، ایمان، امید اور محبت کے وسیلے سے اِس میں وسعت آ رہی ہے۔ غریبوں، کمزوروں اور محتاجوں سے اِس کا آغاز ہوا ہے۔ یہ اپنی سوچ بدلنے کا وقت ہے۔ ہر چیز بدلنے والی ہے۔ یہ نیا طرزِ زندگی اختیار کرنے کا وقت ہے۔ مجھ پر ایمان لاؤ۔ میری پیروی کرو۔ اِس خوش خبری کو قبول کرو تا کہ تم اِس کے مطابق زندگی بسر کرنا سیکھ سکو اور اِس انقلاب کا حصہ بنو۔''

'' خوش خبری یہ ہے کہ خدا ہمیشہ آپ کی طرف متوجہ ہو گا خواہ آپ نے کچھ بھی کیا ہو، کہیں بھی رہے ہوں یا جتنی بھی خطائیں آپ نے کی ہوں۔ وہ آپ سے محبت رکھتا ہے اور اپنا چہرہ آپ کی طرف جلوہ گر فرمائے گا اور آپ کا منتظر رہے گا۔ خوش خبری میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یسوع مصلوب ہوا اور جی اُٹھا اور وہی دنیا کا واحد اور حقیقی خداوند ہے۔''

''خوش خبری یہ ہے کہ خدا بادشاہ ہے اور مسیح کے وسیلے سے بادشاہی کر رہا ہے! آہا ! خدا کی عدالت، خدا کا اطمینان، خدا کی دنیا نئی بننے والی ہے اور اِس سب میں آپ کے اور میرے لئے خوش خبری ہے۔ لیکن یہ بات خوش خبری (جو کہ یسوع کے متعلق

پیغام ہے) سے اخذ ہوئی یا اُس کا نتیجہ ہے اور ہم پر اِس کا اثر اِسی سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔ تاہم خوش خبری یہ نہیں کہ آپ اِس طرح کے شخص ہیں اور آپ مختلف شخص بن سکتے ہیں۔ یہ خوش خبری نہیں بلکہ خوش خبری کا نتیجہ ہے... نجات خوش خبری کا مرکز نہیں بلکہ اِس کا نتیجہ ہے۔''

''خوش خبری دو طرح سے یسوع کی منادی کرنا ہے۔ یسوع نے خود منادی کی کہ خدا کی بادشاہی انسانوں کے درمیان آ پہنچی ہے۔ تاہم یہ یسوع کے متعلق منادی بھی ہے، خوش خبری یہ ہے کہ یسوع نے اپنی جان قربان کرنے اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے وہ بادشاہی ہمارے لئے میسر کی ہے جس کی اُس نے منادی کی۔''

''بحیثیت مسیحی مَیں ایک خاص طرزِ زندگی بسر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ وہ طرزِ زندگی ہے جس کے بارے میں یسوع نے تعلیم دی کہ ایسا کرنا ممکن ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یسوع کا طرزِ زندگی بہترین ممکن طرزِ زندگی ہے۔ جب آپ بامقصد طور پر اِس طرح زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وقت گزرنے کے ساتھ آپ یہ جاننے لگتے ہیں کہ آپ کے باطن میں ایک گہرا کام ہو رہا ہے۔ آپ اصل سچائی کے مطابق زندگی بسر کرنے میں آگے بڑھنے لگتے ہیں۔ اصل میں کائنات کیا ہے آپ اُس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے لگتے ہیں... ابتدائی

> مسیحیوں نے اِس طرزِ زندگی کو ''خوش خبری'' کہا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یسوع نے اپنے پیغام میں ہمیں یہ تعلیم دی کہ ہم آج سے اور ابھی سے خدا کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی بسر کرنا شروع کریں۔ یہ قریباً ایسے ہے جیسے یسوع ہمیں مسلسل کہہ رہا ہے کہ ''اپنا طرزِ زندگی بدلو اور اِس طرح سے زندگی بسر کرو۔''

آپ نے غور کیا کہ میرا اِس سے کیا مطلب ہے کہ خوش خبری پر اُلجھن کی ایک دُھند چھائی ہوئی ہے۔ اگر آپ نے پہلے کبھی مسیحیت کے بارے میں نہ سُنا ہوتا تو یہ چند سوالات پڑھنے کے بعد آپ اِس کے بارے میں کیا سوچتے؟ یقیناً آپ جان جاتے کہ مسیحی ایک ایسی خبر پیش کرنا چاہتے ہیں جو اچھی ہے۔لیکن اِس کے بعد تمام باتیں غیر واضح ہیں۔ کیا خوش خبری صرف یہ ہے کہ خدا مجھ سے محبت رکھتا ہے اور مجھے زیادہ مثبت طور پر سوچنا شروع کرنا چاہئے؟ کیا خوش خبری یہ ہے کہ یسوع یقینی طور پر ایک اچھی مثال ہے جو مجھے محبت اور ترس بھری زندگی بسر کرنا سکھا سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے اِس کا گناہ اور معافی سے کوئی تعلق ہو۔ یہ واضح ہے کہ بعض مسیحی سمجھتے ہیں کہ خوش خبری کا تعلق مسیح کی موت سے ہے اور بعض بظاہر ایسا نہیں سمجھتے۔

ابھی مَیں اِس بات کا فیصلہ نہیں کرنا چاہتا کہ اِن میں سے کون سے سوالات دوسروں کی نسبت بہتر یا بدتر ہیں (تاہم مجھے اُمید ہے کہ اِس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ ایسا کر سکیں گے)۔ یہاں مَیں صرف یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب لوگوں سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ خوش خبری کیا ہے، تو کس

قدر مختلف باتیں اُن کے ذہن میں آتی ہیں۔

اِس کتاب میں مَیں اِس سوال کا ایک واضح جواب پیش کرنا چاہتا ہوں یعنی ایک ایسا جواب جو خوش خبری کے متعلق بائبلی تعلیم پر مشتمل ہو اور اِس دوران میں مَیں کئی باتوں کے لئے پُر اُمید اور دعا گو ہوں۔

اوّل، اگر آپ ایک مسیحی ہیں تو میری آپ کے لئے دعا ہے کہ یہ چھوٹی سی کتاب اور خاص طور پر جن سچائیاں پر اِس میں غور وخوض کیا گیا ہے اُن کے وسیلے سے آپ کا دل یسوع مسیح کے اُس کام کے لئے شکرگزاری اور حمد و ثنا سے بھر جائے جو اُس نے آپ کے لئے کیا۔ کمزور خوش خبری کمزور پرستش کا باعث بنتی ہے۔ ایسی خوش خبری ہماری نگاہیں خدا سے ہٹا کر اپنے آپ پر لگا دیتی اور اُس کام کو بے قدر بناتی ہے جو خدا نے مسیح میں ہمارے لئے کیا۔ اِس کے برعکس بائبلی خوش خبری پرستش کی بھٹی کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے۔ آپ جس قدر اِسے زیادہ بہتر طور پر سمجھیں گے، اِس پر ایمان لائیں گے اور اُس پر بھروسا کریں گے اُسی قدر آپ خدا کو اور اُس کے کام کو زیادہ سراہیں گے جو اُس نے مسیح میں ہمارے لئے سرانجام دیا۔ ''واہ! خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے!'' (رومیوں ۱۱:۳۳)۔ پولس کی اِس بے ساختہ حمد وتعریف کی وجہ یہ ہے کہ اُس کا دل خوش خبری سے بھرا ہوا تھا۔

دوم، مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب پڑھنے کے بعد آپ کو دوسروں کے ساتھ یسوع مسیح کی خوش خبری بانٹنے کے لئے پہلے سے زیادہ اعتماد حاصل ہو گا۔ مَیں ایسے کئی مسیحیوں سے ملا ہوں جو اِس خوف سے اپنے دوستوں، خاندان اور

جان پہچان والوں کو خوش خبری کے بارے میں بتانے سے ہچکچاتے ہیں کیونکہ وہ اُن کے تمام سوالوں کے جواب نہیں دے سکتے۔ یہ بات غالباً ہر ایک پر صادق آتی ہے کیونکہ آپ کبھی بھی تمام سوالوں کے جواب دینے کے قابل نہیں ہوں گے۔لیکن آپ اُن کے چند سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب اُن کے مزید سوالوں کے جواب دینے میں آپ کی مدد کرے گی۔

سوم، میری دعا ہے کہ کلیسیا کی زندگی کے لئے آپ اِس خوش خبری کی اہمیت جان سکیں اور اِس کے نتیجے میں آپ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ کلیسیائی زندگی کے ہر پہلو میں اِس خوش خبری کی منادی کی جائے، یہ دعاؤں اور گیتوں میں شامل ہو، اِس کی تعلیم دی جائے اور اِس کا اعلان کیا جائے۔ پولس لکھتا ہے کہ کلیسیا کے وسیلے سے ''خدا کی طرح طرح کی حکمت'' کائنات پر ظاہر ہو گی اور کلیسیا کیسے یہ کام کرے گی؟ خوش خبری کی منادی کے وسیلے سے، جو دنیا کی نجات کے لئے خدا کے ابدی منصوبے کو'' سب پر ... روشن'' کرتی ہے (افسیوں ۳:۷۔ ۱۲)۔

چہارم، مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب آپ کے دل و دماغ میں خوش خبری کے پیغام کو واضح اور مستحکم کرے گی۔ خوش خبری ایک واضح پیغام ہے۔ یہ اپنی مؤثر اور تیز دھار سچائیوں کے ساتھ دُنیا کی سوچ اور ترجیحات میں سے گزر جاتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ مسیحی ، یہاں تک کہ انجیلی مسیحی بھی خوش خبری کی دھار کو ہمیشہ نرم بنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں تا کہ دنیا اُسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو سکے۔ میری یہ بھی دعا ہے کہ آپ اِس سچائی کی

دھاروں کو محفوظ رکھیں اور کند ہونے سے بچائیں جو کہ دنیا کے لئے قبول کرنا مشکل ہے لیکن یہ یسوع کی خوش خبری کے لئے ناگزیر ہیں۔ خوش خبری کو پُرکشش بنانے کے لئے ہم سب اِس آزمائش کا سامنا کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے خوش خبری کو دل کش انداز میں پیش کریں۔ کسی حد تک ایسا کرنا درست ہے کیونکہ یہ ''خوش خبری'' ہے۔ لیکن ہمیں محتاط ہونے کی ضرورت ہے کہ ایسا کرنے کی کوشش میں اِس کے دو دھاری نکات کو نرم نہ بنادیں۔ ہم نے اِس کی دھاروں کو تیز رکھنا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب ایسا کرنے میں آپ کی مدد کرے گی۔

میری آخری دعا یہ ہے کہ اگر آپ نے نئ پیدائش کا تجربہ نہیں کیا تو اِس کتاب کے وسیلے سے آپ کو یسوع مسیح کی خوش خبری پر گہرے طور پر غور کرنے کی تحریک ملے۔ یہ وہ پیغام ہے جس پر ہماری تمام تر زندگی کا انحصار ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ آپ سے بھی ردِّعمل کا تقاضا کرتا ہے۔ خدا کہہ رہا ہے کہ '' خوش خبری یہ ہے کہ تم اِس پر ایمان لانے سے میری عدالت سے بچ سکتے ہو'' اور اُس کا یہ کلام دنیا میں واحد چیز ہے جسے آپ نظر انداز کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

باب 1

بائبل میں خوش خبری

کیا آپ جانتے ہیں کہ جی۔پی۔ ایس کے راستہ معلوم کرنے کے نظام امریکہ بلکہ پاکستان کے قصبوں میں بھی خاص طور پر چھوٹے قصبوں میں بد امنی پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں۔ بڑے شہروں میں رہنے والوں کے لئے جی۔ پی۔ ایس کی چھوٹی چھوٹی مشینیں زندگیاں بچانے کا کام کرتی ہیں۔ اپنا جی۔پی۔ ایس آن کریں، مطلوبہ ایڈریس لکھیں اور اپنی مطلوبہ منزل کی طرف روانہ ہو جائیں۔ آپ بغیر کوئی غلط موڑ لئے اپنی مطلوبہ منزل پر پہنچ جائیں گے۔

مَیں نے حال ہی میں پہلی مرتبہ جی۔پی۔ایس آلہ خریدا ہے تاہم پہلی مرتبہ مَیں نے یہ آلہ واشنگٹن میں استعمال نہیں کیا بلکہ اپنے چھوٹے سے اور دُور دراز دیہاتی علاقے لنڈن، ٹیکساس (Linden, Texas) میں کیا۔ میرا جی۔ پی۔ایس واشنگٹن کی بل کھاتی اور ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی گلیوں میں سے راستہ تلاش کر سکتا ہے۔ تاہم لنڈن میں اُس کے لئے ایسا کرنا مشکل تھا۔ جن سڑکوں کی موجودگی کا اُسے یقین تھا وہ سرے سے موجود ہی نہیں۔ جو موڑ اُس نے مُڑنے کا اشارہ دیا وہ بھی موجود نہیں تھے۔ جن مقامات کا کسی مقام پر موجود ہونے کا کہہ رہا تھا وہ یا تو سیکڑوں میل آگے تھے یا موجود ہی نہیں تھے۔

جی۔پی۔ ایس میں چھوٹے قصبوں کے متعلق لاعلمی ایک بڑا مسئلہ بن رہی

ہے۔ اے۔ بی۔سی نیوز نے متصلہ سڑکوں کے متعلق ایک خبر نشر کی جو
اَب معمول کی ٹریفک کی بجائے کاروبار کے لئے استعمال ہوتی ہیں کیونکہ
جی۔ پی۔ ایس بڑی شاہراؤں کی بجائے ٹریفک کا رُخ اُدھر موڑ رہا تھا۔
کیلیفورنیا سے تعلق رکھنے والے ایک غریب لڑکے نے پُر زور انداز میں بتایا
کہ وہ جی۔پی ۔ایس کی ہدایات کے مطابق آگے بڑھ رہا تھا ۔ جب وہ
دیہاتی سڑک پر دائیں جانب مُڑا تو ٹرین کی پٹڑی پر پھنس گیا۔ جب کہ اُسی
وقت سامنے سے ٹرین کا انجن آ رہا تھا۔ وہ خود تو بچ گیا لیکن اُس کی کرائے
کی کار اور غلط راستہ بتانے والا جی۔ پی۔ ایس اُس کی زد میں آ گئے۔

امریکن آٹوموبائل ایسوسی ایشن کے نمائندے نے اُس کے ساتھ ہمدردی
کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ''یہ واضح ہے کہ جی۔پی۔ ایس کی کارکردگی نے
اُسے مایوس کیا اور ایسا موڑ مڑنے کے لئے کہا جو کہ خطرناک تھا۔لیکن اگر
کوئی مشین آپ سے خطرناک کام کرنے کے لئے کہے تو اِس کا ہرگز یہ
مطلب نہیں کہ آپ وہ کام کر گزریں ۔''

لٰہذا، اِس کا مطلب کیا ہے؟ جی۔ پی۔ ایس بنانے والے کہہ رہے
ہیں کہ مسئلہ اِن آلہ جات میں نہیں۔ وہ وہی کام کر رہے ہیں جس کے لئے
وہ بنائے گئے۔ مسئلہ نقشوں میں ہے جو اِن آلہ جات پر ڈالے جاتے ہیں۔
جی۔ پی۔ایس کے نظام میں خاص طور پر چھوٹے قصبوں کے نقشے کئی سال
بلکہ کئی دہائیاں پرانے ہیں۔بعض اوقات یہ نقشے، نقشوں کے منصوبوں جیسے
ہیں یعنی قصبہ بڑا ہونے کی صورت میں اِس شہر کی منصوبہ بندی کرنے والے
کیا کریں گے۔ اِس کا نتیجہ کیا نکلا؟ بعض اوقات منصوبے کے نقشے پر کوئی

ایڈریس ایسے مقام پر بتایا جاتا ہے جو کہ آغاز میں شہر بنانے والوں کا ارادہ تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کر پائے۔ اسی طرح جہاں سڑکیں بنانے کا سوچا گیا وہاں کبھی سڑکیں بنائی ہی نہیں گئیں اور بعض اوقات وہاں سڑکیں بنانے کے بجائے ٹرین کی پٹڑی بنا دی گئی۔

زندگی کی طرح جی۔پی۔ ایس کے نظام میں ضروری ہے کہ آپ معلومات معتبر ذرائع سے حاصل کریں۔

ہمارے لئے کیا معتبر ہے؟

یہ بات اِس سوال کا جواب دینے کے لئے بھی درست ہے کہ خوش خبری کیا ہے؟ آغاز میں ہی ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم اِس سوال کا جواب دینے کے لئے معلومات کہاں سے حاصل کریں گے۔ انجیلی مسیحی اِس سوال کا جواب عموماً آسانی سے دے سکتے ہیں کہ ہمارا ذریعہ بائبل ہے۔

یہ حقیقت ہے۔ تاہم ابتدا ہی میں یہ جاننا مفید ہے کہ ہر شخص اِس جواب سے مکمل طور پر متفق نہیں۔ معتبر ذرائع کے تعلق سے مسیحی روایات میں کئی مختلف جواب دیئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہمیں خوش خبری کے متعلق اپنی سمجھ کی بنیاد کُلی بلکہ بنیادی طور پر بائبل پر نہیں بلکہ مسیحی روایت پر رکھنی ہے۔ اگر کلیسیا عرصہ دراز سے کسی بات کو قبول کرتی آ رہی ہے تو ہمیں اُس بات کو سچا ماننا چاہیئے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہم اسباب سے سچائی کو جانتے ہیں۔ ہم اپنے علم کو مرحلہ وار آگے بڑھا سکتے ہیں۔ جیسے کہ نکتہ الف، ب کی طرف اور ب، پ کی طرف لے جاتا

ہے۔ اِس طرح ہم اپنے آپ کو، دنیا کو اور خدا کو سمجھ سکتے ہیں۔ جب کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمیں اپنے تجربے میں خوش خبری کی سچائی تلاش کرنی چاہیئے۔ جو بات ہمارے دل پر سب سے زیادہ اثر کرتی ہے، بالآخر ہم سمجھ جاتے ہیں کہ وہی بات ہمارے اور خدا کے متعلق درست ہے۔

اگر آپ موزوں طور پر اِن تین ممکنہ ذرائع پر توجہ دیں تو آپ جان جائیں گے کہ اِن کا وہ نتیجہ حاصل نہیں ہوتا جس کی اِن سے توقع کی جاتی ہے۔ روایت میں ہم محض آدمیوں کی رائے پر انحصار کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی نوجوان مفکر آپ کو بتا سکتا ہے کہ اسباب پر نظریں لگائے رکھیں تو ہم شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتے ہیں (مثال کے طور پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ آپ محض کسی کے تصورات کی پیداوار نہیں یا آپ کے خواصِ خمسہ واقعی معتبر ہیں)۔ تجربے کو معتبر ذریعہ ماننے کی صورت میں ہم سچائی کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنے کمزور دلوں پر بھروسا کرتے ہیں۔ نہایت دیانت داری سے اپنا جائزہ لینے والے اِس امکان کو غیر مطمئن پاتے ہیں۔

پھر ہم کیا کریں؟ سچائی جاننے کے لئے اور اِس سوال کا جواب جاننے کے لئے ہم کس کی طرف رجوع کریں؟ یسوع مسیح کی خوش خبری درحقیقت کیا ہے؟ بطور مسیحی ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے بائبل مقدس میں ہم سے کلام کیا ہے۔ نیز ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ جو کچھ خدا نے بائبل میں فرمایا ہے وہ بے خطا اور مکمل طور پر سچ ہے۔ اِس لئے یہ ہمیں شک، مایوسی اور بے یقینی کی حالت میں مبتلا ہونے سے بچاتا اور اعتماد عطا کرتا ہے۔ پولس نے لکھا ہے کہ ''ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم... کے لئے فائدہ مند بھی

ہے''(۲ تیمتھیس ۱۶:۳)۔ اور داؤد بادشاہ نے کہا،

'' خدا کی راہ کامل ہے۔ خداوند کا کلام تایا ہوا (یعنی سچ) ہے۔''

(زبور ۳۰:۱۸)

لہٰذا ہم نے یہ جاننے کے لئے خدا کے کلام کی طرف رجوع کرنا ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے یسوع اور خوش خبری کے بارے میں ہمیں کیا بتایا ہے۔

بائبل میں خوش خبری کہاں ہے؟

بائبل میں ہم خوش خبری کہاں تلاش کریں؟ میرا خیال ہے کہ اِس کے لئے ہم کئی مختلف طریقے اپنا سکتے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم نئے عہد نامے میں اُن تمام حوالہ جات پر غور کریں جن میں لفظ'' خوش خبری'' استعمال کیا گیا ہے اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ مصنف کا اِس سے کیا مطلب ہے۔ یقیناً چند حوالہ جات میں مصنفین نے احتیاط سے اِس کی تعریف بیان کی ہے۔

اِس طریقہ کار سے اہم باتیں سیکھی جا سکتی ہیں، لیکن اِس میں کچھ خامیاں بھی ہیں۔ ایک خامی یہ ہے کہ نئے عہد نامے کی کوئی بھی تحریر جب خوش خبری کا ذکر کرتی ہے تو اِس کا بظاہر مقصد خوش خبری کا خلاصہ پیش کرنا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ خوش خبری کا لفظ استعمال بھی نہ کرے۔ مثلاً اعمال کی کتاب کے دوسرے باب میں پطرس کے وعظ پر غور کریں۔ یہ وعظ مسیح کی خوش خبری بیان کرنے کا یقینی ثبوت ہے۔ تاہم اُس نے لفظ خوش خبری استعمال نہیں کیا۔ اِس کی دوسری مثال یوحنا رسول ہے۔ اُس نے نئے عہد نامے میں اپنی تمام تحریروں میں صرف ایک مرتبہ یہ لفظ استعمال کیا ہے (مکاشفہ ۶:۱۴)۔

اب مَیں تجویز کرنا چاہتا ہوں کہ ہم مسیحی خوش خبری کے بنیادی نکات بیان کرنے کے لئے ایک لفظ پر غور کرنے کے بجائے ابتدائی مسیحیوں کے بیانات پر غور کریں کہ اُنہوں نے یسوع اور اُس کی زندگی، موت اور جی اُٹھنے کے بارے میں کیا کہا۔ اگر ہم بائبل میں رسولوں کی تحریروں اور وعظوں کا جائزہ لیں تو ہم جان لیں گے کہ جو کچھ اُنہوں نے یسوع سے خوش خبری کے بارے میں سیکھا وہ اُنہوں نے بعض اوقات مختصر اور بعض اوقات تفصیل سے بیان کیا ہے۔ رسولوں اور ابتدائی مسیحیوں نے جس طرح یسوع کی خوش خبری بیان کی ہمیں اُن کے بیانات میں چند مشترک سوالات اور خاکے مل سکتے ہیں۔

رومیوں ۱۔ ۴ ابواب میں خوش خبری

خوش خبری کی بنیادی باتوں کی وضاحت جاننے کے لئے پولس رسول کا رومیوں کے نام خط ایک بہترین حوالہ ہے۔ شاید یہ بائبل کی کسی بھی کتاب سے سب سے زیادہ واضح بیان ہے۔ یہ خط پولس کی خوش خبری کے متعلق سمجھ بوجھ کو واضح طور پر سلسلہ وار بیان کرتا ہے۔

درحقیقت پولس کی یہ تحریر روم کے مسیحیوں کے نام خط ہے۔ ایک خط کی طرح اِس میں پولس نے ایسے لوگوں سے اپنا تعارف کرایا اور پیغام دیا جنہیں وہ کبھی نہیں ملا تھا۔ اِسی لئے اِس میں باضابطہ طور پر قدم بہ قدم پیغام دیا گیا ہے۔ پولس چاہتا تھا کہ مسیحیوں کا یہ گروہ اُسے، اُس کی خدمت کو اور خاص طور پر اُس کے پیغام کو جان لیں۔ اُس کی خواہش تھی کہ وہ جان لیں کہ جس خوش خبری کی وہ منادی کرتا ہے وہ وہی ہے جس پر وہ ایمان لا چکے ہیں۔

اُس نے اپنے خط کے آغاز میں ہی لکھا ہے'' مَیں انجیل سے شرماتا نہیں۔ اِس لئے کہ وہ ہر ایک ایمان لانے والے کے واسطے... نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے'' (رومیوں ۱۶:۱)۔اِس سے آگے خاص طور پر پہلے چار ابواب میں اُس نے بہترین طریقے سے یسوع کے بارے میں خوش خبری کی وضاحت کی ہے۔ اِن ابواب پر غور کرتے ہوئے ہم جانیں گے کہ اُس نے خوش خبری کا پیغام چند اہم سچائیوں پر اُستوار کیا ہے۔ یہ وہ سچائیاں ہیں جو ہمیں رسولوں کی خوش خبری کی منادی میں بار بار ملتی ہیں۔ آئیں رومیوں ۱-۴ ابواب پر غور کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ پولس نے کس طرح سلسلہ وار خوش خبری بیان کی ہے۔

اوّل، پولس اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ خدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ رومیوں ۱:۱-۷ میں تعارفی کلمات کے بعد وہ یہ کہتے ہوئے خوش خبری پیش کرتا ہے'' خدا کا ... غضب آسمان سے ظاہر ہوتا ہے'' (۱۸:۱)۔ اُس نے ابتدا میں ہی اِس بات پر زور دیا ہے کہ بنی نوع انسان خود مختار نہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو خود خلق نہیں کیا اور نہ تو ہم اپنے اوپر انحصار کر سکتے اور نہ ہی فقط اپنے آپ کو جواب دہ ہیں۔ خدا اِس کائنات ، اِس میں موجود ہر چیز کا اور ہمارا خالق ہے۔ چونکہ اُس نے ہمیں پیدا کیا ہے اِس لئے وہ یہ تقاضا کرنے کا حق رکھتا ہے کہ ہم اُس کی حمد کریں۔غور کریں کہ پولس نے آیت ۲۱ میں کیا لکھا ہے:'' اگرچہ اُنہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اُس کی خدائی کے لائق اُس کی تمجید اور شکرگزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔''

لہٰذا پولس بنی نوع انسان کو مجرم ٹھہراتا ہے کہ اُنہوں نے خدا کی تعظیم اور شکرگزاری نہ کر کے گناہ کیا ہے۔ خدا کی مخلوق اور اُس کی ملکیت ہونے کے باعث ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس کو وہ عزت اور جلال دیں جس کا وہ حق دار ہے۔ ہمارا طرزِ زندگی اور کام اور کلام ایسا ہو جس سے ظاہر ہو کہ وہ ہم پر اختیار رکھتا ہے۔ اُس نے ہمیں بنایا ہے، ہم اُس کی ملکیت ہیں اور ہم اُس پر انحصار کرتے ہیں، اِس لئے ہم اُس کے سامنے جواب دہ ہیں۔ خوش خبری بیان کرتے ہوئے پولس سب سے پہلے اِس نکتے کو واضح کرنا چاہتا ہے۔

دوم، پولس اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ اُن کا مسئلہ یہ ہے کہ اُنہوں نے خدا کے خلاف بغاوت کی ہے۔ دوسرے تمام لوگوں کی طرح اُنہوں نے بھی نہ تو خدا کی تعظیم کی اور نہ ہی اُس کا شکر ادا کیا جیسے اُنہیں کرنا چاہئے تھا۔ ''اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا'' اور اُنہوں نے ''غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا'' (آیت ۲۳)۔ کیا یہ بغاوت کرنے کی حقیقی تصویر نہیں ـــــ انسانوں کو اپنا خالق سمجھنا اور پھر یہ فیصلہ کر لینا کہ لکڑی اور دھات سے بنا مینڈک یا کوئی پرندہ یہاں تک کہ انسانی مجسمہ زیادہ پُر جلال ،زیادہ اطمینان بخش اور قابلِ قدر ہے؟ یہ خدا کے لئے نہایت توہین آمیز بات اور باغی پن ہے۔ یہ گناہ کی جڑ ہے اور اِس کے نتائج ہولناک ہیں۔

اگلے تین ابواب میں پولس نے اِسی نکتے پر زور دیا ہے کہ تمام انسان خدا کے سامنے گنہگار ہیں۔ پہلے بات میں وہ غیر اقوام اور دوسرے میں پُر زور انداز میں یہودیوں سے مخاطب ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے وہ جانتا ہے کہ اپنے

آپ کو راست باز سمجھنے والے یہودی اِس بات سے خوش ہو رہے ہیں کہ وہ غیر قوم کو مجرم ٹھہرا رہا ہے۔ لہٰذا وہ اپنا رُخ بدلتا اور خوش ہونے والوں کو مجرم ٹھہراتے ہوئے لکھتا ہے کہ تمہارے'' پاس کوئی عذر نہیں'' (۱:۲)۔ وہ کہتا ہے کہ غیرا اقوام کی طرح یہودیوں نے بھی خدا کی شریعت کی حکم عدولی کی ہے اور اِس لئے اُس کے غضب کے ماتحت ہیں۔

تیسرے باب کے وسط میں پولس دنیا کے ہر شخص کو خدا کے خلاف بغاوت کرنے کا مجرم ٹھہراتا ہے۔'' کیونکہ ہم یہ ...الزام لگا چکے ہیں کہ وہ سب کے سب گناہ کے ماتحت ہیں'' (آیت ۹) اور وہ اِس سنجیدہ نتیجے پر پہنچتا ہے کہ جب ہم منصف خدا کے سامنے پیش ہوں گے تو ہر ایک کا منہ بند ہو جائے گا یعنی کوئی اپنا دفاع نہیں کر سکے گا۔ ایک بھی عذر پیش نہیں کیا جائے گا۔ دنیا کے تمام لوگ، یہودی اور غیر اقوام خدا کے سامنے جواب دِہ ہوں گی (آیت ۱۹)۔

یہ پہلے دو نکات کسی طرح بھی خوش خبری نہیں۔درحقیقت یہ'' بُری خبر'' ہے۔ یہ خیال کہ مَیں نے پاک اور عادل خدا کے خلاف سرکشی کی ہے جو میرا خالق ہے کسی طرح بھی ایک اچھا خیال نہیں۔ تاہم یہ اہم نکتہ ہے کیونکہ یہ خوش خبری کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر آپ اِس پر غور کریں تو آپ اِسے سمجھ جائیں گے۔ آپ سے یہ کہنا کہ'' مَیں تمہیں بچانے آ رہا ہوں'' اُس وقت تک خوش خبری نہیں جب تک آپ درحقیقت یہ تسلیم نہ کریں کہ آپ کو بچائے جانے کی ضرورت ہے۔

سوم، پولس یہ کہتا ہے کہ انسان کے گناہ کے لئے خدا کا حل یسوع مسیح

کی صلیبی موت اور جی اُٹھنا ہے۔ بطور گنہگار خدا کے غضب کا سامنا کرنے کی بُری خبر بتانے کے بعد اب پولس یسوع مسیح کی خوش خبری کی طرف آتا ہے۔

پولس لکھتا ہے کہ ہمارے گناہ کے باوجود "اب شریعت کے بغیر خدا کی ایک راست بازی ظاہر ہوئی ہے" (۲۱:۳)۔ یعنی انسان کے پاس ایک راستہ ہے جس سے وہ خدا کے سامنے ناراست کے بجائے راست، مجرم کے بجائے بے گناہ ٹھہر سکتا اور سزا پانے سے بچ سکتا ہے۔ اور اِس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو راست باز ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ کام "شریعت کے بغیر" ہوتا ہے۔

لہٰذا یہ کام کیسے ہوتا ہے؟ پولس نے ۳:۲۴ میں اِسے واضح طور پر بیان کیا ہے۔ خدا سے بغاوت کرنے اور اپنی مایوس کُن صورتِ حال کے باوجود ہم "فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں"۔ مسیح کی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے، اُس کے خون اور زندگی کے باعث گنہگار اپنے گناہ کی واجب سزا سے بچ سکتے ہیں۔

تاہم پولس ایک اَور سوال کا جواب دیتا ہے۔ یہ خوش خبری کس طرح میرے لئے ہے؟ مَیں کس طرح یہ نجات حاصل کر سکتا ہوں جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

آخر میں پولس بتاتا ہے کہ اُس کے قارئین کس طرح یہ نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اِس نکتے کی وضاحت اُس نے تیسرے باب کے اختتام اور چوتھے باب میں کی ہے۔ خدا نے مسیح کے وسیلے سے جو نجات تیار کی ہے وہ "یسوع

مسیح پر ایمان لانے سے'' ملتی ہے اور''سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے'' (۲۲:۳)۔ لہٰذا کس طرح یہ نجات نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ میرے لئے خوش خبری ہے؟ مَیں کیسے اِسے حاصل کر سکتا ہوں؟ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے یہ حاصل ہوتی ہے۔ اِس بات پر ایمان لانا کہ اُس کے سِوا کوئی مجھے نہیں بچا سکتا۔ پولس نے واضح کیا ہے کہ''جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دین کے راست باز ٹھہرائے جانے پر ایمان لاتا ہے اُس کا ایمان اُس کے لئے راست بازی گِنا جاتا ہے'' (۵:۴)۔

چار اہم سوال

رومیوں ۱ ۔ ۴ ابواب میں پولس کے دلائل پر غور کرنے کے بعد ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اُس کی خوش خبری کی بنیاد چار اہم سوالوں کے جواب پر مشتمل ہے:

۱۔ کس نے ہمیں خلق کیا اور ہم کس کے سامنے جواب دِہ ہیں؟

۲۔ ہمارا مسئلہ کیا ہے دوسرے الفاظ میں یہ کہ کیا ہم مشکل میں ہیں اور کیوں ہیں؟

۳۔ اِس مسئلے کے لئے خدا کیا حل پیش کرتا ہے؟ اُس نے ہمیں نجات دینے کے لئے کیا کِیا؟

۴۔ ابھی اور اِسی وقت مَیں کیسے نجات پا سکتا ہوں؟ یہ کس طرح کسی اَور کے لئے نہیں بلکہ میرے لئے خوش خبری ہے؟

ہم اِن چار بڑے نکات کو مختصراً اِن الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں: خدا

انسان، مسیح اور توبہ / ردِّعمل۔

اِس کے بعد پولس خدا کے بے شمار وعدوں کا ذکر کرتا ہے جو خدا نے مسیح کے وسیلے سے نجات پانے والوں کے لئے کئے ہیں۔ اِس کے علاوہ وہ کئی ایسے وعدے بیان کرتا ہے جنہیں نہایت موزوں طور پر مسیح کی خوش خبری کا حصہ سمجھا جا سکتا ہے۔لیکن آغاز میں ہی یہ بات سمجھ لینا نہایت اہم ہے کہ تمام بڑے وعدوں کا انحصار اِس بات پر ہے کہ اُن کا مرکز اور بنیاد مسیحی خوش خبری ہے۔ یہ وعدے اُن کے لئے ہیں جنہوں نے مردوں میں سے جی اُٹھنے والے مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے سے گناہوں کی معافی حاصل کی ہے۔ اِسی لئے پولس خوش خبری کا بنیادی پیغام پیش کرتے ہوئے اِن چار سچائیوں سے آغاز کرتا ہے۔

نئے عہد نامے کے دیگر حصوں میں خوش خبری

صرف پولس رسول نے ہی خوش خبری کا پیغام پیش نہیں کیا۔ نئے عہد نامے میں دوسرے رسولوں کی تحریریں پڑھتے ہوئے مَیں نے غور کیا کہ وہ بار بار اِن چار سوالوں کا جواب دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ کچھ بھی کہہ رہے ہوں، خوش خبری کو بیان کرتے ہوئے وہ بنیادی طور پر اِنہی چار معاملات کو زیر بحث لائیں گے۔ اُن کی گفتگو کا سیاق و سباق، الفاظ اور طریقہ کار مختلف ہو سکتا ہے،لیکن ابتدائی مسیحی ہمیشہ اپنی گفتگو میں کسی نہ کسی طرح اِن چار باتوں کی طرف آ جاتے تھے کہ : ہم خدا کے سامنے جواب دِہ ہیں جس نے ہمیں خلق کیا۔ اِس خدا کے خلاف ہم نے گناہ کیا ہے اور اِس کے لئے وہ

ہماری عدالت کرے گا۔ لیکن اُس نے مسیح کے وسیلے سے ہمیں نجات دینے کا انتظام کیا۔ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے سے یہ نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

خدا۔ انسان۔ مسیح۔ توبہ / ردِّعمل

آئیں نئے عہدنامے کے اُن حصوں پر غور کرتے ہیں جن میں یسوع کی خوش خبری کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۔کرنتھیوں ۱۵ باب میں پولس کے مشہور الفاظ درج ہیں:

> ''اب اے بھائیو! مَیں تمہیں وہی خوش خبری جتائے دیتا ہوں جو پہلے دے چکا ہوں جسے تم نے قبول بھی کر لیا تھا اور جس پر قائم بھی ہو۔ اُسی کے وسیلے سے تم کو نجات بھی ملتی ہے بشرط یہ کہ وہ خوش خبری جو مَیں نے تمہیں دی تھی یاد رکھتے ہو ورنہ تمہارا ایمان لانا بے فائدہ ہوا۔
>
> چنانچہ مَیں نے سب سے پہلے تمہیں وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتابِ مقدس کے مطابق جی اُٹھا... اور کیفا کو اور اُس کے بعد اُن بارہ کو دکھائی دیا۔''
>
> (آیات ۱۔۵)

کیا آپ اِن آیات میں مرکزی خاکے کو دیکھ سکتے ہیں؟ اِس متن میں پولس نے رومیوں ۱ تا ۴ ابواب کی طرح تفصیل بیان نہیں کی تاہم بنیادی نکات واضح ہیں کہ نسلِ انسانی ایک مسئلے سے دوچار ہے یعنی ہم اپنے ''گناہوں''

میں گرفتار ہیں اور ہمیں "نجات" کی ضرورت ہے (اگرچہ یہاں یہ بات واضح طور پر بیان نہیں کی گئی، لیکن اِس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ہمیں خدا کی عدالت سے بچنے کی ضرورت ہے)۔ ہماری نجات اِس حقیقت میں ہے کہ "مسیح ... ہمارے گناہوں کے لئے موأ اور دفن ہوا اور ... جی اُٹھا"۔ اور جو خوش خبری ہمیں ملی ہے اُسے قبول کرنے اور یاد رکھنے سے ہمیں نجات ملتی ہے ورنہ ہمارا ایمان لانا بے فائدہ ہے۔ لہٰذا اِس میں وہی چار باتیں ہیں: خدا، انسان، مسیح اور توبہ/ ردِّعمل حتیٰ کہ اعمال کی کتاب میں درج وعظوں میں بھی خوش خبری کا یہی مرکزی خاکہ واضح ہے۔ عیدِ پینتی کوست کے موقعے پر جب پطرس نے یسوع کی موت اور جی اُٹھنے کی منادی کی تو اُس کے ردِّعمل کے بارے میں لوگوں کو یہ کہا کہ" توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے" (اعمال ۲:۳۸)۔ پطرس کا جواب بھی تفصیلی نہیں اور نہ ہی اِس میں خدا کی عدالت کا ظاہری طور پر ذکر کیا گیا ہے، لیکن یہ تمام باتیں اُس کے پیغام میں موجود ہیں۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں گناہوں کی معافی کے لئے خدا کی ضرورت ہے نہ کہ یہ کہ وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں عدالت میں لائے۔ اور اِس مسئلے کا حل یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ہے جس کا پطرس تفصیل سے اپنے وعظ میں ذکر کر چکا تھا۔ لوگوں کے لئے لازم ہے کہ وہ توبہ کرنے اور ایمان لائیں، جس کا عملی اظہار بپتسمہ لینا ہے۔

پطرس کے ایک اَور وعظ میں بھی یہ بنیادی سچائیاں واضح ہیں:

"مگر جن باتوں کی خدا نے سب نبیوں کی زبانی پیشتر سے خبر

دی تھی کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا وہ اُس نے اِسی طرح
پوری کیں۔ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ
مٹائے جائیں اور اِس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن
آئیں'' (اعمال ۳:‏۱۸،‏۱۹)۔

مسئلہ: آپ کی ضرورت یہ ہے کہ خدا آپ کے گناہوں کی وجہ سے آپ کو عدالت میں نہ لائے بلکہ اُنہیں مٹا دے۔

حل: مسیح نے دُکھ اُٹھایا۔ ردِعمل: توبہ کریں اور خدا پر ایمان لائیں۔

غور کریں کہ پطرس نے کرنیلیس کے خاندان کے سامنے خوش خبری کیسے پیش کی:

''اور ہم اُن سب کاموں کے گواہ ہیں جو اُس نے یہودیوں کے
مُلک اور یروشلیم میں کئے اور اُنہوں نے اُسے صلیب پر لٹکا کر
مار ڈالا۔ اُس کو خدا نے تیسرے دن جِلا یا اور ظاہر بھی کر دیا ...
اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان
لائے گا اُس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا۔''
(اعمال ۱۰:‏۳۹۔‏۴۳)

جو مصلوب ہوا اور جی اُٹھا، اُس کے نام سے گناہوں کی معافی، اُن سب کے لئے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔

اعمال ۱۳ باب میں پولس نے بھی یہی خوش خبری بیان کی ہے:

''پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہو کہ اُسی کے وسیلہ سے تم کو
گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے اور موسیٰ کی شریعت

کے باعث جن باتوں سے تم بری نہیں ہو سکتے تھے اُن سب
سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بری ہوتا ہے۔''
(۳۸، ۳۹ آیات)

اِن آیات میں بھی خدا، انسان، مسیح اور توبہ کے نکات واضح ہیں۔ آپ کو گناہوں کی معافی کے لئے خدا کی ضرورت ہے۔ یہ معافی مسیح کے وسیلے سے تمام ایمان لانے والوں کو ملتی ہے۔

بنیادی سچائیوں کی مختلف طریقوں سے وضاحت کرنا

تاہم خدا ، انسان، مسیح اور توبہ کا یہ خاکہ غلامانہ فارمولا نہیں۔ ایسا بالکل نہیں کہ رسول خوش خبری پیش کرتے ہوئے ہمیشہ ہر نکتے کو ترتیب اور تفصیل سے بیان کرتے تھے۔ اِس بات کا انحصار اِس بات پر تھا کہ وہ کہاں اور کس کے سامنے خوش خبری پیش کر رہے ہیں، اُن کے پاس وقت کتنا ہے۔ وہ مختلف نکات کی ضرورت کے مطابق تفصیل بیان کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ اِن میں سے ایک یا اِس سے زیادہ نکات کی طرف محض اشارہ کرتے تھے، خاص طور پر یہ حقیقت کہ ہم خدا کے سامنے جواب دہ ہیں اور ہمیں معافی پانے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ حقیقت تھی جو یہودیوں کے دل و دماغ میں گہرے طور پر نقش تھی جن کے سامنے رسول خوش خبری پیش کرتے تھے۔

تاہم جب پولس نے اریوپگس میں بے دین فلسفیوں کے سامنے وعظ کیا تو اُس نے اِس کا آغاز خدا سے کیا۔ اعمال ۱۷ باب میں پولس کے وعظ کو بے دینوں کے سامنے خوش خبری پیش کرنے کے نمونے کے طور پر اکثر پیش

کیا جاتا ہے۔لیکن اِس وعظ میں ایک نہایت دلچسپ اورغیرمعمولی بات پائی جاتی ہے۔غور سے اِس کا مطالعہ کرنے سے آپ جانیں گے کہ درحقیقت پولس نے یہاں مسیح کی خوش خبری پیش نہیں کی بلکہ محض بُری خبر سُنائی ہے۔

وہ اپنی بات کا آغاز اِس طرح کرتا ہے کہ''جس کوتم بغیرمعلوم کئے پوجتے ہو مَیں تم کو اُس کی خبر دیتا ہوں۔'' پھر ۲۴ تا ۲۸ آیات میں وہ اِس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ایک خدا ہے،جس نے یہ دنیا خلق کی اور وہ ہمیں اپنی عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ حقیقت بیان کرنے کے بعد وہ ۲۹ آیت میں گناہ کا نظریہ اور اُس کی جڑ واضح کرتا ہے کہ انسان نے خدا کے بجائے مخلوقات کی پرستش کی۔ پھر اُنہیں بتاتا ہے کہ خدا اپنے مقرر کردہ شخص کے وسیلے سے اُن کی عدالت کرے گا جسے اُس نے مُردوں میں سے جِلایا (آیت ۳۱)۔

یہ بتانے کے بعد اُس نے اپنا وعظ ختم کر دیا۔غور کریں کہ اُس نے معافی، صلیب اور نجات کے وعدے کا ذکر ہی نہیں کیا بلکہ صرف خدا کے تقاضے اور اُس کی عدالت کے ثبوت کے طور پر مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا ہے، یہاں تک کہ اُس نے اپنے وعظ میں مسیح کا نام بھی نہیں لیا۔

لہٰذا اِس بات کا کیا مطلب ہے؟ کیا پولس نے یہاں خوش خبری کی منادی نہیں کیا؟ جی بالکل نہیں کی۔ اُس کے اِس وعظ میں خوش خبری کا پیغام موجود نہیں۔ جوخبر اُس نے یہاں دی وہ بُری خبر ہے۔لیکن آیت ۳۲ تا ۳۴ پڑھیں۔ یہاں بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ بعض آدمی دوبارہ پولس کی بات سُننا چاہتے تھے اور بعض اُن میں سے ایمان بھی لے آئے۔ بعد میں کسی وقت شاید

علانیہ طور پر یا شخصی طور پر پولس نے اُنہیں خوش خبری کے متعلق بتایا کہ گنہگار آنے والی عدالت سے بچ سکتے ہیں۔

دوسرے رسولوں کی طرح پولس خوش خبری کی بنیادی سچائیوں کو اچھی طرح مختلف طریقوں سے پیش کرنے کی اہلیت رکھتا تھا۔لیکن یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ خوش خبری کی چند بنیادی سچائیاں ہیں اور ہم رسولوں کی تحریروں سے اُنہیں اچھی طرح سیکھ سکتے ہیں۔ رومیوں، ا۔کرنتھیوں، اعمال کی کتاب میں درج وعظوں اور پورے نئے عہد نامے میں ابتدائی مسیحیوں نے خوش خبری کے پیغام کے خاکے کو چند اہم سچائیوں پر اُستوار کیا۔

پہلی سچائی بُری خبر ہے: خدا آپ کا منصف ہے اور آپ نے اُس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ دوسری سچائی خوش خبری ہے: تاہم یسوع نے اِس لئے اپنی جان قربان کی کہ گنہگار توبہ کرنے اور اُس پر ایمان لانے سے معافی پا سکیں۔

باب 2

خدا، راست باز خالق

مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج کے دَور میں خدا کے متعلق ہم کیسے خیالات رکھتے ہیں۔

شاید اُس کے بارے میں بات کرنے سے پہلے ہم احتراماً اپنی آواز دھیمی کر لیتے ہیں۔ جیسے کہ اب وہ سو رہا ہو۔ اب وہ بزرگ ہو چکا ہے اور اُسے زیادہ باتوں کی سمجھ نہیں آتی۔ شاید وہ آج کی جدید دنیا کی طرح ہو گیا ہے جو سمجھنا نہیں چاہتی۔ جب کبھی آپ اُس کے ساتھ وقت گزارتے ہیں تو وہ اپنے اُن قدیم سنہرے دنوں کا ذکر کرتا ہے جو ہماری پیدائش سے بھی بہت پہلے گزر چکے ہیں۔ اُس وقت لوگ اُس کے خیالات کی قدر کرتے تھے اور اُسے اپنی زندگیوں میں بڑی اہمیت دیتے تھے۔

یقیناً اب سب کچھ بدل چکا ہے، اگرچہ وہ خدا ہے، لیکن کبھی بھی اُس کے ساتھ اچھی طرح نہیں رہا جا سکتا۔ جیسے زندگی آگے بڑھ کر اُس کے پاس سے گزر گئی ہو۔ اب وہ عقبی باغ میں اپنا وقت گزارتا ہے۔ مَیں بعض اوقات وہاں اُس سے ملنے جاتا ہوں اور ہم پھولوں کی کیاریوں کے درمیان چہل قدمی کرتے ہوئے نرمی سے گفتگو کرتے ہوئے کچھ وقت گزارتے ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ ابھی بھی کافی لوگ اُسے پسند کرتے ہیں یا کم از کم وہ خود اپنے چاہنے والوں کی تعداد کم نہیں ہونے دیتا۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے

کہ بہت سے لوگ محض چیزوں کی فرمائش کرنے کے لئے اُس کے پاس جاتے رہتے ہیں۔لیکن وہ اِس بات کا بُرا نہیں مانتا۔ وہ اُن کی مدد کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

یہ اچھی بات ہے کہ آپ بعض اوقات اُس کی پرانی کتابوں میں اُس کے عجیب وغریب کام پڑھ لیتے ہیں جیسے کہ زمین نے اپنا منہ کھولا اور لوگوں کو نگل لیا، شہروں پر آگ نازل ہوئی۔ ایسا لگتا ہے کہ اپنے بڑھاپے میں اب وہ اِس طرح کے کام نہیں کرتا۔ اب وہ نرم خُو بن چکا ہے، کوئی تقاضا نہیں کرتا اور اُس سے بات کرنا آسان ہے بلکہ وہ صرف سُنتا ہے کبھی پلٹ کر جواب نہیں دیتا اور اگر کبھی ایسا کرے تو نہایت ہلکا سا اشارہ کرتا ہے جو مجھ پر گراں نہیں گزرتا۔ اِس طرح وہ بہترین دوست بن گیا ہے۔

لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اِس خدا کی بہترین خوبی کیا ہے؟ وہ کبھی بھی کسی بھی بات کے لئے مجھے پرکھتا نہیں۔ یقیناً مَیں جانتا ہوں کہ اُس کی دلی خواہش ہے کہ مَیں ایک بہتر، زیادہ محبت رکھنے والا اور بے غرض انسان بنوں، لیکن وہ حقیقت پسند ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میں انسان ہوں اور کوئی بھی انسان کامل نہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اُسے میری اِس حالت سے کوئی مسئلہ نہیں۔ نیز لوگوں کو معاف کرنا اُس کا کام ہے۔ وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ بالآخر وہ محبت کرنے والا خدا ہے۔ اور میرے لئے اُس کی محبت یہ ہے کہ ''کبھی عدالت نہ کرو اور صرف معاف کرو''۔ مَیں ایسے خدا کو جانتا ہوں اور مَیں اِس کے علاوہ کسی اَور صورت میں اُسے قبول نہیں کر سکتا۔

ٹھیک ہے اب ہم اُس کے پاس جاتے ہیں اور فکر مند نہ ہوں ہمیں

اُس کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم جب بھی اُس کے پاس جائیں وہ شکر گزار ہوتا ہے۔

خدا کے متعلق مفروضے

یہ بیان قدرے مضحکہ خیز ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ حتیٰ کہ اپنے آپ کو مسیحی کہنے والے بھی خدا کے متعلق اِسی طرح کے خیالات رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے خدا مہربان، ملنسار، کچھ حیران و پریشان اور ضرورت مند ہے۔ تاہم وہ نہایت محبت کرنے والے دادا جیسا ہے جو صرف خواہش کرتا ہے تقاضا نہیں کرتا اور اگر آپ کے پاس اُس کے لئے وقت نہیں تو آپ آسانی سے اُسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ وہ اِس حقیقت کو نہایت اچھی طرح سمجھتا ہے کہ انسان غلطیاں کرتے رہتے ہیں۔ درحقیقت وہ کسی بھی انسان کی نسبت اِس بات کو زیادہ بہتر طور پر سمجھتا ہے۔

جو لوگ اپنے آپ کو مسیحی نہیں کہتے تھے وہ بھی اِسی طرح سوچتے تھے۔ وہ خدا اور اُس کے کردار کے متعلق بائبل کی بنیادی تعلیم کی سمجھ رکھتے تھے۔ یہ سمجھ لوگوں کے ماحول کا حصہ تھی اور جیسے رسولوں نے اپنے یہودی سامعین کو خوش خبری پیش کی اُسی طرح خوش خبری پیش کرتے ہوئے یہ فرض کر سکتے ہیں کہ لوگ کون سی باتیں پہلے سے جانتے ہیں۔

اب صورتِ حال ایسی نہیں رہی یا کم از کم دنیا کے زیادہ حصوں میں ایسا نہیں۔ میری پرورش مشرقی ٹیکساس کے ایک چھوٹے سے قصبے میں ہوئی جہاں اکثر و بیشتر ایسے لوگوں کے سامنے خوش خبری پیش کی جاتی تھی جو سیکڑوں مرتبہ

پہلے ہی یہ پیغام سُن چکے تھے۔ لیکن کالج کا ماحول میرے لئے مکمل طور پر مختلف تھا۔ وہاں میرے ارد گرد ایسے لوگ تھے جنہوں نے کبھی خدا کے متعلق نہیں سُنا تھا اور یہ بات درحقیقت میرے لئے ایک چیلنج تھی۔ مجھے یاد ہے جب پہلی مرتبہ مَیں نے کسی کے سامنے خدا کا ذکر کیا تو اُس نے مجھے کہا ''تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔ کیا تم خدا پر ایمان رکھتے ہو؟'' اور پھر وہ ہنسنے لگا۔

اگلے چند سال مَیں اِسی طرح کی باتیں سُنتا رہا اور بالآخر مَیں نے یہ جواب دینا سیکھ لیا کہ ''جی مَیں خدا پر ایمان رکھتا ہوں''۔ لیکن مَیں نے جلد ہی یہ بھی سیکھ لیا کہ مَیں یہ مفروضے قائم نہیں کر سکتا کہ لوگ خدا کے بارے میں کیا کچھ جانتے ہیں۔ اگر آج مَیں نے یسوع مسیح کی خوش خبری پیش کرنی ہے تو مَیں اپنے پیغام کا آغاز خدا سے کروں گا۔

یقیناً آپ پوری زندگی یہ مطالعہ کرتے ہوئے گزار سکتے ہیں (اور آپ کو ایسا کرنا بھی چاہئے) کہ خدا نے اپنے بارے میں ہم پر کیا ظاہر کیا ہے۔ تاہم خوش خبری کا پیغام پیش کرنے کے لئے آپ کو خدا کے بارے میں ہر وہ بات بتانے کی ضرورت نہیں جو آپ جانتے ہیں۔ لیکن کسی بھی شخص کے لئے خدا کے بارے میں چند بنیادی سچائیاں سمجھنا ضروری ہے تا کہ یہ جان سکے کہ مسیحی خوش خبری کیا ہے۔ اِس کے بارے میں اِس طرح سوچیں کہ بُری خبر کے پیچھے خوش خبری ہے۔

دو بنیادی باتیں ایسی ہیں جنہیں آغاز میں ہی سمجھ لینا ضروری ہے: خدا خالق ہے اور وہ پاک اور راست باز ہے۔

خدا خالق ہے

مسیحی پیغام کا آغاز درحقیقت مسیحی بائبل کا آغاز ہے: ''خدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔'' ہر بات کا آغاز اِس نکتے سے ہوتا ہے اور جیسے ٹیڑھی کمان سے نکلا ہوا تیر غلط مقام پر جا لگتا ہے اُسی طرح اگر آپ اِس نکتے کو درست طور پر نہ سمجھ سکیں تو اِس سے آگے کسی بھی بات کو درست طور پر نہیں سمجھ سکتے۔

پیدائش کی کتاب کا آغاز اِس بات سے ہوتا ہے کہ خدا نے دنیا خلق کی: اِس میں پہاڑ اور وادیاں، جانور اور مچھلیاں، پرندے اور حشرات ہر چیز شامل ہے۔ ستاروں، چاند اور سیاروں اور کہکشاؤں کا خالق بھی وہی ہے۔ یہ سب اُس کے کلام سے نیست سے وجود میں آئے۔ ایسا نہیں کہ خدا نے پہلے سے موجود کسی چیز کو استعمال کر کے مٹی کی طرح اُن سے مختلف چیزیں بنا دیں جو ہمیں دنیا میں دکھائی دیتی ہیں۔ اُس نے کہا کہ ''روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی۔''

بائبل کی بہت سی آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ کس طرح مخلوقات خدا کے جلال اور قدرت کی گواہی دیتی ہیں۔ زبور ۱۹:۱ میں لکھا ہے، ''آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اُس کی دست کاری دکھاتی ہے''۔ پولس رومیوں ۱:۲۰ میں لکھتا ہے کہ خدا ''کی اَن دیکھی صفتیں یعنی اُس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ اگر آپ نے کبھی بلندی پر سے گرتی ہوئی

آبشار اور اپنے اوپر بادلوں کو پھیلا ہوا دیکھا ہو یا میدان میں کھڑے ہو کر آسمان پر گرجتی چمکتی بجلی کو دیکھ کر اپنے اندر خوف کی ہلکی سی لہر محسوس کی ہو تو پھر آپ جانیں گے کہ اِس بات کا کیا مطلب ہے۔ کائنات میں ایک عظمت پنہاں ہے جو انسانی دل کو پکار کرکہتی ہے، ''آپ اِن سب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔''

پیدائش کی کتاب میں ہر دن کے ساتھ تخلیق کے واقعے کی وسعت اور اہمیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ پہلے روشنی خلق ہوئی۔ پھر سمندر؛ زمین، چاند اور سورج؛ پرندے، مچھلیاں اور جانور اور پھر خدا کی تخلیق کا جھومر مرد اورعورت خلق ہوئے۔

> ''پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں۔
>
> اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نر و ناری اُن کو پیدا کیا'' (پیدائش ۱:۲۶،۲۷)۔

تخلیق کے واقعے کے متعلق آپ کے جو بھی خیالات ہوں، اِس دعوے کے نتائج غیر معمولی ہیں کہ خدا نے اِس دنیا کو اور خاص طور پر آپ کو خلق کیا۔ یہ کہ دنیا اپنی ذات میں مطلق نہیں بلکہ یہ کسی کے ذہن، کلام اور ہاتھ سے نکلی ہے اور یہ خیال خاص طور پر آج کے دور کا انقلابی خیال ہے۔ انسانی ذہن پر فنائیت (nihilism، مذہبی عقائد کا انکار کرنا) کا بہت زیادہ اثر ہے۔ لیکن

اِس سوچ کے برعکس اِس بات کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں انسان سمیت ہر چیز کا ایک مقصد ہے۔ ہم کسی اتفاق، جینیاتی تبدیلی یا ترتیبِ نو اور جسیموں کے اتفاقی عمل کا نتیجہ نہیں۔ ہم خلق کئے گئے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک خدا کی سوچ، منصوبے اور عمل سے وجود میں آیا ہے۔

اِس حقیقت سے انسانی زندگی میں مقصد اور ذمہ داری آتی ہے (پیدائش ۱:۲۶-۲۸)۔

ہم میں سے کوئی بھی خود مختار نہیں اور اِس حقیقت کی سمجھ خوش خبری کو سمجھنے کی چابی ہے۔ اپنے حقوق اور آزادی کی مسلسل بحث کے باوجود درحقیقت ہم اُس طرح آزاد نہیں جیسے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں۔ ہم خلق کئے گئے ہیں ۔ہم بنائے گئے ہیں اور اِس لئے ہم کسی کے اختیار میں ہیں۔

چونکہ خدا نے ہمیں خلق کیا ہے اِس لئے وہ یہ حق رکھتا ہے کہ ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بتائے۔ لہٰذا باغِ عدن میں اُس نے آدم اور حوا کو بتایا کہ کن درختوں کا پھل وہ کھا سکتے ہیں اور کن کا نہیں (پیدائش ۲:۱۶، ۱۷)۔ خدا اُس بچے کی طرح عمل نہیں کر رہا تھا جو پکنک پر صرف یہ دیکھنے کے لئے اپنے چھوٹے بھائی پر من چاہی پابندیاں عائد کر رہا ہو کہ اُس کا ردِّعمل کیا ہو گا۔ ایسا ہرگز نہیں بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا بھلا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اُس کے لوگوں کے لئے کیا بہترین ہے اور وہ اُنہیں ایسے احکام دیتا ہے جس سے اُس کی خوشی اور بھلائی میں اضافہ ہو۔

اگر کوئی مسیحی خوش خبری کو سمجھنا چاہتا ہے تو اِس بات کو کسی حد تک سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ گناہ کی بُری خبر کے لئے خدا کا ردِّعمل خوش خبری

ہے اور انسان کا بطور خالق اپنے اوپر خدا کے اختیارات کو رد کرنا گناہ ہے۔ لہٰذا انسانی وجود کی بنیادی سچائی، جس سے باقی تمام باتیں نکلتی ہیں یہ ہے کہ خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے اور اِس لئے وہ ہمارا مالک ہے۔

خدا پاک اور راست ہے

اگر آپ کو خدا کے کردار کو صرف چند الفاظ میں بیان کرنے کے لئے کہا جائے تو آپ کیا کہیں گے؟ کیا آپ یہ کہیں گے کہ وہ محبت کرنے والا اور بھلا خدا ہے؟ یا کہ وہ رحم کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے؟ یہ تمام باتیں سچ ہیں۔ جب موسیٰ نے خدا سے کہا کہ وہ اُسے اپنا جلال دکھائے اور اُس پر اپنا نام ظاہر کرے تو خدا نے اُسے یہ کہا:

> ''خداوند خداوند خدایِ رحیم اور مہربان قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی۔ ہزاروں پر فضل کرنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا'' (خروج ۳۴:۶،۷)۔

یہ کیسی تعجب انگیز بات ہے! جب خدا ہمیں اپنا نام بتانا چاہتا اور ہم پر اپنا جلال ظاہر کرنا چاہتا ہے جو کہ درحقیقت ہمیں اپنا دل دکھانا ہے تو وہ کیا کہتا ہے؟ یہ کہ وہ محبت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔

لیکن اِن آیات میں کچھ اَور بھی ہے جسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور یہ کوئی تسلی بخش بات نہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ کو اپنے رحم اور محبت کی خوبی بتانے کے فوراً بعد کیا کہا؟

''لیکن وہ مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا'' (آیت ۷)۔

اِس آیت کو دوبارہ پڑھیں۔ آج کے دور کے لوگ خدا کو جاننے کے بارے میں جو سوچ رکھتے ہیں اُس کا نوے فیصد حصہ اِس کو بغور پڑھنے سے بکھر جاتا ہے۔ محبت اور رحم کرنے والا خدا ''مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا''۔

خدا کے بارے میں ایک عام خیال یہ ہے کہ وہ دنیا کے کوڑے یعنی گناہ، بدی اور برائی سے موزوں طور پر نپٹنے کے بجائے وہ اِسے اِس اُمید سے قالین کے نیچے کر دیتا یعنی نظر انداز کرتا ہے کہ کسی کا دھیان اِس طرف نہیں جائے گا۔ درحقیقت بہت سے لوگ ایسے خدا کا تصور بھی نہیں کر سکتے جو کچھ بھی کر سکے۔ وہ کہتے ہیں، ''کیا خدا گناہ کی عدالت کرے گا؟'' ''کیا وہ میری بدی کی وجہ سے مجھے سزا دے گا؟ یقیناً وہ ایسا نہیں کرے گا کیونکہ ایسا کرنے سے محبت کا اظہار نہیں ہوتا۔''

بعد میں ہم خروج ۳۴: ۶، ۷ پر غور کریں گے کہ جو خدا ''گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا'' ہے ''وہ مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا'' کس طرح یہ بظاہر متضاد خیال مسیح کی صلیبی موت سے حل ہوا۔

لیکن اِس سے پہلے ہمیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ تمام تر احتجاج کے باوجود خدا کی محبت اُس کے عادل اور راست باز ہونے کی خوبی کو ختم نہیں کر پائی۔

کلامِ مقدس میں یہ بات بار بار دہرائی گئی ہے کہ ہمارے خدا کا عدل کامل اور راست بازی ناقابلِ تردید ہے۔ زبور ۱۱: ۷ میں مرقوم ہے:

''خداوند صادق ہے۔ وہ صداقت کو پسند کرتا ہے۔''

زبور ۳۳:۵ میں لکھا ہے ''وہ صداقت اور انصاف کو پسند کرتا ہے''۔ دو مزامیر میں یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ '' صداقت اور عدل تیرے تخت کی بنیاد ہیں'' (زبور ۸۹:۱۴؛ ۹۷:۲)۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اِن دو آیات میں کیا کہا گیا ہے؟ کائنات پر خدا کی ابدی حکمرانی، تخلیق پر اُس کے مطلق اختیار کی بنیاد اُس کی کامل راست بازی اور عدل ہے۔

اِسی لئے خدا کے متعلق ایسا خیال خدا کو منصف اور راست باز نہیں رہنے دیتا۔ یہ اُسے دیوتا بنا دیتا ہے جو گناہ کا سامنا کرنے اور اُسے ختم کرنے کے بجائے اُسے چھپا دیتا یا خود اُس سے منہ چھپا لیتا ہے۔ ایسا خیال کہ وہ غلطی یا خطا کی زیادہ پروا نہیں کرتا اُسے اخلاقی طور پر بزدل بناتا ہے۔

کون ایسے خدا کی خواہش کرتا ہے؟ جو لوگ اِس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ خدا کبھی عدالت نہیں کرے گا وہ کسی ہولناک برائی کا سامنا کرتے ہوئے خواہش کرتے ہیں کہ خدا عدالت کرے اور ابھی کرے۔ وہ چاہتے ہیں کہ خدا اُن کے گناہ نظر انداز کر دے لیکن دہشت گردوں کو نہ چھوڑے۔ وہ کہتے ہیں، ''مجھے معاف کر دے، لیکن اُسے کبھی معاف نہ کرنا۔'' آپ نے غور کیا کہ کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ خدا بدی کا بدلہ دینے سے انکار کرے۔ لیکن وہ یہ چاہتے ہیں کہ خدا اُن کی برائی سے نپٹنے سے انکار کر دے۔

تاہم کلامِ مقدس ہمیں یہ بتاتا ہے کہ چونکہ خدا کامل طور پر عادل اور راست باز ہے اِس لئے وہ قطعی طور پر برائی سے نپٹے گا۔ حبقوق ۱:۱۳ میں لکھا ہے،

''تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تُو بدی کو دیکھ نہیں سکتا اور کج

رفتاری پر نگاہ نہیں کرسکتا۔"

خدا کے لئے ایسا کرنے کا مطلب اپنے تخت کی بنیاد سے انکار کرنا ہو گا بلکہ یہ اپنی ذات کا انکار کرنا ہو گا اور وہ ایسا ہرگز نہیں کرے گا۔

بیشتر لوگ خدا کو بطور شفیق اور رحیم سمجھنے میں دقت محسوس نہیں کرتے۔ ہم مسیحیوں نے بڑے اچھے طریقے سے لوگوں کو قائل کیا ہے کہ خدا اُن سے محبت رکھتا ہے۔لیکن اگر ہم یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ یسوع مسیح کی خوش خبری کس قدر پُر جلال اور زندگی بخشنے والی ہے تو پھر ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ یہ محبت کرنے والا رحیم خدا پاک اور راست باز بھی ہے اور وہ گناہ کو کبھی بھی نظرانداز یا برداشت نہ کرنے پر سختی سے قائم ہے۔

اِس میں ہم بھی شامل ہیں اور یہ بات ہمیں بُری خبر کی طرف لاتی ہے۔

باب 3

گنہگار انسان

مَیں نے حال ہی میں غلط پارکنگ کرنے کا جرمانہ ادا کیا ۔ یہ ایک مشکل کام نہیں تھا۔ مَیں نے اپنے خلاف بیان پڑھا، ٹکٹ پر بنے چوکھٹے میں نشان لگایا جس کے آگے لکھا تھا ''مَیں اپنے خلاف اِس الزام کو قبول کرتا ہوں'' اور پھر روڈ پر نشان لگانے والے میٹرو پولیٹن ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کے نام پینتیس ڈالر کے چیک پر دستخط کر کے اُسے لفافے میں بند کیا اور پوسٹ بکس میں ڈال دیا۔

میرا جرم ثابت ہو چکا تھا۔

اگرچہ مَیں نے اپنے اوپر لگے الزام کو قبول کیا تھا، لیکن اِس کے باوجود مَیں اپنے آپ کو مجرم محسوس نہیں کر رہا تھا۔ ٹریفک کا قانون توڑنے کی جو غلطی مجھ سے سرزد ہوئی تھی اُس کا مجھے اتنا افسوس نہیں تھا کہ میری راتوں کی نیند اُڑ جاتی۔ مَیں نے کسی سے معافی مانگنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور اب جب مَیں اِس کے متعلق سوچتا ہوں تو اپنے اندر تلخی محسوس کرتا ہوں کہ مَیں نے اپنی گذشتہ ٹکٹ کی نسبت اب دس ڈالرز زیادہ ادا کئے ہیں۔

مجھے کیوں بُرا نہیں لگتا کہ مَیں نے قانون توڑا ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ پارکنگ کے قوانین توڑنا میرے لئے اہم یا نفرت انگیز عمل نہیں۔ اگلی مرتبہ مَیں محتاط رہوں گا تاکہ ایسی غلطی نہ کروں، لیکن میرے

ضمیر کو قانون کی خلاف ورزی کرنے کا کوئی دھچکا نہیں لگا۔

وقت گزرنے کے ساتھ مَیں نے اِس بات پر غور کیا ہے کہ زیادہ تر لوگ گناہ اور خاص طور پر اپنے گناہ پر اُتنی ہی توجہ دیتے ہیں جتنی غلط پارکنگ کرنے پر دی جاتی ہے۔ ہم کچھ اِس طرح سوچتے ہیں، ''جی بالکل، اُصولی طور پر قانون توڑنا گناہ ہے جو اعلیٰ حکام نے مقرر کیا ہے، لیکن یقیناً خدا جانتا ہے کہ اِس دنیا میں مجھ سے بھی بڑے مجرم موجود ہیں۔ نیز میرے قانون توڑنے کے اِس فعل سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اور مَیں جرمانہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب اِس چھوٹی سی غلطی کے لئے اپنے دل و دماغ کو جانچنے پرکھنے کی ضرورت نہیں۔''

تاہم مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ کم از کم گناہ کے متعلق اِتنی سردمہری سے نہیں سوچتے ہوں گے۔ لیکن بائبل کے مطابق گناہ غیر شخصی، حاکمانہ، آسمانی ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ گناہ تعلق توڑنا ہے بلکہ یہ خود خدا کو رد کرنا، اُس کی حکمرانی کو ٹھکرانا اور اُن لوگوں کے لئے اُس کی محافظت، اختیار اور حکم دینے کے حق کو قبول نہ کرنا ہے جنہیں اُس نے زندگی عطا کی ہے۔ مختصر یہ کہ گناہ مخلوق کی اپنے خالق کے خلاف بغاوت ہے۔

غلط کیا ہے

جب خدا نے انسان کو خلق کیا تو اُس کے لئے اُس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اُس کے راست اختیار میں کامل خوشی کے ساتھ اُس کی عبادت اور تابع فرمانی کرتے ہوئے زندگی بسر کرے اور اِس طرح اُس کے ساتھ ہمیشہ رفاقت

رکھے۔ گذشتہ باب میں ہم نے غور کیا تھا کہ خدا نے مرد و عورت کو اپنی شبیہ پر خلق کیا۔ اِس سے مراد ہے کہ اُنہوں نے اُس کی مانند بننا تھا، اُس کے ساتھ تعلق رکھنا تھا اور دنیا میں اُس کا جلال ظاہر کرنا تھا۔ نیز اُس کے پاس انسان کے لئے ایک کام بھی تھا۔ اُنہوں نے اُس کے نمائندے بن کر اُس کے ماتحت دنیا پر حکمرانی کرنی تھی۔ خدا نے اُنہیں کہا ''پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کُل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو'' (پیدائش ۱:۲۸)۔

تاہم مرد اور عورت زمین پر اختیار رکھنے میں مختارِ کُل نہیں تھے یعنی اُن کا اختیار اپنا نہیں تھا بلکہ اُنہیں خدا کی طرف سے ملا تھا۔ لہٰذا آدم اور حوا کو اِس اختیار میں یاد رکھنا تھا کہ وہ خدا اور اُس کی حکمرانی کے ماتحت ہیں۔ اُس نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور اِس لئے وہ اُنہیں حکم دینے کا حق رکھتا ہے۔

خدا نے باغ کے درمیان میں نیکی اور بدی کی پہچان کا جو درخت لگایا تھا وہ اِس حقیقت کی ایک واضح یاد دہانی تھا (پیدائش ۳:۱۷)۔ جب آدم اور حوا نے اُس درخت پر نگاہ ڈالی اور اُس کے پھل کو دیکھا تو اُنہیں یاد کرنا تھا کہ اُن کا اختیار محدود ہے، وہ مخلوق ہیں اور اپنی زندگی کے لئے بھی خدا پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ محض مختار ہیں اور خدا اُن کا بادشاہ ہے۔

جب آدم اور حوا نے اپنے لئے پھل لیا تو وہ محض ایک من چاہے فیصلے کی خلاف ورزی نہیں کر رہے تھے کہ '' یہ پھل نہ کھانا''۔ وہ ایک نہایت افسوس ناک اور نہایت سنجیدہ فعل کے مرتکب ہو رہے تھے۔ وہ اپنے اوپر خدا کے اختیار کو رد کر رہے اور یہ ظاہر کر رہے تھے کہ وہ خود مختار ہیں۔ وہ

ویسا بننا چاہتے تھے جیسا سانپ نے اُنہیں بتایا تھا کہ ''تم خدا کی مانند بن جاؤ گے''۔ لہٰذا اُنہوں نے وہ پھل کھا لیا کیونکہ ایسا لگا کہ یہ شاہی مختاری چھوڑ کر تاج اپنے سر سجانے کا موقع ہے۔ پوری کائنات میں صرف ایک چیز تھی جسے خدا نے آدم کے اختیار میں نہیں دیا تھا اور وہ خود اُس کی اپنی ذات تھی۔ تاہم آدم نے سوچا کہ اُس کے لئے محض اِتنا اختیار کافی نہیں۔ اِس لئے اُس نے بغاوت کرنے کا فیصلہ کیا۔

بدترین بات یہ ہے کہ خدا کے حکم کی نافرمانی کرنے کے باعث آدم اور حوا نے شعوری طور پر خدا کو اپنا بادشاہ تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا کی نافرمانی کرنے کے نتائج کیا ہوں گے۔ خدا نے اُنہیں واضح الفاظ میں بتا دیا تھا کہ اگر وہ یہ پھل کھائیں گے تو ''یقیناً مریں گے''۔ اِس کا مطلب تھا کہ وہ اُس کی حضوری سے نکال دیئے جائیں گے اور اُس کے دوست اور خوش حال لوگ ہونے کے بجائے اُس کے دشمن بن جائیں گے (پیدائش ۲:۱۷)۔ لیکن اُنہوں نے اِس بات کی پروا نہ کی۔ آدم اور حوا نے خدا کی مہربانی کو رد کر کے اپنی خواہش اور اپنے آپ کو جلال دینے کو ترجیح دی۔

کام، کلام یا سوچ میں بھی خدا کے حکم کی خلاف ورزی کو بائبل ''گناہ'' کہتی ہے۔ گناہ کا لفظی مطلب ہے نشانے سے چُوک جانا لیکن اِس کا بائبلی مطلب اِس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ آدم اور حوا خدا کی تابع فرمانی کرنے کی بھر پور کوشش کر رہے تھے اور اُن کا نشانہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ کر لگا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ مخالف سمت میں نشانہ لگا رہے تھے۔ اُن کے مقاصد اور خواہشات مکمل طور پر خدا کی خواہشات سے

مختلف تھیں اور ایسا کرنے سے اُنہوں نے گناہ کیا۔ اُنہوں نے دانستہ طور پر خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی، اُس کے ساتھ اپنا تعلق توڑا اور اُسے اپنا جائز خداوند ماننے سے انکار کر دیا۔

آدم اور حوا کے گناہ کے نتائج اُن کے لئے ، اُن کی نسل کے لئے اور دُنیا کے لئے تباہ کُن ثابت ہوئے۔ وہ عدن کے دلکش باغ سے باہر نکال دیئے گئے۔ اب زمین اُنہیں خوشی اور رضامندی سے اپنے پھل اور خزانے پیش نہیں کرے گی۔ اب اُنہیں یہ سب حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کرنی ہو گی۔ اِس سے بھی بدتر بات یہ تھی کہ خدا نے اُن پر موت کا فتویٰ لگا دیا۔ بلاشبہ وہ اُسی وقت جسمانی طور پر مرے نہیں۔ وہ زمین پر چلتے پھرتے اور زندہ رہے۔لیکن اُن کی روحانی زندگی جو سب سے زیادہ اہمیت کی حامل تھی وہ اُسی وقت ختم ہو گئی۔ خدا کے ساتھ اُن کی رفاقت ختم ہو گی اور اُن کے دل اُداس ہوگئے، دماغ خود غرضی کے خیالات سے بھر گئے، اُن کی آنکھیں خدا کی خوبصورتی دیکھنے کے قابل نہ رہیں اور اُن کی روحیں بنجر اور خشک ہو گئیں۔ اب وہ اُس روحانی زندگی سے مکمل طور پر خالی ہو گئے جو خدا نے اُنہیں خلق کرتے ہوئے عطا کی تھی۔

صرف آدم اور حوا ہی نہیں بلکہ ہم بھی اِس میں شامل ہیں

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ صرف آدم اور حوا ہی نہیں بلکہ ہم سب گنہگار ہیں۔ پولس رومیوں ۳:۲۳ میں لکھتا ہے،''سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔'' اِس سے چند آیات پہلے اُس نے لکھا کہ''کوئی راست باز

نہیں ایک بھی نہیں'' (آیت ۳:۱۰)۔

یسوع مسیح کی خوش خبری ایسے ٹھوکر کھلانے والے پتھروں سے بھری ہوئی ہے اور یہ اُن میں سے سب سے بڑا پتھر ہے۔ انسانی دل ہٹ دھرمی سے سوچتے ہوئے اپنے آپ کو بنیادی طور پر اچھا اور اپنی ضرورت خود پوری کرنے کے لائق سمجھتا ہے۔ یہ خیال کہ انسان بنیادی طور پر گنہگار اور باغی ہے نہ صرف رسوا کُن بلکہ انقلابی بھی ہے۔

اِس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم گناہ کی فطرت اور گہرائی کو سمجھیں۔ اگر ہم گناہ کو گناہ سمجھنے کے بجائے نسبتاً کم سنجیدہ اور کم تباہ کُن فعل سمجھتے ہوئے خوش خبری کی طرف آئیں تو ہم یسوع مسیح کی خوش خبری کو مکمل طور پر غلط تناظر میں سمجھیں گے۔ مَیں آپ کو چند مثالیں دینا چاہتا ہوں کہ کس طرح مسیحی اکثر گناہ کو درست طور پر سمجھ نہیں پاتے۔

گناہ کو گناہ کے نتائج کے ساتھ ملانا

حال ہی میں خوش خبری کو اِس طرح پیش کرنا ایک رواج بن گیا ہے کہ یسوع مسیح نسلِ انسانی کو جبلی احساسِ جرم، بے مقصدیت، بے معنی یا خالی پن کے احساس سے بچانے آیا۔ یہ باتیں حقیقی مسئلہ ہیں اور بہت سے لوگ اِنہیں گہرے طور پر محسوس کرتے ہیں۔ تاہم بائبل تعلیم دیتی ہے کہ انسان کا بنیادی مسئلہ جس سے ہمیں نجات پانے کی ضرورت ہے احساسِ بے مقصدیت یا اپنی زندگیوں میں انتشار محسوس کرنا بلکہ احساسِ جرم بھی نہیں۔ یہ ایک بڑے مسئلہ یعنی گناہ کی محض علامات ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جس مشکل

سے ہم دوچار ہیں وہ ہم نے خود کھڑی کی ہے۔ ہم نے خدا کے کلام کی نافرمانی کی ہے۔ ہم نے اُس کے احکامات کو نظرانداز کیا ہے۔ ہم نے اُس کے خلاف گناہ کیا ہے۔

بے معنویت اور بے مقصدیت کی گناہ میں جڑیں تلاش کئے بغیر اِن سے نجات پانے کی بات کرنا ایسے ہے جیسے دوا آسانی سے حلق سے اُتارنا لیکن یہ غلط دوا ہے۔ اِس خیال سے انسان یہ سوچتا رہتا ہے کہ وہ مظلوم ہے اور وہ کبھی بھی اِس حقیقت کی طرف نہیں آتا کہ وہ مجرم، ناراست اور عدالت کے ماتحت ہے۔

گناہ کو ٹوٹے ہوئے تعلق تک محدود کرنا

بائبل میں تعلق ایک اہم معاملہ ہے۔ انسان کو خدا سے رفاقت رکھنے کے لئے خلق کیا گیا تھا۔ تاہم ہمیں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اُنہیں ایک خاص تعلق میں زندگی بسر کرنی تھی۔ یہ تعلق دو برابر کے انسانوں میں نہیں تھا جس میں قانون، عدالت اور سزا کا کوئی تصور نہیں ہوتا بلکہ یہ بادشاہ اور اُس کی رعایا کے درمیان تعلق تھا۔

بہت سے مسیحی گناہ کے متعلق ایسے بات کرتے ہیں جیسے یہ خدا اور انسان کے درمیان تعلقاتی رنجش ہو۔ اور ہمیں محض اپنی غلطی ماننے اور خدا کی معافی قبول کرنے کی ضرورت ہے۔ گناہ کو دو محبت کرنے والوں کے درمیان ہونے والا جھگڑا سمجھنا اُس تعلق کی غلط تصویر پیش کرتا ہے جس سے ہم خدا کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ تصویر پیش کرتی ہے کہ کوئی حکم نہیں توڑا گیا،

کسی عدالت کی خلاف ورزی نہیں ہوئی، کوئی راست غضب نہیں، کوئی پاک عدل نہیں اور اِس لئے اِس عدل کو پورا کرنے کے لئے کسی کفارے کی ضرورت نہیں۔

بائبل یہ سکھاتی ہے کہ گناہ درحقیقت خدا کے ساتھ تعلق توڑنا ہے، لیکن یہ ٹوٹا ہوا تعلق یہ ہے کہ اُس کے شاہی اختیار کو ٹھکرایا گیا ہے۔ یہ محض زناکاری ہی نہیں بلکہ بغاوت بھی ہے۔ یہ محض بے وفائی نہیں بلکہ غداری بھی ہے۔ اگر ہم گناہ کو محض ٹوٹے ہوئے تعلق تک محدود کر دیں اور یہ نہ سمجھیں کہ یہ ایک ایسی رعایا کی اپنے بھلے اور راست بادشاہ کے خلاف غدارانہ بغاوت تھی جس سے وہ پیار کرتا تھا تو پھر ہم یہ کبھی نہیں سمجھ پائیں گے کہ خدا کے بیٹے کو کیوں اپنی جان قربان کرنی پڑی۔

گناہ کو منفی سوچ سے ملانا

گناہ کے بارے میں ایک دوسرا غلط تصور اِسے محض منفی سوچ سمجھنا ہے۔ اِس کتاب کے تعارف میں پیش کئے گئے چند اقتباسات میں ہم نے اِس بات پر غور کیا تھا۔ اپنی پرانی مشکلیں ترک کر دو اور بڑی باتوں کے بارے میں سوچو۔ اگر آپ اپنے منفی خیالات چھوڑ دیں جو آپ کو آگے بڑھنے نہیں دیتے تو خدا آپ پر اپنا ناقابلِ یقین کرم ظاہر کرے گا۔

یہ اپنے آپ پر انحصار کرنے والے لوگوں کے لئے قائل کرنے والا پیغام ہے جو اِس بات پر بھروسا رکھنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے گناہ کا خود حل نکال سکتے ہیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ ایسے پیغام کی منادی کرنے والے اِس دنیا

میں چند ایک بڑی کلیسیائیں قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ایسا کرنے کا فامولا کافی آسانی ہے۔ لوگوں کو محض یہ بتائیں کہ اُن کا مسئلہ محض منفی سوچ ہے جو اُنہیں صحت، دولت اور خوشیوں سے محروم رکھے ہوئے ہے۔ پھر اُنہیں یہ بتائیں کہ وہ جتنی زیادہ اپنے بارے میں مثبت سوچ رکھیں گے (یقیناً خدا کی مدد سے) تو وہ اپنے گناہ سے چھٹکارا پا لیں گے اور دولت مند ہو جائیں گے۔ اِس طرح اُن کی کلیسیا فوراً بڑی ہو جاتی ہے جیسے لاٹری نکلی ہو۔

اُن کا ہدف کبھی دولت، کبھی صحت اور کبھی یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ تاہم آپ اِسے یوں بیان کر سکتے ہیں کہ یہ کہنا کہ یسوع مسیح ہمیں ہماری منفی سوچ سے بچانے کے لئے قربان ہوا قابلِ ملامت حد تک غیر بائبلی ہے۔ درحقیقت بائبل یہ سکھاتی ہے کہ ہمارے مسئلے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو نہایت پست نہیں بلکہ نہایت اعلیٰ و ارفع سمجھتے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے اِس بات پر غور کریں۔ سانپ نے آدم اور حوا کو کس طرح آزمایا تھا؟ اُس نے اُنہیں کہا کہ وہ اپنے بارے میں نہایت منفی سوچ رکھتے ہیں۔ اُنہیں اپنے متعلق زیادہ مثبت طور پر سوچنے کی ضرورت ہے، وہ زیادہ بہتر طور پر سوچ سکتے اور اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال میں لا سکتے ہیں یعنی وہ خدا کی مانند بن سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اُس نے اُنہیں اپنے بارے میں زیادہ بڑی سوچ اپنانے کا مشورہ دیا۔

اِس بات کا اُن پر کیا اثر ہوا؟

گناہ کو گناہوں کے ساتھ ملانا

یہ سمجھنا کہ آپ سے گناہ سرزد ہوئے ہیں اور یہ جاننا کہ آپ نے گناہ کیا ہے، میں بہت زیادہ فرق ہے۔ بیشتر لوگ آسانی سے تسلیم کر لیتے ہیں کہ اُنہوں نے بہت سے گناہ کئے ہیں اور یہ گناہ اُن کی چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہیں جیسے کہ غلط پارکنگ کرنا۔ تاہم وہ نیک زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہمیں گناہوں کے خیال سے زیادہ تکلیف نہیں پہنچتی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہر روز ہم گناہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی گناہ کرتے ہیں اور ہم اِن کے کافی عادی ہو چکے ہیں۔ ہمارے جذبات کو اُس وقت دھچکا پہنچتا ہے جب خدا ہم پر گناہ ظاہر کرتا ہے جو ہمارے دل کی گہرائی میں موجود ہوتا ہے یعنی وہ ناپاکی اور خرابی جس کے متعلق ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ ہمارے باطن میں موجود ہے اور یہ کہ ہم خود کبھی اُس سے پاک اور آزاد نہیں ہو سکتے۔ بائبل اِس طرح ہمارے گناہ کی گہرائی اور تاریکی کی بات کرتی ہے۔ یہ ہمارے اوپر ہی نہیں بلکہ ہمارے اندر اور ہمارے ساتھ ہے۔

واشنگٹن میں نیچرل ہسٹری کے نیشنل میوزیم کی دوسری منزل پر موجود سنگِ مرمر کے سب سے بڑے گولے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پوری دنیا کا سب سے بے عیب پتھر کا ٹکڑا ہے۔ وہ سائز میں باسکٹ بال سے کچھ ہی بڑا ہے۔ اُس پر کہیں بھی کوئی ہلکی سی لکیر، کوئی داغ یا رنگ کی خرابی کا کوئی نشان دکھائی نہیں دیتا۔ وہ ایک مثالی نمونہ ہے۔ لوگ اکثر سوچتے ہیں کہ انسانی فطرت بھی اِس گولے کی مانند ہے۔ جی ہاں ہم اِس پر پڑنے والی

مٹی اور گرد وقتاً فوقتاً صاف کر سکتے ہیں۔لیکن اِس کا لک کے نیچے اُس کی اصلی حالت قائم رہے گی، تاہم اِس کی اوپر کی چمک برقرار رکھنے کے لئے ہمیں اِسے صاف کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

تاہم بائبل انسانی فطرت کی اتنی خوبصورت تصویر پیش نہیں کرتی۔ کلامِ مقدس کے مطابق انسانی فطرت اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔ گرد اور مٹی صرف اِس کی باہر کی سطح پر ہی نہیں بلکہ گناہ نے ہمیں اندر تک گھائل کیا ہے۔ دراڑیں، مٹی، کیچڑ اور گندگی ہمارے اندر تک پہنچے ہیں۔ پولس رسول کے الفاظ میں ہم ''غضب کے فرزند'' ہیں (افسیوں ۲:۳)۔ ہم آدم کے قصور اور نافرمانی میں شامل ہیں (رومیوں ۵ باب)۔ یسوع نے اِس کے متعلق بھی تعلیم دی '' کیونکہ بُرے خیال، خوں ریزیاں، زناکاریاں، حرام کاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں، بدگوئیاں دل ہی سے نکلتی ہیں'' (متی ۱۵:۱۹)۔ آپ کے گناہ آلودہ کام اور گناہ آلودہ باتیں آپ کی ذات سے باہر نہیں۔ یہ سب آپ کے بُرے دل میں سے نکلتے ہیں۔

ہماری ذات کا ہر حصہ گناہ سے متاثر اور اِس کی قوت کے ماتحت ہے۔ ہماری عقل، ہماری شخصیت، ہمارے جذبات و احساسات، یہاں تک کہ ہماری مرضی سب کے سب گناہ کے غلام ہیں۔ اِسی لئے پولس نے رومیوں ۸:۷ میں لکھا ہے کہ'' جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔'' یہ کس قدر ہلا دینے والا اور خوف ناک بیان ہے۔ گناہ نے اِس قدر ہماری عقل، سمجھ اور مرضی پر قبضہ جما رکھا ہے کہ ہم نے خدا کے جلال اور بھلائی کو دیکھا اور ناگزیر طور پر اُس سے نفرت کے

ساتھ منہ پھیر لیا۔

اگر گناہوں سے ہمارا مطلب ہماری چھوٹی موٹی غلطیاں ہیں تو یہ کہنا کافی نہیں کہ یسوع ہمیں ہمارے گناہوں سے نجات دینے آیا۔ہماری فطرت ہی گناہ آلودہ ہے اور ہم ''اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ ہیں'' (افسیوں ۲:۱،۵)۔ اِس حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد ہی ہم جان سکتے ہیں کہ یہ کیسی خوشی کی خبر ہے کہ ہمارے بچنے کی صورت موجود ہے۔

گناہ کے خلاف خدا کی سرگرم عدالت

پوری بائبل میں سب سے زیادہ خوف ناک بیان رومیوں ۱۹:۳ میں پایا جاتا ہے۔ یہ پولس کی تمام انسانیت پر بھی پہلے غیر اقوام اور پھر یہودیوں پر فردِ جرم عائد کرنے کے بعد آتا ہے کہ سب گناہ کے ماتحت اور خدا کے سامنے مکمل طور پر ناراست ہیں۔ وہ اِس بڑے مسئلے کا نتیجہ یوں بیان کرتا ہے : ''ہر ایک کا منہ بند ہو جائے (گا) اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے (گی)۔''

کیا آپ نے کبھی اِس کے بارے میں سوچا ہے کہ اِس کا کیا مطلب ہے؟ خدا کے سامنے کھڑے ہونا اور کوئی وضاحت نہ دے پانا۔ کوئی درخواست، کوئی عذر پیش نہ کر سکنا۔ اور خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرنے کا کیا مطلب ہے؟ بائبل کا جواب نہایت واضح ہے۔گذشتہ باب میں ہم نے غور کیا کہ خدا راست اور پاک ہے اور اِس لئے وہ گناہ نہیں بخشے گا۔لیکن اِس کا کیا مطلب ہے کہ خدا گناہ سے نپٹے گا، اِس کی عدالت کرے گا اور

سزا دے گا؟

رومیوں ۶: ۲۳ میں لکھا ہے: ''گناہ کی مزدوری موت ہے۔'' یعنی ہمارے گناہوں کی اُجرت یہ ہے کہ ہم مر جائیں۔ یہ صرف جسمانی طور پر مرنا نہیں۔ یہ روحانی موت ہے۔ یہ پاک اور راست باز خدا سے گناہ آلودہ اور بدبخت اِنسانیت کو زبردستی جُدا کرنا ہے۔ یسعیاہ نے اِس حالت کو یوں بیان کیا ہے:

''تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جُدائی کر دی ہے اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے رُوپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا'' (یسعیاہ ۵۹: ۲)۔

بعض اوقات لوگ اِس کے متعلق ایسے بات کرتے ہیں جیسے یہ عملی بات نہیں یعنی خدا سے بعید ہے۔ تاہم ایسا ہرگز نہیں۔ خدا گناہ کے خلاف عدالت کرنے کے لئے سرگرم ہے اور بائبل کہتی ہے کہ اُس کا ایسا کرنا ہولناک ہے۔ غور کریں کہ مکاشفہ کی کتاب میں کیا لکھا ہے کہ آخری دن کیسا ہو گا جب خدا راستی سے عدالت کرے گا۔ سات فرشتے ''خدا کے قہر... کو زمین پر اُلٹ'' دیں گے، '' اور زمین پر کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے (مکاشفہ ۱۶: ۱؛ ۱: ۷)، وہ پہاڑوں اور چٹانوں سے کہیں گے کہ ''ہم پر گِر پڑو اور ہمیں اُس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برّہ کے غضب سے چھپالو کیونکہ اُن کے غضب کا روزِ عظیم آن پہنچا اب کون ٹھہر سکتا ہے؟'' (مکاشفہ ۶: ۱۶، ۱۷)۔ وہ بادشاہوں کے بادشاہ اور یسوع کو دیکھیں گے اور خوف زدہ ہوں گے کیونکہ وہ '' قادرِ مطلق خدا کے

سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا'' (مکاشفہ ۱۹:۱۵)۔

بائبل بتاتی ہے کہ توبہ نہ کرنے والے گنہگاروں کا آخری مقام یہ ہو گا کہ اُن کا ضمیر ہمیشہ اذیت برداشت کرتا رہے گا اور اُس مقام کا نام جہنم ہے۔ مکاشفہ کی کتاب میں اِسے ''آگ اور گندھک کی جھیل'' اور یسوع نے اِسے کبھی نہ بجھنے والی آگ کہا ہے (مرقس ۹:۴۳؛ مکاشفہ ۲۰:۱۰)۔

جس طرح بائبل جہنم کے متعلق بتاتی اور خبردار کرتی ہے اِس کو پڑھ کر مَیں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کیوں بعض مسیحی جہنم کی اِس طرح وضاحت کرتے ہیں کہ اِسے قابلِ برداشت بنا دیتے ہیں۔ جب مکاشفہ کی کتاب جہنم کے بارے میں کہتی ہے کہ یہ ایسے ہے جیسے یسوع قادرِ مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا اور جب یسوع خود اِسے کبھی نہ بجھنے والی آگ کہتا ہے، ''جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی'' (مرقس ۹:۴۳،۴۵) تو میرا سوال یہ ہے کہ کوئی بھی مسیحی اِسے کم ہولناک بنانے کی کوشش کیوں کرتا ہے؟ ہم اِس دنیا میں گنہگاروں کو اِس خیال سے کیوں تسلی دیتے ہیں کہ ہو سکتا ہے جہنم اِتنی بُری جگہ نہ ہو؟

یہ باتیں ہم نے نہیں گھڑیں

گناہ کے خلاف خدا کی عدالت کے بارے میں بائبل کے بیانات حقیقی طور پر ہولناک ہیں۔ اِس لئے یہ حیرانی کی بات نہیں کہ جب دنیا کے لوگ جہنم کے بارے میں یہ بیانات پڑھتے ہیں تو وہ مسیحیوں کو اِنہیں سچ ماننے کی وجہ سے'' ذہنی طور پر بیمار'' کہتے ہیں۔

لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ ہم نے یہ بیانات خود نہیں گھڑے۔ ہم مسیحی جہنم کے بارے میں اِس لئے نہیں پڑھتے، اُسے سچ مانتے اور اُس کے متعلق بات کرتے ہیں کیونکہ ہم ایسے خیالوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم ایسے ہوں۔ ہم جہنم کے متعلق اِس لئے بات کرتے ہیں کیونکہ ہم بائبل پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب یہ کہتی ہے کہ جہنم حقیقی ہے تو ہم اِس بات کو قبول کرتے ہیں اور جب یہ کہتی ہے کہ ہمارے پیارے اِس خطرے میں ہیں کہ وہ ابدیت وہاں گزاریں گے تو ہم آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ اُس کا یقین کرتے ہیں۔

یہ بائبل کا ہمارے لئے سنجیدہ فتویٰ ہے۔ ہم میں کوئی بھی راست باز نہیں ایک بھی نہیں اور اِس وجہ سے ایک دن ایسا آئے گا کہ ہر منہ بند ہو جائے گا، ہر زبان خاموش ہو جائے گی اور پوری دنیا خدا کے سامنے سزاوار ٹھہرے گی۔

لیکن کچھ لوگوں کو اِس کا خوف نہیں ہے اور نہ ہو گا۔

باب 4

یسوع مسیح نجات دِہندہ

لیکن۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک نہایت طاقتور لفظ ہے جو ایک انسان استعمال کر سکتا ہے۔ یہ چھوٹا سا لفظ ہے تاہم یہ اُن تمام باتوں کو اپنے ساتھ بہا لے جانے کی طاقت رکھتا ہے جو اِس سے پہلے کہی گئی ہوں۔ جو بُری خبر ہم نے ابھی سُنی اُس کے بعد اِس لفظ میں آنکھیں اوپر اُٹھانے اور اُمید بحال کرنے کی قوت ہے، انسانی زبان جتنے لفظ بول سکتی ہے اُن میں سب سے زیادہ اِسی لفظ میں ہر چیز تبدیل کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

- جہاز زمین پر گر گیا، لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچا۔
- آپ کو کینسر ہو گیا ہے، لیکن اِس کا علاج آسانی سے ہو جائے گا۔
- آپ کے بیٹے کی کار کو حادثہ پیش آیا، لیکن وہ خود محفوظ ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ بعض اوقات ''لیکن'' نہیں آتا۔ بعض اوقات جملے اِس سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں اور ہمیں بُری خبر ملتی ہے۔ تاہم ہمارے لئے وہ لمحات قابلِ تعریف ہیں جب جملوں میں یہ لفظ ''لیکن'' آتا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ انسان کا گناہ اور خدا کی عدالت کی بات بُری خبر پر ختم نہیں ہوتی۔ اگر بائبل پولس کے اِس بیان کے ساتھ اختتام پذیر ہو جاتی کہ تمام دنیا خدا کے تختِ عدالت کے سامنے خاموش کھڑی ہو گی تو پھر

ہمارے لئے کوئی اُمید باقی نہ بچتی۔ صرف مایوسی ہی ہوتی۔لیکن خدا کا شکر ہے کہ بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی۔

آپ گنہگار ہیں اور آپ کی سزا مقرر ہو چکی ہے، لیکن خدا نے آپ جیسے گنہگاروں کو بچانے کا انتظام کیا ہے۔

اُمید کا پیغام

مرقس یسوع مسیح کی زندگی کے بیان کا آغاز اِن الفاظ سے کرتا ہے : ''یسوع مسیح اِبن خدا کی خوش خبری کا شروع۔'' مرقس اور دوسرے ابتدائی مسیحی ابتدا سے ہی جانتے تھے کہ یسوع مسیح کا آنا دنیا کے لئے خدا کی طرف سے خوش خبری تھی جو گناہ کے باعث تباہ حال اور مردہ تھی۔ گناہ کی تباہ کُن تاریکی میں یسوع کا آنا ایک پُر زور اور گرج دار اعلان تھا کہ اب ہر چیز بدل جائے گی۔

حتیٰ کہ باغِ عدن میں ہی خدا نے آدم اور حوا کو اُمید کا پیغام دے دیا تھا۔ یہ اُن کی مایوس کُن حالت میں خوشی کی خبر تھی اور یہ محض ایک اشارہ نہیں تھا۔ خدا نے سانپ کو سزا سُناتے ہوئے آخر میں اُس کا انجام واضح کیا۔

''وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔''

(پیدائش ۳:۱۵)

خدا چاہتا تھا کہ اپنی بغاوت کے باوجود آدم اور حوا یہ جان لیں کہ اُن کی نافرمانی سے سب کچھ ختم نہیں ہو گیا۔ اُس بربادی میں یہ ایک خوش خبری تھی۔

بائبل کا بقیہ حصہ بتاتا ہے کہ خوش خبری کے اِس چھوٹے سے بیج نے کس طرح نمو پائی، پھوٹ نکلا اور نشوونما پائی۔ ہزاروں سال خدا شریعت اور نبوت کے وسیلے سے دنیا کو شیطان کے خلاف اپنے فیصلہ کُن بھرپور وار کے لئے تیار کرتا رہا اور یہ کام اُس نے مسیح کی زندگی، موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے کیا۔ جب وقت پورا ہو گیا تو آدم نے جو گناہ اپنی پوری نسل میں منتقل کیا تھا اُسے شکست دی گئی۔ خدا نے اپنی ہی کائنات پر جو موت کا فتویٰ دیا تھا وہ موت اپنی موت مر گئی اور جہنم نے ہتھیار ڈال دیئے۔ بائبل گناہ کے خلاف خدا کی جوابی کارروائی کا بیان ہے۔ یہ بیان کرتی ہے کہ خدا نے کس طرح دنیا کو راست بنایا، کس طرح اُسے راست بنا رہا ہے اور کس طرح وہ ایک دن اِسے ہمیشہ کے لئے راست بنا دے گا۔

کامل خدا اور کامل بشر

اناجیل کے تمام مصنفین یسوع مسیح کی زندگی کے متعلق بتاتے ہوئے اِس بات سے آغاز کرتے ہیں کہ وہ ایک عام انسان نہیں تھا۔ متی اور لوقا بیان کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ ایک جوان کنواری بنام مریم کے پاس آیا اور اُسے پیغام دیا کہ وہ حاملہ ہو گی۔ اِس ناقابلِ یقین خبر کو سُنتے ہوئے مریم نے سوال کیا ''یہ کیونکر ہو گا جب کہ مَیں مرد کو نہیں جانتی؟'' فرشتے نے واضح کیا کہ ''روح القدس تجھ پر نازل ہو گا اور خدا تعالیٰ کے قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وہ مولودِ مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا'' (لوقا ۱: ۳۴، ۳۵)۔ یوحنا اِس سے بھی زیادہ حیران کُن بیان کے ساتھ اپنے انجیلی بیان کا آغاز کرتا ہے:

’’ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا (یہ الفاظ پیدائش ۱:۱ کی طرف بھرپور اشارہ کرتے ہیں)... اور کلام مجسم ہوا اور... ہمارے درمیان رہا‘‘ (یوحنا ۱:۱، ۱۴)۔

یہ تمام بیانات، جیسے کہ یسوع کی کنواری سے پیدائش، اُس کا خطاب ’’خدا کا بیٹا‘‘ اور یوحنا کا دعویٰ کہ ’’کلام خدا تھا‘‘ اِس اعلان کے ساتھ کہ ’’کلام مجسم ہوا‘‘ ہمیں یہ بتانے کے لئے ہیں کہ یسوع کون تھا۔

سادہ الفاظ میں یہ کہیں گے کہ بائبل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یسوع کامل خدا اور کامل بشر تھا۔ اُس کے بارے میں اِس بات کو سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ صرف ایک کامل انسان اور خدا کا کامل بیٹا ہی ہمیں نجات دے سکتا ہے۔ اگر یسوع ہماری طرح گناہ میں گِرا ہوا محض ایک انسان ہوتا تو وہ ہمیں نہیں بچا سکتا تھا جیسے ایک مرا ہوا شخص دوسرے مرے ہوئے شخص کو نہیں بچا سکتا۔ لیکن وہ چونکہ خدا کا بیٹا ہے اور اپنی الوہیت میں ہر طرح سے خدا باپ کے برابر ہے اِس لئے وہ موت کو شکست دینے اور ہمیں گناہ سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اِسی طرح یہ بات بھی اہم ہے کہ وہ ایک انسان ہوتا یعنی کامل انسان تاکہ وہ موزوں طور پر خدا کے سامنے ہماری نمائندگی کر سکتا۔ جیسے کہ عبرانیوں ۴:۱۵ میں وضاحت کی گئی ہے کہ یسوع ’’ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد‘‘ بن سکتا ہے کیونکہ وہ ’’سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا‘‘۔

مسیح بادشاہ آ گیا ہے!

جب یسوع نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تو اُس نے ایک شاندار پیغام کی منادی کی'' وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور خوش خبری پر ایمان لاؤ'' (مرقس ۱:۱۵)۔

خدا کی بادشاہی کے متعلق اُس کا پیغام فوراً پورے ملک میں پھیل گیا اور لوگ اُس کی خوش خبری سُننے کے لئے جوق در جوق اُس کے گرد جمع ہونے لگے۔ لیکن اُس کی منادی میں لوگوں کو پُرجوش کرنے والی بات کون سی تھی؟

خدا تعالیٰ صدیوں سے اپنی شریعت اور انبیا کے وسیلے سے ایک وقت کی پیش گوئی کر رہا تھا جب وہ ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے دنیا کی بدی کا خاتمہ کر دے گا اور اپنے لوگوں کو گناہ سے بچا لے گا۔ وہ تمام مزاحمت دُور کر کے زمین پر اپنی بادشاہی قائم کرے گا بلکہ اُس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ مسیح موعود بادشاہ کے وسیلے سے اپنی بادشاہی قائم کرے گا جو کہ داؤد بادشاہ کی شاہی نسل سے ہو گا۔ ۲۔سموئیل ۷:۱۱ میں خدا نے داؤد سے وعدہ کیا کہ اُس کے بیٹوں میں سے ایک ہمیشہ کے لئے اُس کے تخت پر بیٹھے گا۔ یسعیاہ نبی نے اِس بادشاہ بیٹے کے بارے میں لکھا ہے:

> ''اُس کا نام عجیب، مشیر، خدائے قادر، ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ ہو گا۔ اور اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہو گی۔ وہ داؤد کے تخت اور اُس کی سلطنت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام

بخشے گا'' (یسعیاہ ۹:۶، ۷)۔

لہٰذا آپ اُس جوش و خروش کا تصور کر سکتے ہیں جس سے یسوع کو اُس وقت خوش آمدید کہا گیا جب اُس نے یہ منادی کرنا شروع کیا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ اِس کا مطلب تھا کہ داؤد کی نسل سے جس مسیح موعود بادشاہ کا طویل عرصے سے انتظار تھا وہ آ گیا ہے۔

اناجیل کے مصنفین اِس بات کو تاکید دے کر کہہ رہے ہیں کہ داؤد کی نسل کا یہ بادشاہ یسوع مسیح ہی ہے۔ لوقا نے وہ الفاظ درج کئے ہیں جو فرشتے نے مریم کو یسوع کی پیدائش کے متعلق بتاتے ہوئے کہے کہ وہ

> ''خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہو گا'' (لوقا ۱:۳۲، ۳۳)۔

متی نے اپنی انجیل کا آغاز نسب نامے سے کیا ہے جو یسوع مسیح کے شجرۂ نسب کو داؤد بادشاہ اور پھر ابرہام تک لے جاتا ہے۔ یہ بات دلکش ہے کہ متی نے اِس نسب نامے کو چودہ چودہ نسلوں کے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر یہودی جانتا تھا کہ چودہ وہ عدد ہے کہ جب عبرانی حروف جن سے داؤد بنتا ہے (د۔و۔د) کو جمع کیا جائے تو اُن کا حاصل چودہ کا عدد ہو گا۔ دوسرے تمام مسیحیوں کی طرح متی اپنے بیان کا آغاز بلند آواز سے یہ کہنے سے کرتا ہے کہ ''یسوع بادشاہ ہے بادشاہ ہے بادشاہ ہے!''

اگر آپ اِسے حاصل کر سکیں تو یہ غیر متوقع خوش خبری ہے

نیا عہد نامہ ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح یسوع بادشاہ نے زمین پر اپنی بادشاہی کا افتتاح کیا اور گناہ کی لعنت کو ختم کرنا شروع کیا۔ تاہم یسوع کی بادشاہی ویسی بالکل نہیں تھی جس کی یہودیوں کو توقع یا خواہش تھی۔ وہ ایسا مسیح چاہتے تھے جو دنیاوی، سیاسی بادشاہی قائم کرے اور رومی سلطنت کا تخت اُلٹ دے جو اُس دور کی سپر پاور تھی۔ لیکن یسوع کوئی زمینی حکومت قائم کرنے نہیں آیا تھا بلکہ وہ منادی کرنے، تعلیم دینے، بیماروں کو شفا دینے، گناہ معاف کرنے، مُردے زندہ کرنے آیا تھا۔ اِس لئے اُس نے رومی حاکم کو واضح الفاظ میں بتایا کہ ''میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں'' (یوحنا ۱۸:۳۶)۔

لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اِس دنیا پر حکمرانی نہیں کرے گا۔ رومی حاکم کو جواب دینے سے کچھ دیر پہلے یسوع نے سردار کاہن کو یہ کہا تھا کہ ''تم اِبن آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھو گے'' (مرقس ۱۴:۶۲) اور مکاشفہ ۲۱ باب میں ہم اُسے نئے آسمان اور نئی زمین پر حکمرانی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں جو اُس کی قدرت سے نئے بنائے گئے اور گناہ کے بندھن سے چھڑائے گئے ہوں گے۔

اگر آپ اِسے سمجھ سکیں تو یہ سب باتیں ناقابلِ یقین حد تک خوشی کی خبر ہے۔ لیکن ہم اپنے گناہ کے مسئلے سے دوچار ہیں۔ جب تک کسی طرح خدا کے خلاف ہماری نافرمانی اور بغاوت کا گناہ ہم سے دور نہ کیا جائے ہم خدا سے جُدا اور نئے آسمان اور نئی زمین کی خوشیوں سے محروم اور جہنم کی ابدی سزا

کے حق دار رہیں گے۔

تاہم اِس مقام پر مسیحیت کی خوش خبری نہایت خوش کُن ثابت ہوتی ہے۔ آپ نے غور کیا کہ بادشاہ یسوع خدا کی بادشاہی کا محض افتتاح کرنے نہیں آیا تھا بلکہ اُنہیں اِس بادشاہی میں شامل کرنے آیا تھا اور یہ کام اُس نے اُن کے گناہ کے لئے اپنی جان قربان کرنے، اُن کی سزا برداشت کرنے، اُنہیں معافی مہیا کرنے، اُنہیں خدا کے سامنے راست باز ٹھہرانے اور اُنہیں خدا کی بادشاہی میں میراث پانے کے قابل بنانے سے کیا (کلسیوں ۱:۱۲)۔

دکھ اُٹھانے والا بادشاہ؟

اُونٹ کی کھال کی پوشاک پہننے اور ٹڈیاں کھانے والے یوحنا اصطباغی نے جب یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھا تو کہا، ''دیکھو یہ خدا کا بَرہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے'' (یوحنا ۱:۲۹)۔ خدا کا بَرہ، دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔ اِس سے اُس کا کیا مطلب تھا؟

پہلی صدی کا ہر یہودی فوراً جان گیا ہو گا کہ اِس جملے سے یوحنا کا کیا مطلب ہے کہ ''خدا کا بَرہ دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے''۔ یہ یہودیوں کی عیدِ فسح کی طرف اشارہ تھا جو کہ پندرہ سو سال پہلے اسرائیلیوں کی مصر سے رہائی کی یاد میں منائی جاتی تھی۔

مصریوں کی عدالت کرنے کے لئے خدا نے اُن پر دس آفات نازل کیں جو مصر کے بادشاہ کی دل کی سختی اور اسرائیلیوں کو جانے کی اجازت نہ دینے کا نتیجہ تھیں۔ آخری آفت سب سے زیادہ ہولناک تھی۔ خدا نے اسرائیلیوں

کو بتایا کہ مقررہ رات کو موت کا فرشتہ مصر سے گزرے گا اور مصر کے تمام لوگوں اور جانوروں کے پہلوٹھوں کو مار ڈالے گا۔ اگر اسرائیلی خدا کی ہدایات پر احتیاط سے عمل نہ کرتے تو یہ خوفناک سزا اُن کے لئے بھی تھی۔ خدا نے اُنہیں حکم دیا کہ ہر خاندان ایک بے عیب بَرہ لے اور اُسے ذبح کرے۔ پھر زُوفے کے گچھے کی مدد سے اُس کا خون اپنے دروازوں کے بازوؤں اور چوکھٹ پر لگائیں۔ خدا نے اُن سے وعدہ کیا کہ جب موت کا فرشتہ اُس خون کو دیکھے گا تو وہ اُس گھر کو چھوڑ دے گا اور وہاں کسی پہلوٹھے کی موت واقع نہیں ہوگی۔

عیدِ فسح اور خاص طور پر فسح کا بَرہ اِس خیال کی زبردست علامت بن گئے کہ کسی دوسرے کی موت سے کوئی اپنے گناہوں کی سزا یعنی موت سے بچ سکتا ہے۔ درحقیقت ''عوضی سزا'' کا خیال پرانے عہد نامے کی قربانیوں کے پورے نظام کی بنیاد ہے۔ ہر سال کفارہ کے دن سردار کاہن لوگوں کے گناہوں کے لئے بے عیب جانور کا خون لے کر ہیکل کے پاک ترین مقام میں جاتا تھا۔ ہر سال ایسا ہی ہوتا اور ہر سال لوگوں کے گناہوں کا کفارہ بَرے کے خون سے ادا کیا جاتا۔

کچھ وقت لگا لیکن بالآخر یسوع کے شاگرد جان گئے کہ یسوع کی خدمت محض یہ نہیں تھی کہ وہ خدا کی بادشاہی کا آغاز کرے بلکہ اُس نے اپنے لوگوں کے لئے عوضی قربانی بن کر ایسا کیا۔ وہ جان گئے کہ یسوع صرف بادشاہ نہیں تھا بلکہ وہ دُکھ اُٹھانے والا بادشاہ تھا۔

یسوع خود اپنی خدمت کے آغاز سے ہی جانتا تھا کہ اُس کی زندگی کا

مقصد اپنے لوگوں کے گناہ کے لئے اپنی جان قربان کرنا ہے۔ فرشتے نے اُس کی پیدائش پر ہی اعلان کر دیا تھا کہ وہ ''اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا'' (متی ۱:۲۱) اور لوقا ہمیں بتاتا ہے کہ ''جب وہ دن نزدیک آئے کہ وہ اُوپر اُٹھایا جائے تو ایسا ہوا کہ اُس نے یروشلیم جانے کو کمر باندھی'' (لوقا ۹:۵۱)۔ اناجیل میں یسوع نے کئی مرتبہ اپنی موت کی پیش گوئی کی ہے اور جب پطرس نے حماقت سے اُس کی مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو یسوع نے اُسے یہ کہتے ہوئے ڈانٹا ''اے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے'' (متی ۱۶:۲۳)۔ یسوع کا یروشلیم جانے کا ارادہ موت کا سامنا کرنے کا پختہ ارادہ تھا۔

یسوع اپنی موت کی اہمیت اور مقصد کو بھی سمجھتا تھا۔ مرقس ۱۰:۴۵ میں اُس نے کہا، ''کیونکہ ابنِ آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔'' متی ۲۶:۲۸ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ آخری فسح کھاتے ہوئے اُس نے مے کا پیالہ لے کر کہا، ''تم سب اِس میں سے پیٔو کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے'' (۲۶:۲۷،۲۸)۔ یوحنا ۱۰:۱۵،۱۸ میں اُس نے فرمایا، ''مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں ... کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ مَیں اُسے آپ ہی دیتا ہوں۔'' یسوع جانتا تھا کہ وہ کیوں صلیب پر جان دینے جا رہا ہے۔ اپنے لوگوں سے محبت رکھنے کے باعث اُس نے خوشی سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ خدا کا برّہ قربان ہوا تاکہ اُس کے لوگ معافی حاصل کرسکیں۔

روح القدس سے تعلیم پانے کے باعث ابتدائی مسیحی بھی سمجھ گئے تھے کہ یسوع کی صلیبی موت کا مقصد کیا تھا۔ پولس نے اِس مقصد کو اِس طرح بیان کیا ہے''مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا'' (گلتیوں ۳: ۱۳، ۱۴)۔ اُس نے اِس کی مزید وضاحت کی ہے: '' جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں'' (۲۔ کرنتھیوں ۵: ۲۱)۔ پطرس نے لکھا ہے، ''مسیح نے بھی یعنی راست باز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اُٹھایا تا کہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے'' (۱۔ پطرس ۳: ۱۸) اور'' وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تا کہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راست بازی کے اعتبار سے جئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی'' (۱۔ پطرس ۲: ۲۴)۔

کیا آپ نے غور کیا کہ یہ مسیحی مسیح کی موت کی اہمیت کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟ وہ کہہ رہے تھے کہ یسوع نے اپنے گناہوں کی سزا برداشت کرنے کے لئے اپنی جان نہیں دی۔ اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں تھا۔ یہ اُس کے لوگوں کے گناہوں کی سزا تھی۔ جب وہ کلوری کے مقام پر صلیب پر لٹکا ہوا تھا تو اُس نے خدا کے تمام لوگوں کے گناہ کا ہولناک بوجھ اُٹھایا ہوا تھا اور جس لعنت اور موت کا خدا نے عدن میں اعلان کیا تھا وہ اُس کے اُوپر تھی۔

اِسی لئے یسوع دُکھ سے چِلا اُٹھا ''اے میرے خدا! اے میرے خدا!

تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' (متی ۴۶:۲۷)۔ اُس کا خدا باپ اِس قدر پاک اور راست باز ہے کہ اُس کی آنکھیں بدی کو دیکھ نہیں سکتیں۔ لہٰذا جب اُس نے اپنے بیٹے کو دیکھا اور اُسے اُس کے کندھوں پر اُس کے لوگوں کے گناہ دکھائی دیئے تو اُس نے نفرت سے منہ موڑ لیا اور اپنا غضب اپنے بیٹے پر اُنڈیل دیا۔ متی لکھتا ہے کہ جب یسوع صلیب پر تھا تو پورے ملک میں قریباً تین گھنٹے اندھیرا چھایا رہا۔ یہ عدالت کی تاریکی تھی۔ جب یسوع اپنے لوگوں کے گناہوں کے باعث اُن کی سزا برداشت کر رہا تھا تو خدا باپ کے غضب کا بوجھ اُس کے کندھوں پر تھا۔

یسعیاہ نے سات صدیاں پہلے اِس بات کی پیش گوئی کر دی تھی:

> ''اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ پر ہم نے اُسے خدا کا مارا کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تا کہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں'' (یسعیاہ ۵۳: ۴،۵)۔

کیا آپ مسیح کی موت کی اہمیت کو سمجھ گئے ہیں؟ اِس کا مطلب ہے کہ یہ موت مَیں نے برداشت کرنی تھی نہ کہ یسوع نے۔ مجھے یہ سزا ملنی چاہیئے تھی نہ کہ یسوع کو۔ لیکن اُس نے میری جگہ اپنے آپ کو پیش کر دیا اور میری موت قبول کی۔

خطائیں میری تھیں، لیکن زخم اُس نے کھائے۔ بدکرداری مَیں نے کی

تھی لیکن کچلا وہ گیا۔ گناہ میرا تھا، لیکن غم اُس نے برداشت کئے۔ اُس نے میری سزا اُٹھا لی اور مجھے سلامتی عطا کی۔ اُس کے مار کھانے سے مجھے شفا ملی۔ اُس کا غم میرے لئے خوشی کا باعث بنا۔ اُس نے موت لے کر مجھے زندگی دے دی۔

خوش خبری کا مرکز

افسوس کی بات یہ ہے کہ عوضی ہونے کی تعلیم مسیحی خوش خبری کا غالباً وہ حصہ ہے جس سے دنیا سب سے زیادہ نفرت کرتی ہے۔ لوگوں کو یہ خیال ہی توہین آمیز لگتا ہے کہ مسیح نے کسی دوسرے کے گناہ کی سزا برداشت کی۔ لیکن عوضی کفارے کی تعلیم کو ایک طرف کر دینا خوش خبری کے مرکزی نکتے کو حذف کرنا ہے۔ کلامِ مقدس میں کئی مثالیں ملتی ہیں کہ مسیح نے اپنی صلیبی موت سے کیا حاصل کیا جیسے کہ میل ملاپ اور فتح۔ تاہم یہ تمام مثالیں عوضی کفارے کا خیال پیش کرتی ہیں۔ آپ اِس خیال کو نظرانداز نہیں کر سکتے یا اِس کی اہمیت کم کرنے کے لئے کوئی اَور مثال استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اِس طرح کرنے سے آپ کلامِ مقدس کے بہت سے سوالوں کے جواب پیش نہیں کر پائیں گے۔ قربانیوں کا نظام کیوں دیا گیا؟ خون بہانے سے کون سا مقصد پورا کیا گیا؟ خدا اپنے عدل پر سمجھوتا کئے بغیر کس طرح گنہگاروں کو معاف کر سکتا ہے؟ اِس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ خدا گناہ اور تقصیر معاف کر دیتا ہے، لیکن مجرم کو ہرگز بَری نہیں کرتا (خروج ۳۴:۷)؟ راست اور پاک خدا تعالیٰ بے دین کو کس طرح راست باز ٹھہراتا ہے

(رومیوں ۴:۵)؟

اِن تمام سوالوں کے جواب یسوع کی اپنے لوگوں کے لئے صلیب پر عوضی موت میں ملتے ہیں۔ ایک راست اور پاک خدا گنہگار کو راست باز ٹھہرا سکتا ہے کیونکہ مسیح کی موت میں رحم اور عدل کا کامل طور پر ملاپ ہو گیا تھا۔ لعنت کا راست بازی سے خاتمہ ہوا اور ہم رحم سے بچائے گئے۔

وہ جی اُٹھا ہے

بلاشبہ یہ تمام باتیں اِس لئے سچ اور خوش خبری ہیں کیونکہ مصلوب ہونے والا یسوع بادشاہ اپنی قبر سے جی اُٹھا تھا۔ اُس کی موت سے شاگرد جن شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے تھے وہ ایک لمحے میں ختم ہو گئے جب فرشتے نے خواتین سے کہا ''زندہ کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو؟ وہ یہاں نہیں بلکہ جی اُٹھا ہے'' (لوقا ۲۴:۵،۶)۔

اگر یسوع کسی بھی دوسرے ''نجات دِہندہ''، ''اُستاد'' اور ''نبی'' کی طرح اپنی قبر میں ہی پڑا رہتا تو اُس کی موت میری اور آپ کی موت جیسی ہی ہوتی۔ موت اُسی طرح اُس کا خاتمہ کر دیتی جیسے دوسرے انسانوں کا کرتی ہے، اُس کے تمام تر دعوے مٹی میں مل جاتے اور انسان ابھی بھی گناہ سے بچائے جانے کی اُمید کے بغیر زندگی بسر کر رہے ہوتے۔ لیکن جب زندگی کا دَم اُس کے جلالی بدن میں داخل ہوا تو بالآخر یقینی طور پر اور ناقابلِ تنسیخ طور پر اُس کے تمام دعوے سچ ثابت ہوئے۔

پولس رومیوں ۸ باب میں یسوع کے جی اُٹھنے اور ایمان داروں کے

لئے اُس کے مطلب پر خوشی مناتا ہوا دکھائی دیتا ہے:

''خدا کے برگزیدوں پر کون نالش کرے گا؟ خداوند وہ ہے جو اُنہیں راست باز ٹھہراتا ہے۔ کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا؟ یسوع مسیح وہ ہے جو مر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔''

(رومیوں ۸: ۳۳، ۳۴)

یہ کیسی تعجب انگیز بات ہے کہ کامل بشر یسوع اب جاہ و جلال سے آسمان پر اپنے باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور بطور بادشاہ کائنات پر بادشاہی کر رہا ہے، صرف یہی نہیں بلکہ اب جب ہم اُس کی جلالی آمد کے منتظر ہیں تو وہ اب بھی اپنے لوگوں کے لئے شفاعت کر رہا ہے۔

تاہم یہ تمام باتیں ایک اَور سوال اُٹھاتی ہیں کہ کون ''اُس کے لوگ'' ہیں؟

باب 5

ردِّعمل: ایمان لانا اور توبہ کرنا

مَیں نے اپنے بیٹے کو بہت چھوٹی عمر میں ہی تیرنا سکھانے کی کوشش کرنا شروع کر دیا۔ یہ میرا فرض تھا۔ اُس وقت وہ ایک سال کا یا اِس سے کچھ بڑا تھا۔ اُس وقت نہانے کے ٹب میں بھی زیادہ پانی پسند نہیں کرتا تھا جو اُس کے گلے سے اوپر چہرے کو چھونے لگے۔ لیکن اب مَیں اُسے تالاب تک لانے والا تھا۔ پہلا سبق اُسے پانی کی سطح پر چھینٹے اُڑانا اور اگر وہ اپنے اندر دلیری محسوس کرے تو اُسے ہونٹوں تک پانی کے اندر جانے کی مشق کرانا تھا۔

بالآخر مَیں نے اُسے قائل کر لیا کہ وہ میری گردن کے گرد مضبوطی سے بانہیں ڈالے اور ہم دونوں کم گہرے پانی میں تالاب کا چکر لگائیں گے۔ جب اِس طرح اُس کا خوف کچھ ختم ہو گیا تو اب تالاب میں چھلانگ لگانے کی باری تھی۔ ایک باپ کا فرض نباہتے ہوئے مَیں اُسے تالاب سے باہر لے آیا اور کنارے پر کھڑا کر کے کہا، "اب تالاب میں چھلانگ لگاؤ۔"

مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے ایک سالہ بیٹے نے مجھے ایسی نگاہوں سے دیکھا جیسے میں اپنے حواس میں نہیں۔ اُس کے چہرے کے تاثرات فوراً تبدیل ہوئے۔ پہلے وہ کچھ گھبرایا ہوا دکھائی دیا پھر ایسا لگا جیسے وہ میری بات سمجھ گیا اور پھر حقارت سے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس نے

پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا ''نہیں۔ مَیں امی کے پاس جاؤں گا''۔ مَیں نے بطور باپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اُس کے سامنے ہار ماننا قبول نہ کیا اور اُسے (بہت سے وعدوں کے ساتھ) واپس تالاب میں آنے کے لئے قائل کر لیا۔

مَیں نے پانی میں چھلانگ لگائی اور اُس کے سامنے اپنے بازو پھیلا کر کھڑا ہو گیا اور وہ ایسے اپنے جسم کو اوپر نیچے حرکت دینے لگا جیسے ابھی چھلانگ لگائے گا۔ اِس عمر کے بچے اُس وقت اِس طرح کرتے ہیں جب وہ چھلانگ لگانا چاہیں، لیکن ایسا کر نہیں پاتے۔ مَیں نے اُس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا، ''بیٹا آؤ۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو گرنے نہیں دُوں گا۔'' پہلے تو اُس نے مجھے شک بھری نگاہوں سے دیکھا پھر اپنے گھٹنوں پر اچھلتے ہوئے میری بانہوں میں آ گرا اور مَیں نے اُسے تھام لیا۔ یہ چھلانگ لگانے کے بجائے اپنے آپ کو گرانا تھا۔

اِس کے بعد وہ ہر چھلانگ لگانے کے بعد کہتا، ''ڈیڈی پھر ایسا کریں۔'' مَیں دوبارہ اُسے کنارے پر کھڑا کرتا، وہ چھلانگ لگاتا اور مَیں اُسے اپنی بانہوں میں مضبوطی سے تھام لیتا۔ ایسا کرتے ہوئے آدھا گھنٹا گزر گیا۔

جب ہم واپس کمرے میں گئے تو مَیں اور میری بیوی اِس بات پر پریشان ہونے لگے کہ کہیں ہمارا بیٹا پانی میں رہنا زیادہ ہی پسند نہ کرنے لگے۔ اگر کوئی اُس کے پاس موجود نہ ہو اور وہ پانی میں چھلانگ لگا دے تو پھر کیا ہو گا؟ کیا اُسے ہمیشہ یاد رہے گا کہ اُس نے محفوظ طریقے سے پانی میں چھلانگ لگانی ہے اور...؟ کیا وہ دوبارہ چھلانگ لگائے گا؟

اگلے چند دن ہم نے تالاب کے ارد گرد اُس کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھی اور جو کچھ ہم نے دیکھا وہ بطور والدین ہمارے لئے اطمینان کا باعث تھا اور بطور باپ اِس سے مَیں گہرے طور پر متاثر ہوا۔ میرے چھوٹے سے بیٹے نے ایک مرتبہ بھی پانی میں چھلانگ لگانے کے متعلق نہ سوچا۔ کم از کم اُس وقت تک نہیں جب تک مَیں پانی میں کھڑا ہو کر اُس کی طرف اپنی بانہیں پھیلا کر اُس سے وعدہ نہیں کرتا تھا کہ مَیں اُسے پکڑ لوں گا۔ اور پھر وہ میری طرف چھلانگ لگا دیتا تھا۔

آپ نے غور کیا کہ کامیابی سے چھلانگ لگانے کے باوجود میرے بیٹے نے کبھی اپنی قابلیت پر بھروسا نہ کیا۔ اُسے اپنے باپ پر اور اُس کے وعدے پر بھروسا تھا یہ کہ ''چھلانگ لگاؤ بیٹے۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ مَیں آپ کو گرنے نہیں دُوں گا۔''

ایمان اور توبہ

مرقس ہمیں بتاتا ہے کہ یسوع نے اپنی خدمت کا آغاز یہ منادی کرتے ہوئے کہا کہ ''وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور خوش خبری پر ایمان لاؤ'' (مرقس ۱:۱۵)۔ خدا تقاضا کرتا ہے کہ یسوع مسیح کی خوش خبری کے ردِّعمل کے طور پر ہم اِس حکم پر عمل کریں: توبہ کرو اور ایمان لاؤ۔

پورے نئے عہد نامے میں رسول لوگوں کو یہی کام کرنے کا کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یسوع نے اپنے سامعین سے کہا کہ وہ توبہ کریں اور خوش خبری

پر ایمان لائیں۔ عیدِ پینتی کوست کے دن پطرس نے اپنے وعظ کے اختتام پر لوگوں سے کہا، ''توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے'' (اعمال ۳۸:۲، یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لینا اُس پر ایمان لانے کا اظہار ہے)۔ اعمال ۲۱:۲۰ میں پولس نے اپنی خدمت کی یوں وضاحت کی کہ مَیں'' یہودیوں اور یونانیوں کے سامنے گواہی دیتا رہا کہ خدا کے سامنے توبہ کرنا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا چاہیئے'' اور ۱۸:۲۶ میں وہ بیان کرتا ہے کہ کس طرح یسوع مسیح نے اُسے خدمت کرنے بھیجا،

> ''تُو اُن کی آنکھیں کھول دے تا کہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مقدسوں میں شریک ہو کر میراث پائیں۔''

توبہ کرنا اور ایمان لانا، مسیح کے لوگ یا مسیحی ہونے کی نشانی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایک مسیحی وہ ہے جو اپنے گناہ سے منہ موڑ لیتا اور اپنے گناہ سے نجات اور آنے والی عدالت سے بچنے کے لئے صرف یسوع مسیح پر بھروسا کرتا ہے۔

ایمان بھروسا رکھنا ہے

ایمان، اُن الفاظ میں سے ایک ہے جو طویل عرصے سے موزوں طور پر استعمال نہیں ہو رہا۔ بیشتر لوگ اِس کے درست مطلب سے ہی آگاہ نہیں۔

کسی سے پوچھیں کہ ایمان کیا ہے تو آپ کو قدرے مودبانہ الفاظ سُننے کو ملیں گے جن کا زورِ بیان یہ ہو گا کہ تمام تر شواہد کے برعکس کسی عجیب وغریب بات کو قبول کرنا ایمان لانا ہے۔

ایمان ہماری دنیا کے لئے تسلی بخش تفریح اور کھیل ہے جس میں اگر وہ حقیقی دنیا کے ساتھ تعلق رکھے بغیر شامل ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں۔ بچے سانتا کلاز (Santa Claus) اور ایسٹر بنی (Easter Bunny) پر ایمان رکھتے ہیں۔ صوفی قسم کے لوگ پتھروں اور شفاف دھاتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ جنونی لوگ پریوں پر ایمان رکھتے ہیں اور مسیحی یسوع پر ایمان رکھتے ہیں۔

بائبل پڑھیں اور آپ جانیں گے کہ ایمان کا ایسی مضحکہ خیز صورتِ حال سے کوئی تعلق نہیں۔ ایمان رکھنا کسی ایسی بات کو قبول کرنا نہیں جسے آپ ثابت نہ کر سکیں۔ بہت سے لوگوں کے لئے ایمان کی یہی تعریف ہے۔ بائبلی لحاظ سے یہ بھروسا کرنا، اعتبار کرنا یا انحصار کرنا ہے۔ چٹان کی طرح مضبوط، سچائی پر قائم اور وعدے پر کھڑا بھروسا یہ ہے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے والا مسیح ہی آپ کو گناہ سے نجات دلا سکتا ہے۔

پولس رومیوں ۴ باب میں ابرہام کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ہمیں ایمان کے بارے میں بتاتا ہے:

''وہ نااُمیدی کی حالت میں اُمید کے ساتھ ایمان لایا تا کہ اِس قول کے مطابق کہ تیری نسل ایسی ہی ہو گی وہ بہت سی قوموں کا باپ ہو اور وہ جو تقریباً سو برس کا تھا باوجود اپنے مُردہ سے بدن اور سارہ کے رِحم کی مردگی پر لحاظ کرنے کے ایمان میں ضعیف نہ

ہوا اور نہ بے ایمان ہو کر خدا کے وعدہ پر شک کیا بلکہ ایمان
میں مضبوط ہو کر خدا کی تمجید کی اور اُس کو کامل اعتقاد ہوا کہ جو
کچھ اُس نے وعدہ کیا ہے وہ اُسے پورا کرنے پر بھی قادر
ہے" (رومیوں ۴:۱۸۔۲۱)۔

ابرہام کی عمر اور سارہ کی عمر اور بانجھ پن خدا کے وعدے کے برعکس تھے،لیکن ابرہام نے اُس بات پر ایمان رکھا جو خدا نے کہی تھی۔ خدا پر اُس کا بھروسا مضبوط تھا اور اُس نے اعتقاد رکھا کہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ بلاشبہ اُس کا ایمان کامل نہیں تھا۔ ہاجرہ سے اسمٰعیل کی پیدائش یہ ثابت کرتی ہے کہ اُس نے اپنے طور پر خدا کا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔لیکن اپنے اُس گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اُس نے اپنا بھروسا خدا پر رکھا۔ اُس نے خدا پر اعتبار کیا جیسے پولس لکھتا ہے کہ "اُس کو کامل اعتقاد ہوا کہ جو کچھ اُس نے وعدہ کیا ہے وہ اُسے پورا کرنے پر بھی قادر ہے۔"

یسوع مسیح کی انجیل بھی ہمیں یہی کرنے کے لئے کہتی ہے کہ ہم یسوع پر ایمان لائیں، اُس پر اعتقاد اور بھروسا رکھیں کہ جو کام اُس نے کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ کرے گا۔

راست باز ٹھہرائے جانے کے لئے ایمان لانا

لیکن سوال یہ ہے کہ ہم کس بات کے لئے یسوع مسیح پر بھروسا رکھیں؟ سادہ الفاظ میں اِس کا جواب یہ ہے کہ وہ خدا کے سامنے ہمیں مجرم نہیں بلکہ راست باز ٹھہرائے گا۔

مَیں اِس بات کی وضاحت کرتا ہوں۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ ہر انسان کی سب سے بڑی ضرورت خدا کے سامنے راست باز ٹھہرنا ہے۔ ہمیں اِس بات کی اشدت ضرورت ہے کہ اُس کی عدالت میں ہمیں سزا کا حکم سنانے کے بجائے راست باز کے طور پر بَری کیا جائے۔ بائبل میں اِسے "راست باز ٹھہرایا جانا" کہا گیا ہے۔ یہ ہمارے لئے خدا کا فتویٰ ہے کہ ہم اُس کی نظر میں مجرم ٹھہرنے کے بجائے بےقصور ٹھہرے ہیں۔

ہم کس طرح راست باز ٹھہر سکتے ہیں؟ بائبل واضح الفاظ میں بتاتی ہے کہ ہم خدا کو اپنی زندگیوں کو جانچنے کا کہہ کر یہ فتویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنا حماقت ہو گا۔ اگر خدا نے ہمیں راست ٹھہرانا ہے تو وہ ہمارے گناہ آلود ریکارڈ کے بجائے کسی اَور بنیاد پر ایسا کرے گا۔ وہ کسی اَور شخص کے ریکارڈ سے ایسا کرے گا۔ ایک ایسا شخص جو ہمارا عوضی بن سکے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں یسوع مسیح پر ایمان حساب میں آتا ہے۔ جب ہم یسوع پر ایمان رکھتے ہیں تو ہم اُس پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ اپنی کامل زندگی اور صلیب پر ہماری موت برداشت کرنے کی بنیاد پر خدا کے سامنے ہمارا عوضی بن کر کھڑا ہو۔ دیگر الفاظ میں یہ کہ ہم خدا پر بھروسا رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے یسوع کے ریکارڈ کو قبول کرے گا اور ہمیں راست باز ٹھہرائے گا (رومیوں ۳:۲۲)۔

آپ اِس بات کو اِس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جب ہم نجات کے لئے یسوع پر بھروسا رکھتے ہیں تو ہم اُس کے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں اور پھر ایک گراں قدر تبادلہ ہوتا ہے۔ ہمارا گناہ، بغاوت اور بدی یسوع کے ریکارڈ میں ڈالے جاتے ہیں اور اِسی لئے اُس نے اپنی جان قربان کی (۱۔ پطرس

۱۸:۳) اور اُسی وقت اُس کی کامل زندگی ہمارے ریکارڈ میں ڈال دی جاتی ہے جس کی بنیاد پر ہم راست ٹھہرتے ہیں۔ پھر جب خدا ہم پر نظر ڈالتا ہے تو وہ ہماری بدی دیکھنے کے بجائے یسوع کی راست بازی دیکھتا ہے۔

رومیوں ۴ باب میں پولس کا یہی مطلب ہے کہ ہمارے اعمال کے برعکس خدا ہمارے لئے ''راست بازی محسوب کرتا ہے'' اور ہمارے گناہ ڈھانک دیتا ہے (آیت ۵،۷)۔ پولس ایک نہایت اہم اور حیران کُن بات بھی کہتا ہے کہ خدا بے دین کو راست باز ٹھہراتا ہے (آیت ۵)۔ خدا کے اِس فعل کی وجہ یہ نہیں کہ ہم راست باز ہیں۔ خدا کا شکر ہو کہ یہ حقیقت ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی اِس معیار پر پورا نہیں اُتر سکتا۔ لہٰذا خدا ہمیں ایمان لانے کے وسیلے سے راست باز ٹھہراتا ہے یعنی ہمیں مسیح کی راست باز زندگی عطا کی جاتی ہے۔ خدا ہمیں صرف اور صرف اپنے فضل سے اُس کام کے وسیلے سے بچاتا ہے جو مسیح نے ہمارے لئے کیا۔ اِس سلسلے میں ہم اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔

زکریاہ نبی نے اِس بات کو سردار کاہن یشوع کو نیا لباس دیئے جانے کی خوبصورت مثال سے واضح کیا ہے۔

> ''اُس نے مجھے یہ دکھایا کہ سردار کاہن یشوع خداوند کے فرشتہ کے سامنے کھڑا ہے اور شیطان اُس کے دہنے ہاتھ استادہ ہے تاکہ اُس کا مقابلہ کرے اور خداوند نے شیطان سے کہا اے شیطان! خداوند تجھے ملامت کرے۔ ہاں وہ خداوند جس نے یروشلیم کو قبول کیا ہے، تجھے ملامت کرے۔ کیا یہ وہ لُکٹی

نہیں جو آگ سے نکالی گئی ہے۔

اور یشوع میلے کپڑے پہنے فرشتہ کے سامنے کھڑا تھا۔ پھر اُس نے اُن سے جو اُس کے سامنے کھڑے تھے کہا کہ اِس کے میلے کپڑے اُتار دو اور اُس سے کہا دیکھ مَیں نے تیری بدکرداری تجھ سے دُور کی اور مَیں تجھے نفیس پوشاک پہناؤں گا اور اُس نے کہا اُس کے سر پر صاف عمامہ رکھو۔ تب اُنہوں نے اُس کے سر پر صاف عمامہ رکھا اور پوشاک پہنائی اور خداوند کا فرشتہ اُس کے پاس کھڑا رہا'' (زکریاہ ۳:۱۔۵)۔

وہ نفیس، صاف اور نیا لباس یشوع کا اپنا نہیں تھا اور نہ ہی وہ صاف عمامہ اُس کا تھا۔ وہ میلے کچیلے کپڑے اُس کے تھے جن میں وہ وہاں کھڑا تھا اور شیطان نے اُن ہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس کا مذاق اُڑایا اور الزام لگایا۔ یشوع خدا کے سامنے جس راست بازی سے لطف اندوز ہوا وہ اُس کی ہرگز نہیں تھی بلکہ یہ اُسے کسی کی طرف سے ملی تھی۔

یہ بات ہم مسیحیوں پر بھی صادق آتی ہے۔ خدا کے سامنے جو راست بازی ہمیں حاصل ہے وہ ہماری اپنی نہیں۔ یہ ہمیں یسوع کے وسیلے سے ملی ہے۔ خدا نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا اور اُسے ہمارا گناہ دکھائی دیا۔ پھر اُس نے ہماری طرف دیکھا اور اُسے یسوع کی راست بازی نظر آئی۔

صرف ایمان کے وسیلے سے

جب آپ یہ جان لیتے ہیں کہ نجات پانے کے لئے آپ یسوع یعنی

اپنے گناہ کی معافی کے لئے اُس کی موت، راست بازی کے لئے اُس کی زندگی پر انحصار کرتے ہیں تو آپ سمجھ جاتے ہیں کہ بائبل کیوں اِس بات پر زور دیتی ہے کہ نجات صرف یسوع پر ایمان لانے کے وسیلے سے ملتی ہے۔ اِس دنیا میں کوئی اَور راستہ نہیں، کوئی اَور منجی نہیں، ہماری کوششوں سمیت ایسا کوئی طریقہ نہیں جس سے ہم نجات پا سکیں۔

انسانی تاریخ میں جتنے بھی مذاہب ہیں وہ صرف ایمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جانے کے خیال کی نفی کرتے ہیں۔ اِس کی بجائے دوسرے مذاہب دعویٰ کرتے ہیں کہ نجات حاصل کرنے کے لئے اخلاقی کوششیں اور نیک کام کرنے کے ساتھ اپنی بدی کا پلڑا ہلکا کرنے اور نیکی کا بھاری کرنے کے لئے نیکیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ انسانی سوچ ایسی ہی ہے بلکہ وہ اِس بات پر زور دیتی ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔

ہم سب اپنے اوپر بھروسا کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم اِس بات کے قائل ہیں کہ ہم اپنی تمام ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔ ہم اِس طرح کے اشارے کو بھی بُرا سمجھتے ہیں کہ ہم جو کچھ ہیں وہ کسی دوسرے کی وجہ سے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ اگر کوئی آپ کی نوکری یا کسی قابلِ قدر چیز کے بارے میں کچھ اِس طرح سے کہے تو آپ کیسا محسوس کریں گے، ''یہ آپ نے خود حاصل نہیں کی آپ کے پاس یہ صرف اِس لئے ہے کیونکہ کسی نے آپ کو دی ہے۔'' خدا کے سامنے نجات پانے کی بات بھی ایسی ہی ہے۔ یہ ہمارے لئے سراسر فضل کی بخشش ہے۔ اِس میں ہماری کسی قسم کی راست بازی شامل

نہیں، نہ ہی ہم نے اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے کچھ کیا ہے اور یقیناً ہمارا کوئی بھی نیک کام ہمارے نیکیوں کے پلڑے کو بھاری نہیں بنا سکتا (گلتیوں ۲:۱٦)۔

یسوع پر ایمان رکھنے کا مطلب ہے کہ آپ نے خدا کے سامنے راست باز ٹھہرائے جانے کی اِس کے علاوہ ہر اُمید ترک کر دی ہے۔ کیا آپ اپنے نیک کاموں پر بھروسا کر رہے ہیں؟ یسوع پر ایمان لانے کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ ہمارے نیک اعمال افسوس ناک حد تک کم ہیں اور ہمیں صرف خدا پر بھروسا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا آپ اِس بات پر بھروسا کر رہے ہیں کہ آپ کا دل بہت اچھا ہے؟ ایمان لانے کا مطلب یہ قبول کرنا ہے کہ آپ کے دل میں کوئی اچھائی موجود نہیں اور آپ کو صرف یسوع پر انحصار کرنا ہے۔ اِس بات کو سادہ الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ گہرے تالاب میں چھلانگ لگانا اور یہ کہنا کہ ''اے یسوع مجھے پکڑ لے بصورتِ دیگر میں ڈوب جاؤں گا۔ تیرے علاوہ مجھے کسی کی اُمید نہیں اور میرا کوئی اَور نجات دہندہ نہیں۔ اے یسوع مجھے بچا لے ورنہ مَیں مر جاؤں گا'' یہ ایمان ہے۔

سِکے کا دوسرا رُخ: توبہ کرنا

یسوع کا اپنے سامعین کے لئے یہ پیغام تھا کہ ''توبہ کرو اور خوش خبری پر ایمان لاؤ'' (مرقس ۱:۱۵)۔ ایمان لانا، یسوع کے پاس آنا اور نجات پانے کے لئے اُس پر بھروسا کرنا ہے اور توبہ کرنا اِس سکے کا دوسرا رُخ ہے۔ توبہ کا مطلب گناہ کی طرف سے منہ موڑنا، اِس سے نفرت کرنا اور خدا کی مدد سے

اِسے چھوڑنا ہے۔ اِس لئے پطرس نے ہیکل میں موجود لوگوں سے کہا، ''پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں'' (اعمال ۱۹:۳) اور پولس ہر شخص سے کہتا ہے کہ ''توبہ کریں اور خدا کی طرف رجوع'' لائیں (اعمال ۲۰:۲۶)۔

توبہ کرنا مسیحی زندگی میں ایک اختیاری نہیں بلکہ لازمی فعل ہے۔ یہ بے دینوں میں اُن کی پہچان ہے کہ ایمان لانے والے خدا کے وسیلے سے نجات پا چکے ہیں۔

مَیں ایسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں جو کہتے ہیں، ''مَیں یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر چکا ہوں اور مَیں ایک مسیحی ہوں۔ لیکن مَیں ابھی اُسے اپنا خداوند قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ابھی مجھے کچھ کام کرنے ہیں۔'' دوسرے الفاظ میں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ یسوع پر ایمان لانے سے نجات پا سکتے ہیں لیکن وہ اپنے گناہ سے ابھی توبہ نہیں کریں گے۔

اگر ہم توبہ کے مطلب کو درست طور پر سمجھتے ہوں تو ہمیں یہ خیال احمقانہ لگے گا کہ آپ یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر سکتے ہیں، لیکن خداوند نہیں۔ اِس میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ یہ بیان، توبہ کے متعلق بائبلی بیان اور نجات کے ساتھ اِس کے تعلق پر پورا نہیں اُترتا۔ مثال کے طور پر یسوع نے کہا، ''اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اِسی طرح ہلاک ہو گے'' (لوقا ۱۳:۳)۔ جب رسولوں نے پطرس سے کرنیلیس کی تبدیلی کے بارے میں سُنا تو خدا کا شکر ادا کیا جس نے ''غیر قوموں کو بھی زندگی کے لئے توبہ کی توفیق دی'' (اعمال ۱۱:۱۸) اور پولس نے ۲۔کرنتھیوں ۷:۱۰ میں لکھا ہے، ''توبہ ... کا انجام نجات ہے۔''

نیز یسوع پر ایمان لانا (جیسے کہ یہ بنیادی بات ہے) اِس بات کا یقین کرنا ہے کہ وہ وہی ہے جو اپنے بارے میں کہتا ہے یعنی وہ مصلوب ہونے والا اورقبر سے جی اُٹھنے والا بادشاہ ہے جس نے موت اور گناہ پر فتح پائی اور جونجات دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ اب ایسا کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص اِن تمام باتوں پر ایمان لائے، اِن پر بھروسا رکھے اور انحصار کرے لیکن ساتھ ہی یسوع سے یہ بھی کہے کہ ''لیکن مَیں آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم نہیں کرتا''؟ یہ ناقابلِ فہم بات ہے۔ مسیح پر ایمان لانے میں گناہ کی قوت کو ترک کرنا شامل ہے کیونکہ مسیح نے اِس پر فتح پائی ہے۔ جہاں گناہ سے دست برداری موجود نہیں وہاں اُسے شکست دینے والے پر حقیقی ایمان بھی موجود نہیں۔

اِس صورتِ حال کے متعلق یسوع نے کہا ''کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت۔ یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا'' (متی ٦:٢٤)۔ یسوع بادشاہ پر ایمان لانے کا مطلب اُس کے دشمنوں کو چھوڑنا ہے۔

توبہ کرنے کا مطلب کامل ہونا نہیں بلکہ خدا کے ساتھ کھڑا ہونا ہے

لیکن اِن تمام باتوں کا یہ مطلب نہیں کہ ایک مسیحی کبھی گناہ نہیں کرے گا۔ گناہ سے توبہ کرنے کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں کہ آپ گناہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یقیناً ایسا نہیں اور چند پہلوؤں میں اکثر گناہ سرزد ہوتا ہے۔ مسیحی کی خدا سے نئی روحانی زندگی پانے کے بعد بھی گناہ کے ساتھ

جدوجہد جاری رہتی ہے جب تک وہ یسوع مسیح کے ساتھ جلال میں داخل نہ ہو جائیں (مثال کے طور پر دیکھیں گلتیوں ۵:۱۷؛ ۱۔یوحنا ۲:۱)۔ تاہم اگرچہ توبہ کا مطلب ہماری زندگی میں گناہ کا مکمل طور پر فوری خاتمہ نہیں، لیکن اِس سے یہ مراد ضرور ہے کہ اب ہم گناہ سے نفرت کرتے ہیں۔ اب ہماری اِس کے ساتھ جنگ ہے اور ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو میں خدا کی مدد اور قدرت سے اِس کی مزاحمت کریں گے۔

بہت سے مسیحیوں کے لئے توبہ کے بارے میں یہ بات قبول کرنا مشکل ہے کیونکہ وہ یہ توقع رکھتے ہیں کہ حقیقی توبہ سے گناہ اور آزمائش کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔لیکن جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ مایوسی کا شکار ہو کر یہ سوچنے لگتے ہیں کہ اُن کا یسوع پر ایمان حقیقی ہے یا نہیں۔ یہ سچ ہے کہ جب خدا ہمیں نئ پیدائش کا تجربہ دیتا ہے تو وہ ہمیں گناہ کے خلاف لڑنے اور اُس پر غالب آنے کی قوت دیتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۳)۔ چونکہ جلال پانے تک گناہ کے ساتھ ہماری جدوجہد جاری رہے گی اِس لئے ہمیں یاد رکھنا ہے کہ حقیقی توبہ محض کردار میں تبدیلی نہیں بلکہ یہ بنیادی طور پر گناہ کے بارے میں ہمارے دلی رویے میں تبدیلی ہے۔ کیا ہم گناہ سے نفرت کرتے اور اِس کے خلاف جنگ کرتے ہیں یا ہم اِس سے لطف اندوز ہوتے اور اِس کا دفاع کرتے ہیں؟

ولیم ارنوٹ (William Arnot) نے اپنی کتاب ''Laws from Heaven for Life on Earth'' میں اِس سچائی کو خوبصورتی سے بیان کیا ہے:

'' ایک تبدیل شدہ اور غیر تبدیل شدہ آدمی میں یہ فرق نہیں

کہ ایک گناہ کرتا اور دوسرا گناہ نہیں کرتا۔ بلکہ یہ فرق ہے کہ ایک خدا کے ساتھ اپنی صلح کے باعث اُس کے ساتھ کھڑا ہوتا اور گناہ سے نفرت رکھنے کی وجہ سے اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہے۔ جب کہ دوسرا خدا سے خائف رہنے کے وجہ سے اُس کے خلاف کھڑا ہو کر گناہ سے لطف اندوز ہوتا ہے۔''

لہٰذا آپ کس کے ساتھ کھڑے ہیں، خدا کے ساتھ یا گناہ کے ساتھ؟

حقیقی تبدیلی حقیقی پھل

جب کوئی شخص حقیقی طور پر توبہ کرتا اور یسوع پر ایمان لاتا ہے تو بائبل کے مطابق اُسے نئی روحانی زندگی ملتی ہے۔ پولس لکھتا ہے کہ ہم ''اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مُردہ تھے... مگر خدا نے اپنے رحم کی دولت سے اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی... ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا'' (افسیوں ۲:۱، ۴، ۵)۔ جب ایسا ہوتا ہے تو ہماری زندگی تبدیل ہو جاتی ہے، لیکن فوری طور پر اور تیزی سے نہیں ہوتی بلکہ اِس سے لازمی طور پر یہ بھی مراد نہیں کہ یہ تبدیلی یکساں طور پر جاری رہے گی۔ تاہم یہ تبدیلی آتی ہے اور ہم پھل لاتے ہیں۔

بائبل کہتی ہے کہ مسیحیوں کی امتیازی پہچان وہی محبت، ترس اور بھلائی ہے جو مسیح کی خوبیاں ہیں۔ پولس لکھتا ہے کہ حقیقی مسیحی ''توبہ کے موافق کام کریں'' گے (اعمال ۲۶:۲۰) اور یسوع نے فرمایا ''ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے'' (لوقا ۶:۴۴)۔ دوسرے الفاظ میں جب لوگوں کو روحانی

زندگی ملتی ہے تو وہ یسوع جیسے کام کرنے لگتے ہیں۔ وہ یسوع کی مانند زندگی گزارنے لگتے ہیں اور توبہ کے موافق اچھا پھل لاتے ہیں۔

ہمیں ایسی ہر سوچ سے بھی ہمیشہ خبردار رہنا ہے جو یہ سمجھتی ہے کہ یہ پھل ہماری نجات کا باعث ہیں۔ یہ خطرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے کہ جب ہم اپنی زندگیوں میں پھل دیکھنے لگتے ہیں تو ہم اپنی نجات کے لئے مسیح کے بجائے اِس پھل پر بھروسا کرنے لگتے ہیں۔ اے مسیحی! اِس آزمائش سے خبردار رہ۔ یہ جان لے کہ تیرا پھل اُس درخت کا پھل ہے جسے خدا مسیح میں اپنے فضل سے اچھا بنا چکا ہے۔ خدا کا رحم حاصل کرنے کے لئے اپنی مسیحی زندگی کے پھل پر بھروسا کرنا درحقیقت مسیح کے بجائے اپنے اوپر ایمان رکھنا ہے اور یہ ہرگز نجات پانا نہیں۔

آپ کیا پیش کریں گے؟

خدا کے تختِ عدالت کے سامنے آپ نے اُسے کیا کہنے یا کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے تا کہ آپ اُسے قائل کرسکیں کہ وہ آپ کو راست باز سمجھے اور اپنی بادشاہی کی تمام برکات آپ کو دینے کے لئے تیار ہو جائے؟ آپ اُسے متاثر کرنے کے لئے اپنا کون سا نیک کام یا دین دارانہ کردار پیش کریں گے؟ کیا آپ اُسے گرجے گھر جانے کا اپنا حاضری رجسٹر دکھائیں گے؟ اپنی خاندانی زندگی دکھائیں گے؟ اپنی پاک سوچ دکھائیں گے؟ اُس پر واضح کریں گے کہ آپ نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو آپ کی نظر میں نفرت انگیز ہو؟ آپ کیا اُس کے حضور پیش کرتے ہوئے کہیں گے کہ "اے خدا! اِس کی

بنیاد پر مجھے راست باز ٹھہرا''؟

مَیں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ ہر وہ مسیحی خدا کے حضور کیا کرے گا جو خدا کے فضل کے باعث صرف مسیح پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ فوراً صرف یسوع کی طرف اشارہ کرے گا اور یہ درخواست کرے گا: ''اے خدا! میری زندگی کی کسی راست بازی پر نگاہ نہ کر۔ اپنے بیٹے کی طرف دیکھ۔ میری کسی بات یا کام کی بنیاد پر نہیں بلکہ بیٹے کی وجہ سے مجھے راست بازوں میں شامل کر۔ اُس نے اُس طرح زندگی بسر کی جو مجھے بسر کرنی چاہئے تھی۔ اُس نے وہ موت قبول کی جس کا مَیں حق دار تھا۔ مَیں اُس کا علاوہ کسی بھی دوسری چیز پر بھروسا نہیں رکھتا۔ اے خدا! یسوع کی بدولت مجھے راست باز ٹھہرا۔''

باب 6

بادشاہی

میرے گرجا گھر کے پارکنگ ایریا کے مدخل پر ایک پلیٹ لگی ہے جس پر مشنری جم ایلیٹ کے ہمیشہ زندہ رہنے والے یہ الفاظ درج ہیں: ''وہ شخص احمق نہیں جو ایسی چیز دے دیتا ہے جسے وہ اپنے پاس رکھ نہیں سکتا تا کہ وہ حاصل کر لے جو کبھی اُس سے چھینی نہیں جا سکتی۔'' مجھے یہ الفاظ بہت پسند ہیں کیونکہ یہ ایک مسیحی بننے کی قیمت اور اجر دونوں کو بہترین طور پر بیان کرتے ہیں۔

بلاشبہ مسیحی بننا ایک قیمت کا تقاضا کرتا ہے (لوقا ۱۴:۲۸)۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مسیحی بننے کا اجر ناقابلِ بیان حد تک شاندار ہے۔ گناہوں کی معافی، خدا کے لے پالک فرزند ہونا، مسیح کے ساتھ تعلق، روح القدس کی نعمت، گناہ کی جابرانہ حکمرانی سے آزادی، کلیسیا کی رفاقت، بدن کی قیامت اور جلال پانا، خدا کی بادشاہی میں شامل ہونا، نیا آسمان اور نئی زمین حاصل کرنا اور ابدیت میں خدا کے ساتھ ہونا، مسیح میں خدا نے اِن تمام برکات کا وعدہ کیا ہے۔ اِس لئے یہ حیرانی کی بات نہیں کہ پولس رسول نے یسعیاہ نبی سے اقتباس کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

> ''جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں

کے لئے تیار کر دیں'' (۱۔ کرنتھیوں ۲:۹)۔

مسیحی زندگی صرف اِس بات کو یقینی بنانا نہیں کہ آپ خدا کے غضب سے بچ جائیں بلکہ یہ اِس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ اُس کے ساتھ درست تعلق قائم کرنا اور نتیجے میں ہمیشہ کے لئے اُس میں پُرمسرت زندگی بسر کرنا ہے۔ اِس سے مراد ایک ایسی چیز حاصل کرنا ہے جسے ہم کبھی نہیں کھوئیں گے یعنی اُس کی ابدی بادشاہی کے شہری بننا ہے۔

جس لمحے کوئی شخص مسیح میں ایمان دار بنتا ہے اُسی لمحے اُس کی زندگی میں ہر چیز ہمیشہ کے لئے بدل جاتی ہے۔ مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ بعض اوقات ایسا محسوس نہیں ہوتا۔ جب ہم توبہ کرتے ہیں تو پھول نہیں پھینکے جاتے، ڈھول نہیں بجایا جاتا اور نہ ہی کوئی عجیب کام دیکھنے کو ملتا ہے۔ تاہم یہ بات حقیقی ہے کہ ہر چیز بدل جاتی ہے۔ پولس لکھتا ہے کہ خدا نے ہمیں ''تاریکی کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہی میں داخل کیا'' (کلسیوں ۱:۱۳)۔

خدا کی بادشاہی کیا ہے؟

خدا کی بادشاہی نئے عہد نامے کا ایک اہم موضوع ہے۔ یسوع نے خود یہ کہتے ہوئے لگاتار اِس کی منادی کی کہ ''توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔'' اعمال ۲۸:۳۱ میں پولس کی خدمت کا خلاصہ اِن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ ''کمال دلیری سے بغیر روک ٹوک کے خدا کی بادشاہی کی منادی کرتا اور خداوند یسوع کی باتیں سکھاتا رہا''۔ عبرانیوں کے نام

خط کا مصنف اِس حقیقت پر خوشی مناتا ہے کہ مسیح میں ایمان داروں کو وہ بادشاہی ملی ہے ''جو ہلنے کی نہیں'' (عبرانیوں ۲۸:۱۲) اور پطرس اپنے قارئین کی اِس خیال سے حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنے ''خداوند اور منجی یسوع مسیح کی ابدی بادشاہی میں بڑی عزت کے ساتھ داخل کئے'' جائیں گے (۲۔پطرس ۱۱:۱)۔ مکاشفہ کی کتاب میں تمام آسمانی لشکر تمجید کرتے ہیں کہ ''اب ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہی اور اُس کے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا'' (مکاشفہ ۱۰:۱۲)۔

لیکن یہ بادشاہی حقیقت میں کیا ہے؟ کیا یہ کوئی سلطنت ہے، کوئی حقیقی زمین کا ٹکڑا ہے جس پر خدا خاص اختیار رکھتا ہے؟ کیا یہ کلیسیا ہے؟ کیا یہ ابھی موجود ہے یا کوئی ایسا اختیار ہے جس کے ہم منتظر ہیں جو مستقبل میں قائم ہوگا؟ اِس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کون خدا کی بادشاہی میں شامل ہے؟ کیا خدا ہر شخص پر اختیار نہیں رکھتا خواہ وہ مسیح پر ایمان رکھتا ہو یا نہیں؟ اِس بات سے قطع نظر کہ ہم مسیحی ہیں یا نہیں کیا ہم سب اِس بادشاہی کا حصہ نہیں اور اِس بادشاہی کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں؟

آئیں، خدا کے بادشاہی کے متعلق کلامِ مقدس کی چند باتوں پر غور کرنے سے اِن میں سے چند سوالوں کے جواب جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

خدا کی مخلصی دینے والی حکمرانی

اوّل، خدا کی بادشاہی اپنے لوگوں پر اُس کی مخلصی دینے والی حکمرانی ہے۔ لفظ ''بادشاہی'' ایسے الفاظ میں سے ایک ہے جس میں کئی مفہوم پائے جاتے

ہیں اور اِس معاملے میں یہ مفہوم یا اشارے اُلجھانے کا رُجحان رکھتے ہیں۔ جب ہم بادشاہی کے بارے میں سوچتے ہیں تو عموماً ہمارے ذہن میں ایک مخصوص خطہ آتا ہے جس کی حدود متعین ہوتی ہیں۔ زیادہ تر لوگوں کے لئے ''بادشاہی'' ایک جغرافیائی لفظ ہے۔ تاہم بائبل میں اِس کا یہ مطلب نہیں۔ بائبلی لحاظ سے خدا کی بادشاہی کو اِس کی عمومی اصطلاح ''بادشاہی'' کی بجائے ''بادشاہت'' کے معنی میں زیادہ بہتر طور پر سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا خدا کی باشاہی سے مراد خدا کی سلطنت، حکومت اور اختیار ہے (زبور ۱۴۵:۱۱، ۱۳)۔

خدا کی بادشاہی کی اِس تعریف میں ہمیں ایک اَور لفظ شامل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بائبل صرف خدا کی بادشاہی، حکمرانی اور اختیار ہی کی بات نہیں کرتی بلکہ یہ اُس کا مخلصی دینے والا اختیار اور محبت بھرا اقتدارِ اعلیٰ ہے جو وہ اپنے لوگوں پر رکھتا ہے۔

بلاشبہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اِس کائنات کا ایک کوئی بھی حصہ اور کوئی بھی شخص اُس کے اختیار سے باہر نہیں۔ وہ کائنات کی ہر چیز کا خالق ہے، سب پر اختیار رکھتا ہے اور سب کی عدالت کرے گا۔ تاہم جب بائبل خدا کی بادشاہی کی بات کرتی ہے تو وہ عموماً خدا کی خاص حکمرانی کی بات کرتی ہے جو وہ اپنے لوگوں پر رکھتا ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے مسیح کے وسیلے سے نجات پائی ہے۔ اِسی لئے پولس نے مسیحیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ تاریکی کے قبضے سے چھوٹ کر مسیح کی بادشاہی میں داخل ہو گئے ہیں (کلسیوں ۱:۱۲، ۱۳) اور ہمیں اِس بات کو بھی واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ بدکار اِس بادشاہی کے وارث نہیں ہوں گے (۱۔ کرنتھیوں ۶:۹)۔

اِس لئے خدا کی بادشاہی اُس کا مخلصی بخش اختیار، حکمرانی اور حکومت ہے جو وہ یسوع کے وسیلے سے مخلصی پانے والوں پر رکھتا ہے۔

بادشاہی موجود ہے

دوم، خدا کی بادشاہی آچکی ہے۔ جب یسوع نے اپنی زمینی خدمت کا آغاز کیا تو اُس نے یہ حیران کُن پیغام پیش کیا کہ ''توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے'' (متی ۲:۳)۔ دراصل آپ اِس کا ترجمہ یوں کر سکتے ہیں کہ ''توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی آ گئی ہے''۔

ہم غور کر چکے ہیں کہ یسوع نے اِن الفاظ کے ساتھ کیسا حیرت انگیز دعویٰ کیا۔ یہودی صدیوں سے ایسی بادشاہی کے منتظر تھے، اُمید لگائے ہوئے اور دعا کر رہے تھے جب خدا زمین پر اپنا اختیار قائم کرے گا اور بالآخر اپنے لوگوں کو چھڑائے گا۔ اور اب ناصرت کا بڑھئی یسوع جو ربی بن چکا ہے اُن سے کہہ رہا تھا کہ جس دن کے وہ منتظر تھے وہ آچکا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ وہ یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ اُس بادشاہی کا آغاز خود اُس نے کیا ہے۔ لہٰذا متی ۲۸:۱۲ میں جب فریسیوں نے یسوع پر الزام لگایا کہ وہ شیطان کے نام سے بدروحیں نکالتا ہے تو اُس نے اُنہیں ڈانٹا اور یہ ہلا دینے والا دعویٰ کیا، ''لیکن اگر مَیں خدا کے روح کی مدد سے بدروحیں نکالتا ہوں تو خدا کی بادشاہی تمہارے پاس آ پہنچی ہے۔'' آپ نے غور کیا وہ اُن سے کیا کہہ رہا تھا؟ یہ بالکل واضح ہے کہ یسوع بدروحیں نکال رہا تھا اور خدا کے روح سے ایسا کر رہا تھا۔ وہ یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ خدا کا اپنے لوگوں کو رہائی دینے کا

وعدہ بالآخر پورا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ خدا کی بادشاہی آ چکی تھی۔

یہ کیسا شاندار خیال ہے! یسوع کا مجسم خالق کا اپنی مخلوق سے محض ملنے آنا نہیں تھا بلکہ اِس سے کہیں بڑھ کر تھا۔ یہ خدا کا گناہ، موت اور تباہی کے خلاف بھرپور اور حتمی حملہ تھا جو آدم کے گناہ میں گرنے سے اِس دنیا میں داخل ہوئی تھی۔

آپ نئے عہد نامے میں درج خداوند یسوع کی تمام زندگی میں اِس جنگ کو دیکھ سکتے ہیں ۔ بادشاہ یسوع بیابان میں شیطان کا مقابلہ کرنے اکیلا گیا اور اُسے فیصلہ کُن شکست دی جس نے کئی صدیاں پہلے آدم کو آزما کر بُرائی کے گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اُس نے جنم کے اندھے کی آنکھوں کو چھوا اور اُسی لمحے اُس کی آنکھوں میں روشنی آ گئی۔ اُس نے قبر کی غمناک تاریکی کو دیکھا اور پُکار کر کہا ''لعزر نکل آ''۔ موت نے اُسی وقت انسانیت پر اپنی گرفت کمزور ہوتی ہوئی محسوس کی اور مُردہ آدمی قبر سے باہر آ گیا۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ گناہ نے اُس سے شکست کھائی جب یسوع نے صلیب پر پُکار کر کہا ''تمام ہوا'' اور بالآخر موت کی گرفت اُس وقت مکمل طور پر ختم ہو گئی جب فرشتے نے مسکراتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے کہ وہ یہاں نہیں بلکہ جی اُٹھا ہے تم زندہ کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو؟ (لوقا ۶،۵:۲۴)۔ ایک کے بعد ایک کاری ضرب لگاتے ہوئے یسوع گناہ کے تمام اثرات ختم کر رہا تھا۔ دنیا کا حقیقی بادشاہ آ چکا تھا اور اُس کی بادشاہی کے قیام میں کھڑی رکاوٹیں، گناہ، موت اور جہنم حتمی شکست کھا رہی تھیں۔

اِس سے مراد یہ ہے کہ بادشاہی کی بہت سی برکات ہمیں مل چکی ہیں۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ اُن کے لئے ایک دوسرا ''مدد گار'' یعنی روح القدس بھیجے گا۔ جو اُن کی راہنمائی کرے گا، اُنہیں گناہ کی قائلیت بخشے گا اور اُنہیں پاک کرے گا۔ اِسی طرح مسیحی یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کے خاندان میں لے پالک فرزند ہونا اور خدا سے صلح رکھنا کیا ہے۔ پولس نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ خدا کی نظر میں ہم زندہ ہو چکے اور مسیح کے ساتھ بیٹھے ہیں (افسیوں ۲:٦)۔

یہ ایک غیر معمولی حوصلہ افزا سچائی ہے۔لیکن ایک اَور اِتنی ہی اہم بات ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔

ایک بادشاہی جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئی

سوم، خدا کی بادشاہی ابھی تک مکمل نہیں ہوئی اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو گی جب تک بادشاہ یسوع دوبارہ اِس دنیا میں نہیں آتا۔ بدی کی تمام قوتوں کو شکست دینے کے باوجود یسوع نے بھر پور اور حتمی طور پر خدا کا اختیار زمین پر قائم نہیں کیا۔ زبردست آدمی باندھا گیا تھا لیکن ہلاک نہیں کیا گیا تھا۔ برائی کو شکست دی گئی تھی لیکن اُس کا خاتمہ نہیں کیا گیا تھا اور خدا کی بادشاہی کا افتتاح کیا گیا تھا لیکن اُس کا مکمل اور حتمی طور پر نفاذ نہیں کیا گیا تھا۔

یسوع نے مستقبل کے متعلق بات کی جب اُس کی بادشاہی بالآخر اپنے عروج پر پہنچے گی۔ اُس نے کہا اُس دن فرشتے ''سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں کو اور بدکاروں کو اُس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے ... اُس وقت راست باز اپنے باپ کی بادشاہی میں

آفتاب کی مانند چمکیں گے'' (متی ۱۳: ۴۱-۴۳)۔ آخری فسح پر اُس نے اُس دن کا بھی ذکر کیا جب وہ دوبارہ اپنے شاگردوں کے ساتھ انگور کا شیرہ پیئے گا۔ ''مَیں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیؤں گا۔ اُس دن تک کے تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیئوں'' (متی ۲۶: ۲۹)۔

پولس بھی ابدیت میں مُردوں کی قیامت کا اِشتیاق سے منتظر تھا (۱۔کرنتھیوں ۱۵باب)۔ اُس نے اُفسس کی کلیسیا کو لکھا کہ اُن پر روح القدس کی مہر لگ چکی ہے جو ''خدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے'' (افسیوں ۱: ۱۴)۔ اِسی خط کے دوسرے باب میں وہ لکھتا ہے کہ خدا نے ہمیں نجات دی تا کہ ''اپنی اُس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دولت دکھائے'' (اِفسیوں ۲: ۷)۔ پطرس نے بھی اُس نجات کے متعلق لکھا ہے جو ''جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے'' (۱۔پطرس ۱: ۵) اور عبرانیوں کا مصنف اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ ''زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں'' (عبرانیوں ۱۱: ۱۳) اور اُنہیں ایسے شہر کا منتظر رہنا چاہیئے ''جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے'' (آیت ۱۰)۔

مسیحیوں کی سب سے بڑی اُمید، وہ بات جس کے وہ آرزو مند ہیں اور جس سے وہ قوت اور ہمت پاتے ہیں یہ ہے کہ ایک دن اُن کا بادشاہ بادلوں پر سوار ہو کر آئے گا اور ہمیشہ کے لئے اپنی جلالی بادشاہی قائم کرے گا۔ یہ جلالی وقت جب آئے گا تو اِس دنیا کی ہر چیز درست ہو جائے گی، بالآخر انصاف کا بول بالا ہو گا، بدی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا اور ہمیشہ کے لئے راست بازی کا راج قائم ہو گا۔ خدا نے وعدہ کیا ہے:

''کیونکہ دیکھو مَیں نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہوں اور پہلی چیزوں کا پھر ذکر نہ ہوگا اور وہ خیال میں نہ آئیں گی ... مَیں یروشلیم سے خوش اور اپنے لوگوں سے مسرور ہوں گا اور اُس میں رونے کی صدا اور نالہ کی صدا پھر کبھی سُنائی نہ دے گی۔''
(یسعیاہ ۶۵:۱۷۔۱۹)

اور نبی ہمیں بتاتا ہے کہ اُس دن،
''وہ میرے تمام کوہِ مقدس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی'' (یسعیاہ ۱۱:۹)۔

جب مَیں بچہ تھا تو میرا خیال تھا کہ مسیحیوں کی منزلِ مقصود یہ ہے کہ وہ غیر جسمانی حالت میں عبادت کرتے ہوئے ابدیت گزاریں گے۔

یہ ایک خوف زدہ کرنے والا خیال تھا،لیکن بالکل غلط تھا۔ خدا کا ارادہ اپنے لوگوں کے لئے ایک نئی دنیا تخلیق کرنا ہے جس میں گناہ، موت اور بیماری کا شائبہ تک نہ ہو۔ وہ دنیا جنگ اور ظلم وستم سے پاک ہوگی اور خدا ابد تک اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کرے گا۔ پھر خدا کے لوگ کبھی بھی موت کا سامنا نہیں کریں گے اور نہ کبھی اُنہیں کسی عزیز کی قبر پر غم سے بھرے دل کے ساتھ آنسو بہانے پڑیں گے۔ پھر کبھی وہ ماتم نہیں کریں اور نہ ہی کبھی اُنہیں ضرر پہنچے گا اور نہ ہی کبھی وہ گھر کی آرزو کریں گے۔ کیونکہ مکاشفہ کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ خدا خود ہمارے تمام آنسو پونچھ دے گا اور بالآخر ہم اُس کا چہرہ دیکھیں گے۔

اب آپ اِن تمام باتوں کے جواب میں کیا کہیں گے؟ میرا خیال ہے کہ آپ یہ کہیں گے، اے خداوند یسوع جلد آ!

مجھے ہمیشہ اِس بات سے تھوڑی سی حیرانی ہوتی ہے جب لوگ اِن تمام وعدوں کے متعلق بات کرتے ہیں کہ نیا آسمان اور نئی زمین ہو گی، آسمانی شہر میں کبھی بھی بُرائی داخل نہ ہو سکے گی۔ وہ دنیا موت، جنگ اور ظلم وستم سے پاک ہو گی، خداوند کے جی اُٹھے لوگ ہمیشہ اُس کے چہرے کا دیدار حاصل کریں گے اور خوشی سے معمور زندگیاں بسر کریں گے اور پھر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں، ''آؤ فلاں فلاں کام کریں۔''

درحقیقت ہم انسان خدا کی بادشاہی قائم کرنے کی قابلیت ہی نہیں رکھتے۔ دنیا کو بہتر جگہ بنانے کے لئے ہماری تمام تر بہترین کوششوں اور خلوصِ دل سے کئے جانے والے نیک کاموں کے باوجود بائبل میں کیا گیا بادشاہی کا وعدہ اُسی وقت پورا ہو گا جب بادشاہ یسوع خود واپس آ کر ایسا کرے گا۔

کم از کم دو وجوہات کی بنا پر یہ بات یاد رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اوّل، اِس سے ہم غلط اور بالآخر دھوکا دینے والی اُمید پسندی سے محفوظ رہیں گے کہ گناہ میں گری ہوئی اِس دنیا میں ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ مسیحی یقیناً معاشرے میں چند تبدیلیاں لا سکتے ہیں۔ تاریخ میں پہلے بھی مسیحی ایسا کر چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی وہ مختلف جگہوں میں ایسا کر رہے ہیں۔ نیز مستقبل میں بھی وہ معاشرے میں بہتری لانے کا سبب بنتے رہیں گے۔ مسیحی دنیا میں بہت سے اچھے کام کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے جس سے دنیا میں خدا اور یسوع مسیح کی تمجید ہوتی ہے۔

لیکن میرا خیال ہے کہ بائبل اِس بات پر زور دیتی ہے کہ ہم یہ جان لیں کہ جب تک مسیح دوبارہ نہیں آتا ہمارے سماجی اور ثقافتی نیک کام کبھی بھی مستقل تبدیلی نہیں لا پائیں گے بلکہ یہ تبدیلی عارضی ہی رہے گی۔ مسیحی کبھی بھی خدا کی بادشاہی قائم نہیں کرسکیں گے کیونکہ صرف خدا ہی ایسا کر سکتا ہے۔ آسمانی یروشلیم آسمان سے اُترے گا۔ یہ زمین پر تعمیر نہیں کیا جائے گا۔

اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ یاد رکھنا ہے کہ یہ بادشاہی صرف اُسی وقت قائم ہو گی جب یسوع حقیقی طور پر ہماری اُمیدوں، ہماری چاہت اور ہماری آرزوؤں کا مرکز بنے گا۔ تمام حالات کو درست کرنے کے لئے کسی انسانی قوت، انسانی عمل، انسانی اختیار، حتیٰ کہ اپنی کوششوں کی طرف دیکھنے کے بجائے ہم نے یوحنا رسول کی طرح آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھاتے ہوئے دعا کرنی ہے کہ ''اے خداوند یسوع آ۔'' اِس طرح اُس کی آمدِ ثانی کے لئے ہماری خواہش بڑھ جاتی ہے۔ ہماری دعاؤں میں شدت آ جاتی ہے اور اُس کے لئے ہماری محبت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہماری خواہشیں اور اُمیدیں مضبوطی سے اور موزوں طور پر بادشاہی پر نہیں بلکہ خود بادشاہ پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔

بادشاہ کے لئے ردِّعمل

چہارم، خدا کی بادشاہی میں شمولیت کا انحصار مکمل طور پر اِس بات پر ہے کہ بادشاہ کے لئے ہمارا ردِّعمل کیا ہے۔ یسوع نے اِس بات کو اچھی طرح واضح کیا۔ بارہا اُس نے اپنے اور اپنے پیغام کے لئے کسی کے ردِّعمل

کو حتمی فیصلہ کہا کہ کوئی اُس کی بادشاہی میں شامل ہو گا یا نہیں۔ اُس جوان دولت مند کے بارے میں سوچیں جس نے یسوع سے پوچھا ''مَیں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟'' اور یسوع نے اُسے کہا ''میرے پیچھے ہو لے'' جس کا مطلب تھا کہ وہ اپنی دولت کی بجائے یسوع پر بھروسا کرے (مرقس ۱۰:۱۷،۲۱)۔

یسوع نے اکثر واضح کیا کہ خدا نجات پانے والوں کو غیر نجات یافتہ لوگوں سے الگ کرے گا اور اِن دونوں گروں میں ایک فرق یہ ہو گا کہ یسوع بادشاہ کے لئے اُن کا ردِّعمل کیا تھا۔ متی کی انجیل میں درج بھیڑوں اور بکریوں کی تمثیل کا مرکزی نکتہ یہی ہے۔ روزِ عدالت یسوع کا دو مختلف گروہوں کے لئے بیان ''آؤ'' اور ''میرے سامنے سے ... چلے جاؤ'' اُس ردِّعمل کا نتیجہ ہو گا جو لوگوں نے خوش خبری کے بیان کے بعد پیش کیا، جب یہ خوش خبری اُس کے ''بھائیوں'' یعنی شاگردوں نے لوگوں کو پہنچائی۔

بلاشبہ یسوع کی صلیبی موت ہمیں اُس کے لوگ بننے کا حق دیتی ہے اور یہ بات یسوع کے تعلق سے نہایت تعجب انگیز ہے نہ کہ یہ بات کہ وہ بادشاہ اور محبت اور رحم کی بادشاہی کا آغاز ہی کرنے والا ہے۔ یہودیوں کے لئے بات حیران کُن نہیں تھی کیونکہ ہر یہودی جانتا تھا کہ ایک دن ایسا ہو گا۔ یسوع کی خوش خبری میں حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ اِس بادشاہ نے اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے اپنی جان قربان کی۔ مسیح موعود، مسیح مصلوب کی حیثیت سے سامنے آیا۔

یہودی صدیوں سے ایک ایسے مسیح بادشاہ کے منتظر تھے جو اُنہیں بچانے

آئے گا۔ اُنہیں خداوند کے دُکھ اُٹھانے والے خادم (جس کی یسعیاہ نبی نے پیش گوئی کی) کے آنے کی بھی اُمید تھی بلکہ ایک الٰہی ''ابنِ آدم'' کی بھی مبہم توقع رکھتے تھے جو آخری زمانے میں (دانی ایل نبی کی پیش گوئی) آئے گا۔ تاہم جو بات وہ کبھی نہ سمجھ پائے وہ یہ تھی کہ یہ تین نہیں بلکہ ایک ہی شخص ہے۔ کم از کم یسوع کی پہلی آمد تک کسی نے بھی اِن تینوں کو ایک شخص میں یکجا نہیں کیا تھا۔

تاہم یسوع نے اپنے متعلق نہ صرف یہ واضح کیا کہ وہ مسیح موعود (بادشاہ) کے تعلق سے یہودیوں کی اُمیدوں کی تکمیل ہے بلکہ وہ مسلسل یہ بھی دعویٰ کرتا رہا کہ وہ دانی ایل باب ۷ میں درج الٰہی ''ابنِ آدم'' بھی ہے۔ یہاں تک کہ یسوع نے ابنِ آدم کے بارے میں یہ بھی کہا کہ وہ ''اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ'' میں دینے آیا ہے (مرقس ۱۰:۴۵)۔ جو کہ یقینی طور پر یسعیاہ ۵۳:۱۰ میں درج خداوند کے دُکھ اُٹھانے والے خادم کی طرف اشارہ ہے۔

کیا آپ جان گئے ہیں کہ یسوع کیا دعویٰ کر رہا تھا؟ وہ کہہ رہا تھا کہ داؤد کی نسل سے آنے والا بادشاہ، یسعیاہ کی پیش گوئی کے مطابق دُکھ اُٹھانے والا خادم اور دانی ایل کی کتاب میں درج ابنِ آدم وہ ہے۔ یسوع الٰہی ابنِ آدم بن کر آیا اور انسان کا کفارہ ادا کرنے کے لئے دُکھ اُٹھانے والا خادم بن گیا اور بالآخر اِن سب کو مسیح موعود بادشاہ کے روپ میں یکجا کر دیا۔ جب یسوع نے یہودی اُمید کی تمام باتوں کو اکٹھا کر دیا تو وہ ایک انقلابی شخص (جس کی یہودی اُمید لگائے بیٹھے تھے) سے بہت زیادہ بالاتر بادشاہ

بن چکا تھا۔ وہ الٰہی خادم بادشاہ تھا جو اِس لئے دُکھ اُٹھانے اور اپنی جان دینے والا تھا تا کہ اپنے لوگوں کو نجات دِلا سکے، اُنہیں باپ کے سامنے راست باز ٹھہرا سکے اور جلال کے ساتھ اپنی بادشاہی میں شامل کر سکے۔

اِن سب باتوں کی روشنی میں یہ حیرانی کی بات نہیں کہ یسوع نے اپنی بادشاہی میں داخل ہونے کی صرف یہ شرط رکھی ہے کہ ہم اپنے گناہ سے توبہ کریں، اُس پر اور اُس کے صلیبی کام پر ایمان لائیں۔ جب یسوع ''بادشاہی کی خوش خبری'' کی بات کرتا ہے تو اُس کا مطلب صرف یہی نہیں کہ بادشاہی آ چکی ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ اگر تم مجھ بادشاہ پر ایمان لا چکے ہو کہ صرف مَیں تمہیں گناہ سے بچا سکتا ہوں تو تم اِس بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہو۔

لہٰذا مسیح کی بادشاہی کا شہری ہونے میں صرف یہ بات شامل نہیں کہ ہم ''بادشاہی کا طرزِ زندگی'' اپنا لیں، یا ''یسوع کے نمونے کی پیروی کریں''۔ ''یسوع کی طرح زندگی بسر کریں۔'' درحقیقت کوئی شخص یسوع کا پیروکار ہونے یا بادشاہی طرزِ زندگی اپنانے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اُس کی بادشاہی سے باہر ہو سکتا ہے۔ آپ یسوع جیسا طرزِ زندگی اپنا سکتے ہیں لیکن جب تک آپ اپنے گناہ سے توبہ کر کے اِس مصلوب بادشاہ پر یہ ایمان نہیں لاتے کہ صرف وہی گناہ کی کامل قربانی اور آپ کی نجات کی واحد اُمید ہے اُس وقت تک آپ نہ تو مسیحی ہیں اور نہیں اُس کی بادشاہی کے شہری ہیں۔

مسیح کی بادشاہی میں شامل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ اِس بادشاہ کے پاس محض اُس کی تعظیم کرنے نہ آئیں کہ اُس نے زندگی بسر کرنے کی ایک عظیم مثال پیش کی بلکہ فروتنی سے اُس پر انحصار کریں کہ وہ خداوند ہے جو

مصلوب ہوا اور جی اُٹھا اور اب صرف وہی ہمیں سزائے موت سے بچا سکتا ہے۔ ہم صرف اِس بادشاہ کے خون کے وسیلے سے بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں۔

بادشاہ کے لئے زندگی بسر کرنے کی بلاہٹ

پنجم، بادشاہی کا شہری ہونا، اِس بادشاہی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی بلاہٹ ہے۔ رومیوں ۶ باب میں پولس مسیحیوں کو یہ بات سمجھنے کی دعوت دیتا ہے کہ وہ گناہ کے قبضے سے چھڑائے گئے اور خدا کی بادشاہی میں داخل کئے گئے ہیں۔

''پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہوئے تا کہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مردوں میں سے جِلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔

کیونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہو گئے تو بے شک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ پیوستہ ہوں گے۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پرانی انسانیت اُس کے ساتھ اِس لئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بے کار ہو جائے تا کہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں کیونکہ جو مواٗ وہ گناہ سے بَری ہوا۔ پس جب ہم مسیح کے ساتھ موئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ جئیں گے بھی

کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ مسیح جب مردوں میں سے جی اُٹھا ہے تو
پھر نہیں مرنے کا موت کا پھر اُس پر اختیار نہیں ہونے کا۔
کیونکہ مسیح جو مؤا گناہ کے اعتبار سے ایک بار مؤا مگر اب جو جیتا
ہے تو خدا کے اعتبار سے جیتا ہے۔ اِسی طرح تم بھی اپنے آپ
کو گناہ کے اعتبار سے مُردہ مگر خدا کے اعتبار سے یسوع میں
زندہ سمجھو'' (رومیوں ۶: ۹-۱۱)۔

جب ہم ایمان کے وسیلے سے خدا کی بادشاہی میں لائے جاتے ہیں تو روح القدس ہمیں نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ پھر ہم ایک نئی بادشاہی کے شہری اور ایک نئے بادشاہ کی رعایا بن جاتے ہیں اور اِس لئے اُس بادشاہ کے تابع رہنے کی نئی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے کہ ہم ایسی زندگی بسر کریں جس سے اُس کی تعظیم ہو۔ اِسی لئے پولس لکھتا ہے:

''پس گناہ تمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے کہ تم اُس کی
خواہشوں کے تابع رہو۔ اور اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے
کے لئے گناہ کے حوالہ نہ کیا کرو بلکہ اپنے آپ کو مُردوں میں سے
زندہ جان کر خدا کے حوالہ کرو اور اپنے اعضا راست بازی کے
ہتھیار ہونے کے لئے خدا کے حوالہ کرو'' (رومیوں ۶: ۱۲، ۱۳)۔

جب تک یسوع واپس نہیں آتا اُس کے لوگ اِس گناہ آلودہ دنیا میں زندگی بسر کریں گے۔ تاہم ہمارا بادشاہ چاہتا ہے کہ ہم اُس بادشاہی کے لائق زندگی بسر کریں جس کے لئے اُس نے ہمیں بلایا ہے (۱۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۲)۔ ہم نے ''ٹیڑھے اور کج رَو لوگوں'' میں ''چراغوں کی طرح دکھائی''

دینا ہے (فلپیوں ۲:‏۱۵)۔ ایسا ہرگز نہیں کہ اِس بادشاہی کا طرزِ زندگی اپنانے سے ہم اِس میں داخل ہو جاتے ہیں، بلکہ جب بادشاہ پر ایمان لانے کے وسیلے سے ہم بادشاہی میں داخل کئے جاتے ہیں تو پھر ہمیں ایک نیا مالک، ایک نیا قانون، ایک نیا منشور اور ایک نئ زندگی ملتی ہے اِس لئے ہم اِس بادشاہی کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ اِس دنیا میں بادشاہی کا طرزِ زندگی بنیادی طور پر کلیسیا میں پایا جاتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی اِس کے متعلق سوچا ہے؟ اِس دنیا میں کلیسیا وہ جگہ ہے جہاں خدا کی بادشاہی دیکھی جا سکتی ہے۔ افسیوں ۳:‏۱۰،۱۱ میں لکھا ہے:

> ''تا کہ اب کلیسیا کے وسیلہ سے خدا کی طرح طرح کی حکمت اُن حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے اُس ازلی ارادہ کے مطابق جو اُس نے ہمارے خداوند مسیح یسوع میں کیا تھا۔''

کلیسیا وہ جگہ ہے جسے خدا نے اپنی حکمت اور خوش خبری کا جلال ظاہر کرنے کے لئے چُنا ہے۔ بہت سے لوگ اِس حقیقت کو یوں بیان کر چکے ہیں کہ کلیسیا اِس دنیا میں خدا کی بادشاہی کی چوکی یا چھاؤنی ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ کلیسیا خدا کی بادشاہی ہے۔ ہم غور کر چکے ہیں کہ بادشاہی اِس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تاہم یہ کہنا موزوں ہے کہ اِس دنیا میں کلیسیا وہ مقام ہے جہاں ہم خدا کی بادشاہی کو دیکھ سکتے ہیں۔

کیا آپ خدا کی بادشاہی مکمل ہونے سے پہلے دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ

کیسی ہے؟ کیا آپ اِس دنیا میں بادشاہی کا طرزِ زندگی دیکھنا چاہتے ہیں؟ تو کلیسیا کو دیکھیں۔ اِس میں خدا کی حکمت ظاہر کی گئی ہے، یہاں اُن لوگوں میں مسیح کے وسیلے سے صلح اور اتحاد پیدا ہو گیا ہے جو پہلے ایک دوسرے سے جُدا تھے اور یہاں روح القدس انسانی زندگیوں کو نیا بنانے اور تعمیر کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ یہاں خدا کے لوگ ایک دوسرے سے محبت رکھنا، ایک دوسرے کے بوجھ اور غم اُٹھانا، دُکھ سُکھ میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا اور ایک دوسرے کے سامنے جواب دہ رہنا سیکھتے ہیں۔ بلاشبہ کلیسیا کامل نہیں لیکن یہ وہ جگہ ہے جہاں بادشاہی کے مطابق زندگی گزاری جاتی اور یہی زندگی اُس دنیا کو دکھائی جاتی ہے جسے نجات کی اشد ضرورت ہے۔

تاریکی میں آگے بڑھتے جانا

یقیناً یہ دنیا کی نجات پانے کی اشد ضرورت ہی ہے جو اِس دنیا میں مسیح کی بادشاہی کا شہری بننے کو اِس قدر مشکل بناتی ہے۔ دنیا کے لوگ ہمیشہ سے یہ سمجھتے آ رہے ہیں کہ مسیحی اُن کے لئے خطرہ ہیں۔ ابتدائی مسیحیوں کا یہ کہنا کہ ''یسوع خداوند ہے'' انتشار پھیلانا اور کفر کے طور پر رومی بادشاہ کے اختیار کو ٹھکرانا سمجھا گیا اور اِس وجہ سے اُنہیں سزائے موت سُنائی گئی۔ آج مسیحیوں کا یہ اقرار کہ ''یسوع خداوند ہے'' معاشرے کے لئے تنگ نظری اور تعصب ہے جو ہر عقیدے کو قبول کر کے ترقی کی راہ پر گامزن ہونا چاہتا ہے اور اِسی لئے دنیا ہمیں بُرا بھلا کہتی ہے۔

کلامِ مقدس میں یسوع بادشاہ سے وفاداری نباہنے کو کبھی بھی آسان

نہیں کہا گیا۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُس کی وجہ سے وہ ایذارسانی کا سامنا کریں گے، لوگ اُن کی مذمت کریں گے، اُن کا مذاق اُڑائیں گے یہاں تک کہ اُنہیں مار ڈالیں گے۔ لیکن اِن تمام باتوں کے باوجود مسیحی آگے بڑھتے رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خدا کے پاس اُن کے لئے ایک ایسی میراث ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

جے۔آر۔ آر۔ ٹولکین (Tolkien) کی آخری کتاب ''The Lord of the Rings'' میں کہانی کے ہیرو اپنے سفر کے تاریک ترین حصے میں سے گزرتے ہیں۔ وہ ہزاروں میل کا سفر کرنے کے بعد بالآخر برائی کی سرزمین پر پہنچ جاتے ہیں جو اُن کی منزلِ مقصود تھی۔ لیکن کئی مختلف وجوہات کی بنا پر اب ہر چیز ہاتھ سے نکلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ تاہم اُس تاریک ترین لمحے میں ایک ہیرو تاریک آسمان کی طرف دیکھتا ہے۔ ٹولکین نے اِس کی منظر کشی یوں کی ہے:

> ''مغرب کی طرف بلند و بالا پہاڑوں کے اوپر رات کے وقت آسمان ابھی بھی دُھندلا اور پیلا دکھائی دے رہا تھا۔ سیم نے اُس ویران و سنسان جگہ سے نظر اُٹھا کر بلند و بالا پہاڑوں کے اوپر سیاہ بادلوں میں ایک لمحے کے لئے جھلملاتا ہوا ستارہ دیکھا جس کی خوبصورتی نے اُس کے دل کو گرما دیا اور وہ پھر سے اُمید سے بھر گیا۔ ایک خیال تیز روشنی کی طرح اُس کے دل دماغ میں سے گزرا کہ سایہ معمولی اور عارضی چیز ہے۔ یہ روشنی اور خوبصورتی پر کبھی قابض نہیں ہو سکتا۔

یہ اِس کہانی میں میرا پسندیدہ منظر ہے کیونکہ ٹولکین (جو مسیح پر ایمان رکھنے کا اقرار کر چکا ہے) نے موزوں طور پر ہماری توجہ اِس بات کی طرف مبذول کی ہے کہ تاریکی میں آگے بڑھتے رہنے کی جرأت کہاں سے حاصل کی جائے۔ یہ ہمت اُمید سے ملتی ہے اور یہ جاننے سے ملتی ہے کہ ہمارے موجودہ دُکھ معمولی اور عارضی ہیں۔ جیسے پولس نے لکھا ہے کہ یہ دُکھ اُس جلال کے مقابلے میں کچھ نہیں جو ہمارے بادشاہ یسوع کی آمد پر ہم میں ظاہر ہونے والا ہے۔

باب 7

صلیب کو مرکز میں رکھنا

جان بنین کی کتاب ''مسیحی مسافر'' میں ایک مقام پر کہانی کا ہیرو مسیحی دو ساتھیوں بنام رسم اور ریاکار سے بات کرتا ہے۔ وہ بضد ہوتے ہیں کہ مسیحی کی طرح وہ بھی آسمانی شہر کی طرف گامزن ہیں اور وہ پُریقین ہوتے ہیں کہ وہ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں گے کیونکہ اُن کے مُلک کے بہت سے لوگ اِس طرح وہاں پہنچ چکے ہیں۔

بلاشبہ اُن کے نام ظاہر کرتے ہیں کہ وہ دونوں آسمانی شہر نہیں پہنچ سکتے۔

جب مسیحی پہلی مرتبہ اُنہیں دیکھتا ہے تو وہ دونوں اُس چھوٹے تنگ راستے کے ساتھ بنی دیوار پر چڑھنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں جس پر مسیحی سفر کر رہا ہوتا ہے۔ یقیناً وہ جان جاتا ہے کہ یہ طریقہ مشکوک ہے کیونکہ اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اِس راستے پر چلنے کا واحد درست طریقہ تنگ دروازہ ہے جو اِس کہانی میں توبہ کرنا اور مسیح پر ایمان لانے کی علامت ہے۔

مسیحی سیدھی بات کرنے سے کبھی نہیں گھبراتا اور اُن دونوں آدمیوں سے پُرزور انداز میں سوال کرتا ہے کہ ''تم دروازے کی طرف جانے والے راستے پر کیوں نہیں چلے؟'' وہ دونوں فوراً وضاحت کرتے ہیں کہ اُن کے مُلک کے لوگوں کا خیال ہے کہ دروازہ بہت دُور ہے اِس لئے اُنہوں نے بہت پہلے ہی شارٹ کٹ راستے پر چلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ مزید یہ خیال

پیش کرتے ہیں کہ

''اگر ہم اپنی منزل پر پہنچ گئے تو اِس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ہم کس راستے سے آئے ہیں؟ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم بھی شہر کے اندر ہوں گے۔ تم اِس تنگ راستے پر چلتے ہوئے دروازے سے داخل ہو گے اور ہم دیوار پھلانگ کر۔ لٰہذا تم ہم سے کس طرح بہتر ہو؟''

مسیحی اُنہیں خبردار کرتا ہے کہ شہر کے مالک نے حکم جاری کیا ہے کہ آسمانی شہر میں داخل ہونے والا ہر شخص تنگ راستے پر چلتا ہوا دروازے سے داخل ہو۔ پھر اُس نے اُنہیں ایک طومار دکھایا جو اُسے دیا گیا تھا جو اُس نے شہر میں داخل ہونے کے لئے دروازے پر دکھانا تھا۔ اُس نے اُنہیں کہا، '' مجھے لگتا ہے کہ تمہارے پاس یہ نہیں کیونکہ تم دروازے کے راستے سے اندر نہیں آئے۔''

بنین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ نجات پانے کا واحد راستہ دروازے سے داخل ہونا ہے یعنی توبہ کرنا اور ایمان لانا۔ مسیحی زندگی کی راہ پر چلنا کافی نہیں۔ اگر کوئی مسیحی دروازے سے داخل نہیں ہوتا تو وہ حقیقی مسیحی ہی نہیں۔

ایک بڑی اور زیادہ موزوں خوش خبری؟

یہ ایک پرانی کہانی ہے، لیکن اِس میں پیش کیا گیا نکتہ جان بنین کے نکتے سے بھی پرانا ہے۔ اِس دنیا کے آغاز سے ہی لوگ خدا کی بات سُننے اور ماننے کے بجائے اُن طریقوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے آ

رہے ہیں جو اُن کے لئے قابلِ فہم ہیں۔ وہ یہ جاننے کی کوشش کرتے آ رہے ہیں کہ تنگ دروازے کے بغیر کس طرح نجات حاصل کریں اور کس طرح خوش خبری حاصل کریں یعنی وہ مسیح کی صلیب کے بغیر نجات پانا چاہتے ہیں۔

یہ بات ہمارے دَور کی بھی حقیقت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کلیسیا کو درپیش بڑے خطرات میں سے ایک یہ آزمائش ہے کہ وہ خوش خبری پر پھر سے سوچ بچار کر کے اُسے اِس طرح پیش کریں جس کا مرکز گنہگاروں کے لئے مسیح کی صلیب پر عوضی موت نہ ہو بلکہ کوئی اَور خیال ہو۔

ایسا کرنے کے لئے مسیحیوں پر دباؤ بہت زیادہ ہے اور یہ دباؤ کئی اطراف سے آتا ہے۔ اِس دباؤ کا ایک بڑا ماخذ تیزی سے مقبول ہونے والا یہ خیال ہے کہ مسیح کی قربانی کے وسیلے سے گناہ کی معافی کی خوش خبری کسی طرح اِتنی "بڑی" نہیں یعنی یہ خوش خبری جنگ، ظلم، غربت اور نا انصافی جیسے مسائل کا حل پیش نہیں کرتی۔ ایک مصنف نے اِس کے بارے میں لکھا ہے کہ جب دنیا کے حقیقی مسائل کی بات آتی ہے تو درحقیقت یہ انتہائی اہمیت کی حامل نہیں۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ الزام مکمل طور پر غلط ہے۔ یہ تمام مسائل کی اصل جڑ انسانی گناہ ہے اور یہ سوچنا حماقت ہے کہ ہم اپنے ارادے کو کچھ مزید پختہ کرنے، کچھ اَور مخلص ہونے، تھوڑی سی اَور مسیح جیسی زندگی بسر کرنے سے یہ تمام مسائل حل کر لیں گے۔ ایسا ہرگز نہیں کیونکہ صرف صلیب ہی ہمیشہ کے لئے تمام گناہ کا حل ہے اور صرف صلیب ہی خدا کی کامل بادشاہی میں داخلے کو ممکن بناتی ہے۔

تاہم ایسا لگتا ہے کہ ایک بڑی اور زیادہ موزوں خوش خبری پیش کرنے کا دباؤ بہت سے عظیم لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ ایسی کتابیں آتی رہتی ہیں جن میں مصنفین خوش خبری کی ایسی تعریف پیش کرتے ہیں جس میں مسیح کی صلیب کو ثانوی درجے پر رکھا جاتا ہے۔ صلیب پیش کرنے کے بجائے یہ بیانات دیئے جاتے ہیں کہ خوش خبری کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ خدا دنیا کی تعمیرِ نو کر رہا ہے، یا اُس نے ایک ایسی بادشاہی کا وعدہ کیا ہے جس میں ہر چیز درست ہو جائے گی، یا وہ ہمیں بلا رہا ہے کہ ہم اُس کے ساتھ مل کر اپنی ثقافت تبدیل کریں۔ بیانات جو بھی ہوں اُن کا نتیجہ یہ ہے کہ اُن میں بار بار گنہگاروں کے لئے مسیح کی عوضی موت کا برائے نام ذکر کیا جاتا ہے، غیر اہم بنا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات دانستہ طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

تین متبادل خوش خبریاں

مجھے ایسا لگتا ہے کہ انجیلی مسیحی کئی مختلف طریقوں سے صلیب کو اُس کے مرکزی مقام سے ہٹا رہے ہیں۔ اِن حالیہ سالوں میں کئی ''بڑی اور بہتر'' خوش خبریوں کے حق میں آواز بلند کی گئی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ہر خوش خبری کو لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے قبول کیا ہے۔ اِن ''بڑی'' خوش خبریوں کا مرکز صلیب کی بجائے کچھ اَور ہے۔ تاہم مَیں یہ دلیل پیش کروں گا کہ وہ خوش خبری سے کم تر بلکہ خوش خبری ہی نہیں۔ مَیں ایسی خوش خبریوں کی تین مثالیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

''یسوع خداوند ہے'' خوش خبری نہیں

مشہورترین ''بڑی'' خوش خبریوں میں سے ایک یہ دعویٰ ہے کہ خوش خبری محض یہ منادی کرنا ہے کہ ''یسوع خداوند ہے''۔ یہ اُس پیامبر کی طرح ہے جو ایک شہر میں داخل ہو کر یہ اعلان کرے کہ ''قیصر خداوند ہے''۔ مسیحی اِس خوش خبری کے پیامبر ہیں کہ یسوع بادشاہ ہے اور وہ پوری دنیا کو اپنے پاس اور اپنی بادشاہی میں لا رہا ہے۔

بلاشبہ ''یسوع خداوند ہے'' کا اعلان یقینی طور پر عظیم سچائی ہے اور یسوع کی خداوندیت کا اقرار خوش خبری کا لازمی جزو ہے۔ اِسی لئے پولس رومیوں ۹:۱۰ میں لکھتا ہے کہ جو شخص یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرتا ہے وہ نجات پائے گا اور ۱۔ کرنتھیوں ۱۲:۳ میں کہتا ہے کہ کوئی روح القدس کے بغیر اِس سچائی کا اقرار نہیں کر سکتا۔

لیکن یقیناً یہ کہنا درست نہیں کہ صرف یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار مکمل مسیحی خوش خبری ہے۔ ہم غور کر چکے ہیں کہ ابتدائی مسیحی خوش خبری پیش کرتے ہوئے اِس میں کون کون سی باتیں شامل کرتے تھے۔ اعمال ۲:۳۶ میں پطرس نے یہ منادی کی ''پس اسرائیل کا سارا گھرانا یقین جان لے کہ خدا نے اُسی یسوع کو جسے تم نے مصلوب کیا خداوند بھی کیا اور مسیح بھی''۔ لیکن اِس آیت کے سیاق و سباق میں اِس بات کی پوری وضاحت ہے کہ یسوع کے خداوند ہونے کا کیا مطلب ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یسوع مصلوب ہوا، دفن ہوا اور جی اُٹھا۔ اور سب سے بڑھ کر اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ یسوع نے

اپنی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے اُن لوگوں کے لئے گناہوں کی معافی حاصل کی جو توبہ کر کے اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ پطرس نے محض یہ منادی نہیں کی کہ یسوع خداوند ہے۔ اُس نے واضح کیا کہ اِس خداوند نے اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں کے باعث خدا کے غضب سے بچانے کے لئے اُن کی جگہ فدیہ دیا۔

اب یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے کہ اگر اِس بات کی وضاحت نہ کی جائے کہ یسوع صرف خداوند ہی نہیں بلکہ نجات دہندہ ہے تو محض یہ کہنا درحقیقت خوش خبری نہیں کہ ''یسوع خداوند ہے''۔ خداوندیت میں عدالت کرنے کا حق شامل ہے اور ہم غور کر چکے ہیں کہ خدا بدی کی عدالت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اِس لئے خدا اور اُس کے مسیح کے خلاف بغاوت کرنے والے گنہگار کے لئے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرنا ایک نہایت ہولناک خبر ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ آپ کا دشمن فتح پا چکا ہے اور اب وہ اپنے خلاف آپ کی بغاوت کی عدالت کرے گا۔

اِس ہولناک خبر کو خوش خبری میں تبدیل کرنے کے لئے یہ بات شامل کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کی بغاوت کی معافی کی ایک راہ ہے اور آپ کی اُس سے صلح ہو سکتی ہے جسے خداوند بنایا گیا ہے۔ یہی بات ہمیں نئے عہد نامے میں دکھائی دیتی ہے کہ صرف یہ اقرار نہیں کیا گیا کہ یسوع خداوند ہے بلکہ یہ کہ یہ خداوند یسوع مصلوب ہوا تا کہ گنہگاروں کو معافی مل سکے اور وہ اُس کی آنے والی بادشاہی کی خوشی میں شامل کئے جا سکیں۔ اِس کے بغیر ''یسوع خداوند ہے'' کا اقرار موت کے فتوے کے علاوہ کچھ نہیں۔

تخلیق، گناہ، کفارہ، تکمیل کا خاکہ خوش خبری نہیں

بہت سے مسیحی اِن چار الفاظ میں بائبل کا واقعہ پیش کرتے ہیں: تخلیق، گناہ، کفارہ، تکمیل۔

دراصل یہ خاکہ بائبل کے بنیادی واقعے کا خلاصہ پیش کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ خدا نے دنیا خلق کی، انسان نے گناہ کیا، خدا نے انسانوں کے ساتھ میل ملاپ کرنے کے لئے یسوع مسیح کے وسیلے سے اُن کی مخلصی کا انتظام کیا اور تاریخ اُس کی جلالی بادشاہت کے ساتھ تکمیل کو پہنچی۔ پیدائش سے مکاشفہ تک بائبل کے بنیادی واقعے کو یاد رکھنے کا یہ نہایت اچھا طریقہ ہے۔ دراصل جب آپ اِس خاکے کو موزوں طور پر سمجھ جاتے ہیں تو یہ بائبلی خوش خبری کا بہترین خاکہ مہیا کرتا ہے۔

تاہم مسئلہ یہ ہے کہ بعض افراد نے تخلیق، گناہ، کفارہ، تکمیل کے خاکے کو درست طور پر استعمال نہیں کیا۔ اُنہوں نے صلیب کی بجائے خدا کے وعدے پر زور دیا کہ وہ اِس دنیا کو نیا بنائے گا۔ لہٰذا تخلیق، گناہ، کفارہ، تکمیل کے خاکے پر مبنی خوش خبری بیشتر اوقات اِس طرح پیش کی جاتی ہے:

> ''اِنجیل یہ خبر ہے کہ ابتدا میں خدا نے دنیا اور اِس میں موجود ہر شے پیدا کی۔ اُس وقت یہ نہایت اچھی تھی۔ لیکن انسان نے خدا کے اختیار کے خلاف بغاوت کی اور دنیا کو بدامنی کی جگہ بنا دیا۔ انسان کا خدا ، اپنے ساتھی انسانوں، اپنے ساتھ اور اپنی دنیا کے ساتھ تعلق ٹوٹ گیا۔ تاہم انسان کے گناہ میں گرنے کے

بعد خدا نے وعدہ کیا کہ وہ ایک بادشاہ کو بھیجے گا جو اپنے لئے لوگوں کو چھڑائے گا اور تخلیق کا پھر سے خدا کے ساتھ تعلق بحال کر دے گا۔ یہ وعدہ مسیح کی آمد کے ساتھ پورا ہونا شروع ہو گیا، لیکن یہ حتمی طور پر اُس وقت پورا ہو گا یا عروج پر پہنچے گا جب یسوع بادشاہ دوبارہ واپس آئے گا۔''

اِس پیرے میں ہر بات یقیناً سچائی پر مشتمل ہے۔ لیکن مَیں نے یہ لکھا تھا کہ اِس میں خوش خبری نہیں۔ جیسے ''یسوع خداوند ہے'' کی منادی اُس وقت تک خوش خبری نہیں جب تک بیان نہ کیا جائے کہ اُس کے خلاف آپ کی بغاوت معاف ہونے کا ایک طریقہ ہے، اُسی طرح یہ حقیقت کہ کہ خدا دنیا کی تعمیرِ نو کر رہا ہے اُس وقت تک خوش خبری نہیں جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ آپ اُس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

خوش خبری پیش کرنے کے لئے تخلیق، گناہ، کفارہ، تکمیل کا خاکہ بالکل موزوں ہے۔ دراصل تخلیق اور گناہ کے نکات قریباً ''خدا اور انسان'' کے نکات جیسے ہی ہیں۔ لیکن اہم نکتہ ''کفارہ'' ہے۔ خوش خبری کی درست منادی کے لئے اِس نکتے پر ہم نے یسوع کی موت اور جی اُٹھنے اور یہ کہ خدا گنہگاروں سے ردِّعمل کا تقاضا کرتا ہے، کی احتیاط سے وضاحت کرنی ہے۔ اگر ہم صرف یہ کہیں کہ خدا لوگوں کو مخلصی دے رہا اور دنیا نئی بنا رہا ہے اور یہ نہ بتائیں کہ وہ ایسا کس طرح کر رہا ہے (یسوع کی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے) اور کوئی شخص اِس مخلصی کو کیسے حاصل کر سکتا ہے (گناہ سے توبہ کرنے اور یسوع پر ایمان لانے کے وسیلے سے) تو پھر ہم نے خوش خبری کی منادی

نہیں کی۔ ہم نے پوری بائبل کا سطحی خاکہ پیش کیا ہے اور گنہگاروں کو خوشی کی خبر نہیں بتائی۔

ثقافتی تبدیلی خوش خبری نہیں

ایسا لگتا ہے کہ مسیحیوں کی خدمت کے وسیلے سے ثقافتی تبدیلی لانے کے حالیہ خیال نے بہت سے انجیلی مسیحیوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا مقصد ہے اور مَیں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ معاشرے میں کسی شخص یا نظام میں پائی جانے والی بُرائی کی مزاحمت کرنے کی کوشش بائبل کے مطابق ہے۔ پولس نے لکھا ہے کہ ہم ''جہاں تک موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں خاص کر اہلِ ایمان کے ساتھ'' (گلتیوں ۶:۱۰)۔ یسوع نے ہمیں کہا ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں جن میں غیر مسیحی بھی شامل ہیں (لوقا ۱۰:۲۵۔۳۷) اور اُس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں'' (متی ۵:۱۶)۔

تاہم اِس نظریے کے حمایتی اِس سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں اور ''ثقافت کی مخلصی'' کا حکم بائبلی واقعے میں تلاش کرتے ہیں۔ وہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر خدا دنیا کی تعمیرِ نو کر رہا ہے تو پھر ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اِس کام میں اُس کے ساتھ شامل ہوں، بادشاہی کی تعمیر کے لئے کام کریں اور اپنے ہمسایوں، شہروں، قوموں اور دنیا میں خدا کی حکمرانی قائم کرنے کے لئے اہم قدم اُٹھائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ہم نے وہ کام کرنا ہے

جو ہم خدا کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔''

مَیں ثقافتی تبدیلی کے نمونے کے متعلق چند اہم بائبلی اور علمِ الٰہی کے مطابق تحفظات رکھتا ہوں۔ مَیں اِس بات کا قائل نہیں کہ کلامِ مقدس میں ثقافتی تبدیلی کی کوششوں کو اُس طرح ترجیح دی گئی ہے جیسے اِس کے حامی دیتے ہیں۔ اِس کی مختلف وجوہات ہیں۔ اوّل، میرا خیال نہیں کہ پیدائش کی کتاب میں ثقافتی حکم لوگوں کو مجموعی طور پر دیا گیا ہے اور مَیں یہ بھی نہیں سمجھتا کہ بائبل یا تاریخ میں انسانی ثقافت کا عمومی رُخ خدا کی طرف ہے۔ انسانی ثقافت کا رُخ اگرچہ خصوصی طور پر ہر پہلو سے نہیں لیکن مجموعی طور پر یہ عدالت کی طرف ہے (دیکھیں مکاشفہ باب ۱۷۔۱۹)۔ لہٰذا مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس نظریے کے بہت سے حامیوں کی ''دنیا تبدیل'' کرنے کے تعلق سے پُراُمید امکان گمراہ کُن ہے اور اِس لئے حوصلہ شکن ثابت ہو گا۔

تاہم یہ ایک نہایت بائبلی اور علمِ الٰہی پر مبنی گفتگو ہے اور یہ میرا بنیادی نکتہ نہیں۔ دراصل مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ممکن ہے کہ ذمہ داری سے اِس نظریے کے مطابق کام کیا جائے اور اِس کے ساتھ مسیح کی صلیب کو بائبلی واقعے اور خوش خبری کا مرکز بنایا جائے۔ کیونکہ یہ خدا کے معافی پانے والے نجات یافتہ لوگ ہی ہیں جنہیں وہ لوگوں کے لئے وہ تبدیلی، معافی اور نجات لانے کے لئے استعمال کرے گا جو صرف صلیب کے وسیلے سے حاصل کی گئی ہے۔

میرا بنیادی مقصد ایک ایسی بات ہے جس کے لئے مجھے اُمید ہے کہ ثقافتی تبدیلی کے حامی میرے انجیلی دوست دل سے اتفاق کریں گے۔ اِس

نظریے کے بعض افراد اکثر و بیشتر ثقافتی تبدیلی کو ایک بڑا وعدہ اور خوش خبری بنا دیتے ہیں، جس کا یقیناً مطلب یہ ہے کہ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر صلیب کو اُس کے مرکزی مقام سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ آپ یہ بات ثقافتی تبدیلی پر زور دینے والی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ بے انتہا خوشی اور جوش مسیح کے صلیبی کام کے بجائے ثقافت کی تجدیدِ نو کے وعدے کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ لوگوں کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور اُس پر ایمان لانے کے بجائے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اُس کام میں خدا کے ساتھ شامل ہوں جو وہ دنیا میں تبدیلی لانے کے لئے کر رہا ہے۔ بائبلی واقعے کا محور مسیح کی عوضی موت کی بجائے دنیا کی تعمیرِ نو بتایا جاتا ہے۔

اِس عمل میں مسیحیت فضل اور ایمان کے بجائے ایک فرسودہ مذہب بن جاتی ہے کہ ''اِس طرح زندگی بسر کریں تو ہم دنیا تبدیل کر لیں گے''۔ یہ مسیحیت نہیں بلکہ اخلاقیات ہے۔

ٹھوکر کھانے کا پتھر اور حماقت

اِن تمام باتوں کے بعد مجھے اِس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ صلیب کو خوش خبری کے مرکز سے ہٹانے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا صلیب کو پسند نہیں کرتی۔ کئی لوگ اِسے زیادہ سے زیادہ یوں سمجھتے ہیں کہ یہ مضحکہ خیز پریوں کی داستان ہے اور بدترین خیال یہ کہ یہ ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ درحقیقت ہمیں اِس بات سے حیران نہیں ہونا چاہئے۔ پولس ہمیں بتا چکا ہے کہ ایسا ہو گا۔ اُس نے لکھا ہے کہ صلیب کا پیغام بعض کے لئے ٹھوکر کھانے کا پتھر

اور بعض کے لئے حماقت ہو گا۔

اِس حقیقت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم واقعی چاہتے ہیں کہ دنیا خوش خبری کی طرف متوجہ ہو اور ہم مسیحیوں پر ایسا طریقہ تلاش کرنے کا بہت زیادہ دباؤ بھی ڈالتے ہیں جس میں وہ ''خون آلودہ صلیب کے مذہب'' کے بارے میں زیادہ بات نہ کریں۔ میرا مطلب ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دنیا خوش خبری کو قبول کرے نہ کہ اُس پر ہنسے۔

لیکن ہمیں اِس صورتِ حال کا سامنا کرنا چاہئے۔ صلیب کا پیغام ہمارے ارد گرد رہنے والے لوگوں کو بے وقوفی لگے گا۔ اِس کی وجہ سے ہم مسیحی بے وقوف دکھائی دیں گے اور یہ نہایت یقینی بات ہے کہ اِس کی وجہ سے ہماری غیر مسیحیوں کے ساتھ روابط رکھنے اور یہ ثابت کرنے کی کوششیں کمزور پڑ جائیں گی کہ ہم دوسرے لوگوں کی طرح اچھے اور بے ضرر لوگ ہیں۔ مسیحی ہمیشہ اُس وقت تک اپنے آپ کو اچھے لوگ ثابت کر سکتے ہیں جب تک وہ یہ بتانا شروع نہ کریں کہ اُنہوں نے ایک مصلوب شخص کے وسیلے سے نجات پائی ہے اور اِس مقام پر تمام اچھائی کا تاثر بخارات کی طرح اُڑ جاتا ہے خواہ آپ نے کتنی ہی احتیاط کے ساتھ یہ تاثر قائم کیا ہو۔

یہاں تک کہ کلامِ مقدس نے بھی یہ واضح کیا ہے کہ صلیب کا پیغام خوش خبری کا مرکز رہے۔ ہم اِسے ایک طرف نہیں کر سکتے، ہم اُس کی مرکزی اور بنیادی حیثیت کی جگہ کسی اَور سچائی کو نہیں دے سکتے۔ ایسا کرنا دنیا کو ایسا پیغام دینا ہے جس سے نجات نہیں مل سکتی اور اِس لئے ایسا پیغام کسی بھی طور پر خوش خبری نہیں ہو سکتا۔

دراصل بائبل ہمیں نہایت واضح ہدایت دیتی ہے کہ صلیب کو خوش خبری کے مرکز سے ہٹانے کے تعلق سے کسی بھی دباؤ کا ہم کیسے سامنا کریں۔ ہم نے اِس کی مزاحمت کرنی ہے۔ ا۔کرنتھیوں پر غور کریں کہ پولس نے اِس کے بارے میں کیا لکھا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کے اِرد گرد رہنے والے لوگوں کو صلیب کا پیغام بے وقوفی لگتا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ اِسی لئے خوش خبری کو رد کر دیں گے کیونکہ وہ اُن کے نتھنوں میں بدبُو کی طرح ہے۔لیکن اُس یقینی ناپسندیدگی کے باوجود اُس نے کہا ''مگر ہم ... مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں'' (ا۔ کرنتھیوں ۱:۲۳)۔ درحقیقت اُس نے عہد کر لیا تھا کہ ''تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سِوا اَور کچھ نہ جانوں گا'' (ا۔ کرنتھیوں ۲:۲)۔ ایسا کرنے کی وجہ یہ حقیقت تھی جیسے کہ اُس نے خط کے اختتام پر لکھا ہے کہ ''مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مؤا'' اور یہ بات اُس کے لئے محض اہم نہیں تھی اور نہ ہی نہایت اہم تھی بلکہ یہ اُس کے لئے ''اوّلین اہمیت'' کی حامل تھی اِسی لئے اُس نے ''سب سے پہلے'' یہ بات بیان کی (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۳)۔

کیا ہو گا اگر صلیب کی وجہ سے دنیا ہمارا مذاق اُڑائے؟ اگر لوگ گنہگاروں کے لئے مسیح کی عوضی موت کی بجائے دنیا کی تجدیدِ نو کی خوش خبری کو خوشی سے قبول کریں؟ اگر لوگ خوش خبری پر ہنسیں کیونکہ یہ صلیب پر جان دینے والے شخص کے متعلق ہے؟ پولس کہتا ہے وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں لیکن مَیں پھر بھی صلیب کی منادی کروں گا۔ وہ اِسے مضحکہ خیز سمجھ سکتے ہیں۔لیکن مَیں جانتا ہوں کہ ''خدا کی بے وقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی

ہے“ (۱۔کرنتھیوں ۱:۲۵)۔

پولس نے اِس بات کو یقینی بنایا کہ جس خوش خبری کی وہ منادی کرتا ہے اُس کا مرکز صلیب ہو اور ہم نے بھی ایسا ہی کرنا ہے۔ اگر ہم کسی بھی اَور سچائی کو مرکزی مقام دے دیں تو ہم دنیا سے یہ کہہ رہے ہوں گے، ”مَیں اِس دیوار پر چڑھنے میں تمہاری مدد کرتا ہوں۔ میرا یقین کرو تم آسمانی شہر پہنچ جاؤ گے۔“

باب 8

خوش خبری کی قدرت

کالج سے گریجوایٹ ہونے سے کچھ دیر پہلے مَیں اور میرے دو دوستوں نے مشرقی ٹیکساس میں اپنے آبائی شہر سے روڈ کے ذریعے یلو سٹون (Yellowstone) نیشنل پارک جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ ایک شاندار سفر تھا۔ تین لڑکے جو لڑکپن سے جوانی میں قدم رکھ رہے تھے۔

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ سفر پہاڑوں، گرم پانی کے چشموں اور بہت سے بارہ سنگوں کو دیکھنے کے نظاروں سے بھرا ہوا تھا۔ ایک صبح ہم نے سارا دن پیدل چلنے کا پروگرام بنایا اور محض لطف اندوز ہونے کے لئے نقشہ ساتھ نہ لینے کا فیصلہ کیا۔ ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ راستہ ہمیں کہاں لے جائے گا۔ لہٰذا ہم نے دوپہر کے لئے کھانا اور اپنے سیل فون اپنے اپنے بیگ میں ڈالے اور روانہ ہو گئے۔

یہ ایک طویل راستہ تھا۔ کچھ دیر کے بعد ہم ایک دوسرے کو مذاق کرنے لگے کہ ہم سیر کرنے کے لئے یلو سٹون نیشنل پارک آئے ہیں جو کہ مشرقی ٹیکساس کے جنگلوں سے زیادہ مختلف نہیں جہاں ہم پلے بڑھے ہیں۔ ہماری چاروں طرف صنوبر کے قد آور درخت تھے اور اپنے راستے پر ہر چند قدم کے بعد ہمیں ایک چھوٹی کھاڑی پھلانگنی پڑتی تھی۔ تاہم یہ ہمارے لئے کوئی خاص نظارہ نہیں تھا۔ تاہم ہمارے پٹھوں میں کچھ کھچاؤ پیدا ہونے لگا۔

لیکن پھر اِس سے پہلے کہ ہم میں سے کوئی اُس تبدیلی پرغور کرتا اچانک جنگل ختم ہو گیا اور ہم نے اپنے آپ کو یلوسٹون کے گرینڈ کینون کے کنارے پر کھڑے پایا۔ نیچے میلوں تک پھیلا ہوا شاندار شگاف تھا جس کی تہہ میں ایک دریا بہہ رہا تھا اور سورج کی روشنی میں اُس کا پانی جھلمل کر رہا تھا۔ ہمارے قدموں کے نیچے پرندے اُڑ رہے تھے اور سروں کے اوپر بادل کے گولے ہوا میں بکھر رہے تھے۔

اُس وقت اپنے نیچے پھیلی ہوئی وسعت اور آسمان کو دیکھ کر مَیں بدحواس سا ہو گیا اور مجھے اپنے معمولی اور چھوٹا ہونے کا ناقابلِ یقین احساس ہوا۔ اُس پورے دن میں پہلی مرتبہ چند لمحوں کے لئے ہم تینوں خاموش تھے اور پھر میرا ایک دوست گانے لگا،

''اے میرے رب، جب حیرت میں مَیں دیکھتا
اور سوچتا تیری قدرت کا کمال ...''

وہ ایک اچھا گانے والا تو نہیں تھا لیکن خدا اُسے برکت دے کیونکہ اُس کا دل بجا طور پر تعریف کر رہا تھا۔ اگلے چند منٹ ہم نے وہاں کھڑے ہو کر اُس خدا کی حمد کی جس نے اِتنا شاندار شاہکار تخلیق کیا تھا۔

ہم اِسے نظر انداز کیوں کرتے ہیں؟

مَیں سمجھتا ہوں کہ خوش خبری کا بھی ہم پر ایسا ہی رُعب دار اثر ہو سکتا ہے اگر ہم کچھ دیر رُک کر اِس پر واقعی غور کریں۔ آخری مرتبہ کب ایسا ہوا تھا جب آپ نے اپنی زمینی مصروفیات چھوڑ کر خوش خبری کے اِس عظیم نظارے

پر توجہ مرکوز کی تھی جو کہ خدا کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے لئے اُس کا ایسا گہرا فضل ہے جس کی گہرائی ناپی نہیں جا سکتی، اُن کے بدلے میں اپنے بیٹے کو دُکھ اُٹھانے اور مرنے کے لئے بھیجنے کا دم بخود کرنے والا منصوبہ ہے، جی اُٹھے مسیح کا کامل راست بازی کا تخت قائم کرنا ہے اور اُس کے خون کے وسیلے سے نجات پانے والوں کو ایک نئے آسمان اور زمین میں لانا ہے جہاں گناہ اور بدی پر ہمیشہ کے لئے فتح پائی جائے گی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ مَیں اکثر اور اتنے طویل وقت کے لئے خوش خبری کی خوبصورتی، قدرت اور وسعت پر غور نہ کروں؟ میرے جذبات اور خیالات پر کیوں اِن پُر جلال سچائیوں کی بجائے احمقانہ باتیں حاوی رہتی ہیں جیسے کہ میری کار صاف ہے یا نہیں، خبرنامے میں اِس وقت کون سی خبریں پیش کی جا رہی ہیں اور مجھے اپنا دوپہر کا کھانا پسند آیا تھا یا نہیں؟ مَیں کیوں ابدیت کی روشنی میں اپنی زندگی کو ترتیب دینے اور اِس کے بارے میں سوچنے کے بجائے ایسے سوچتا ہوں جیسے میری آنکھوں پر پٹی بندھی ہو؟ کیوں یہ خوش خبری سارا وقت اور مکمل طور پر میرے تمام تعلقات جیسے کہ میری بیوی کے ساتھ، میرے بچوں کے ساتھ، میرے ساتھ کام کرنے والوں، میرے دوستوں اور کلیسیا کے افراد کے ساتھ میرے تعلقات میں سرایت نہیں کرتی؟

مَیں جانتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں گنہگار ہوں اور یسوع کی آمدِ ثانی تک دنیا داری میرے دل میں موجود رہے گی اور میرے ساتھ نبرد آزما رہے گی، لیکن تب تک مجھے اِس کے خلاف لڑنا ہو گا۔ مَیں روحانی سُستی کے خلاف جنگ کرنا چاہتا ہوں، مَیں اِس دنیا کی خماری سے

باہر نکلنا چاہتا ہوں جو ہمیشہ میرے لئے خطرہ بنی رہتی ہے۔ مَیں خوش خبری کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہتا ہوں تا کہ وہ میرے جذبات، خیالات، چاہتوں، آرزوؤں اور مرضی پر اثر انداز ہو۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ بھی ایسا ہی چاہتے ہوں گے اور مجھے یہ بھی اُمید ہے کہ اِس چھوٹی سی کتاب سے آپ کو اُس عظیم کام کو سمجھنے میں مدد ملی ہو گی جو خدا نے مسیح میں آپ کے لئے کیا ہے۔ لیکن اب کیا ؟ مَیں چند اَور باتیں لکھنا چاہتا ہوں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا مَیں یہاں ذکر کر سکتا ہوں لیکن صرف یہ کہ یسوع مسیح کی خوش خبری کیسے ہماری زندگیوں پر اثر انداز ہونی چاہیئے۔

توبہ کریں اور ایمان لائیں

اوّل، اگر آپ مسیحی نہیں تو مَیں یہاں تک یہ کتاب پڑھنے کے لئے آپ کا شکرگزار ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ اِس مطالعے کے وسیلے سے آپ نے یسوع مسیح کی خوش خبری پر کچھ غور و خوض کیا ہو گا اور میری دعا ہے کہ یہ خیالات آپ کے دل و دماغ میں جڑ پکڑ لیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اب کیا کا سوال آپ کے لئے بہت آسان ہے۔ آپ کو بہت سے کام نہیں کرنے بلکہ صرف یہ کرنا ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور یسوع پر ایمان لائیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ آپ نے یہ جان لینا ہے کہ روحانی طور پر آپ دیوالیہ ہیں، آپ نے تسلیم کرنا ہے کہ آپ کسی طرح بھی اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے اور معافی حاصل کرنے اور خدا کے سامنے راست باز ٹھہرنے کے لئے یسوع

آپ کی آخری اُمید ہے۔

مسیحی بننا محنت طلب کام نہیں۔ آپ نے کچھ حاصل کرنے کے لئے کچھ نہیں کرنا کیونکہ مسیح آپ کے لئے وہ سب حاصل کر چکا ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے۔ اب خوش خبری کا پیغام آپ سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ آپ گناہ سے منہ موڑ کر یسوع پر ایمان لائیں یعنی اُس پر بھروسا اور انحصار کریں۔ اِس سے مراد ہے آپ نے یسوع کے پاس آ کر کہنا ہے، "اے یسوع مَیں جانتا ہوں کہ مَیں اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔ اِس لئے مَیں تجھ پر بھروسا کرتا ہوں کہ تُو میرے لئے ایسا کر۔"

اِس کے بعد ساری دنیا آپ کے سامنے کھل جائے گی۔ لیکن اِس کا آغاز گناہ سے توبہ کرنے اور نجات کے لئے یسوع پر ایمان سے ہوتا ہے۔

آرام پائیں اور خوشی منائیں

اگر آپ مسیحی ہیں تو خوش خبری کا پیغام آپ سے یہ کہتا ہے کہ سب سے پہلے آپ یسوع مسیح میں آرام پائیں اور اپنی محفوظ نجات کے لئے خوشی منائیں جو مسیح نے آپ کے لئے حاصل کی ہے۔ یسوع مسیح کی بدولت اور چونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں ایمان سے مسیح کے ساتھ ایک ہوں اِس لئے مَیں یہ سوچنے کی آزمائش کے ساتھ لڑ سکتا ہوں کہ میری نجات کمزور یا عارضی ہے۔ ایسے احساسات کسی بھی وقت دل میں آ سکتے ہیں، لیکن شک سے بھرے سوالات کے سامنے میرے دل کی گہرائیوں میں یہ سچ موجود ہے کہ مَیں یسوع کا ہوں اور کوئی مجھے اُس کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ خوش خبری

کا پیغام مجھے یہ بتاتا ہے کہ خدا کے سامنے میرے راست باز ٹھہرنے کا انحصار اِس بات پر نہیں کہ مَیں نے روحانی بننے کا کوئی فارم بھرا ہے جیسے کہ مَیں بہت سا پھل لاؤں گا، گیان دھیان میں وقت گزاروں گا اور روحانی گفتگو کروں گا وغیرہ وغیرہ۔ کچھ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ سب کرنے کے بعد آج مَیں اپنے آپ کو نہایت روحانی محسوس کر رہا ہوں۔

خوش خبری کا پیغام یسوع کے بارے میں جو کچھ بتاتا ہے اُس کی روشنی میں یہ سب باتیں کس قدر مضحکہ خیز ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ خدا کے ساتھ میرے تعلق کی بنیاد میری متلون مرضی یا راست باز زندگی بسر کرنے کی قابلیت نہیں۔ خدا پہلے ہی میرے حق میں ''معافی'' کا اعلان کر چکا ہے اور اُس کا یہ فرمان کبھی تبدیل نہیں ہو گا کیونکہ اِس کی بنیاد ہمیشہ کے لئے صرف یسوع، میرے لئے اُس کی صلیبی موت اور خدا کے تخت کے سامنے میرے لئے اُس کی شفاعت ہے۔

اگر آپ ایک مسیحی ہیں تو مسیح کی صلیب آپ کی زندگی میں مضبوط چٹان کی طرح کھڑی ہے جو اپنی جگہ سے ہلائی نہیں جا سکتی اور جو آپ کے خدا کی محبت اور اُس کے ارادے کی گواہ ہے کہ وہ حفاظت سے آپ کو اپنے حضور لے آئے گا۔ جیسے پولس نے رومیوں ۸:۳۱،۳۲ میں لکھا ہے: ''اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟ جس نے اپنے بیٹے کو ہی دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا وہ اُس کے ساتھ اَور سب چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا۔''

خدا کے لوگوں سے محبت رکھیں

اے مسیحی خوش خبری کے پیغام سے آپ کو خدا کے لوگوں یعنی کلیسیا سے گہری اور پُرجوش محبت رکھنے کی تحریک ملنی چاہیئے۔ ہم میں سے کسی ایک مسیحی نے بھی اُس میراث کو پانے کے لئے کچھ نہیں کیا جو خدا نے ہمارے لئے رکھی ہوئی ہے۔ ہم اپنی کوششوں سے اُس کی بادشاہی کے شہری نہیں بنے۔ ہم خدا کے وعدوں میں اِس لئے شامل ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ نجات کے لئے ہمارا انحصار صرف یسوع پر ہے اور ہم ایمان کے وسیلے سے اُس کے ساتھ ایک ہیں۔

لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ بات آپ کی کلیسیا میں شامل اُس بھائی اور بہن کے لئے بھی حقیقت ہے جو آپ کو غصہ دِلاتا ہے؟ وہ بھائی یا بہن اُسی خداوند پر ایمان رکھتے اور اُس سے محبت کرتے ہیں جس پر آپ کا ایمان ہے اور جس سے آپ کو محبت ہے اور اِس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اُسی خداوند نے اُنہیں معافی اور نجات عطا کی ہے جس نے آپ کو دی ہے۔ ذرا سوچیں جس بھائی اور بہن کو جاننے کے لئے آپ وقت نہیں نکالتے کیونکہ آپ سوچتے ہیں اُس میں اور مجھ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اُس شخص کے بارے میں سوچیں جس سے آپ کا تعلق ٹوٹا ہوا ہے اور آپ اُسے بحال کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اب یہ سوچیں کہ وہ شخص اُسی خداوند سے پیار کرتا اور اُس پر بھروسا رکھتا ہے جس سے آپ محبت رکھتے اور بھروسا کرتے ہیں۔غور کریں کہ جس خداوند نے آپ کے لئے اپنی جان قربان کی

وہ اُس کے لئے بھی قربان ہوا ہے۔

مَیں سوچتا ہوں کہ آیا یسوع مسیح کی خوش خبری کے متعلق آپ کی سمجھ (یہ خوش خبری کہ یسوع نے آپ کو نجات دی حالانکہ آپ اِس کے مستحق نہیں تھے) میں اتنی گہرائی ہے کہ اِس میں دوسرے مسیحی بہن بھائیوں کے لئے آپ کی چھوٹی موٹی تنقید اپنی اہمیت کھو دے۔ مَیں سوچتا ہوں کہ اِس میں اِتنی گہرائی ہے کہ آپ کے خلاف اُن کے نہایت تکلیف دہ عمل بھی اِس میں ڈُوب جائیں اور آپ اُنہیں اُسی طرح معاف کر سکیں اور محبت رکھ سکیں جیسے مسیح نے آپ دونوں سے محبت رکھی اور معاف کیا۔

مَیں سوچتا ہوتا ہوں کہ خدا کی محبت کی وسعت نے دوسروں کے لئے آپ کی محبت میں اضافہ کیا ہے۔

دنیا کو خوش خبری سنائیں

صرف یہی نہیں میرے دل میں یہ بھی خیال آتا ہے کہ خدا کے فضل سے آپ کو یہ تحریک ملی ہے کہ آپ اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں سے زیادہ محبت رکھ سکیں اور آپ کے باطن میں یہ آرزو پیدا ہوئی ہے کہ وہ یسوع مسیح کے پاس آئیں اور اُس پر ایمان لائیں۔ اگر ہم واقعی اُس فضل کو سمجھ گئے ہیں جو خدا نے ہم پر ظاہر کیا تو ہمارے دلوں میں یہ خواہش شعلے کی مانند بھڑک اُٹھے گی کہ دوسروں پر بھی یہ فضل ہو۔

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا اور کہا ''لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اور تیسرے دن مُردوں سے جی اُٹھے گا

اور یروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُس کے نام سے کی جائے گی''۔ مسیح نے خدا کا لوگوں کو نجات دینے کا عظیم منصوبہ شاگردوں کو نہایت واضح الفاظ میں بتایا اور اُن سے یہ تعجب انگیز بات کہی، ''تم اِن باتوں کے گواہ ہو'' (لوقا ۲۴:۴۶۔۴۸)۔ مَیں ہمیشہ تصور کرتا ہوں کہ یہ الفاظ سُن کر شاگردوں کے چہروں کے رنگ اُڑ گئے ہوں گے۔ خدا کا مقصد پوری دنیا کو نجات دینا تھا اور یسوع اُنہیں کہہ رہا تھا کہ یہ مقصد اُن کے وسیلے سے پورا ہو گا۔

مَیں آپ کے بارے میں تو نہیں جانتا، لیکن یہ خیال میرے اندر نہایت غیر موزوں ہونے کا احساس پیدا کرتا ہے۔ خدا دنیا میں اپنے مقاصد ہمارے وسیلے سے پورے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ یہ تعجب انگیز بات ہے۔ لیکن اگر آپ اِس کام کے لئے اپنے آپ کو نااہل اور غیر موزوں محسوس کرتے ہیں تو مَیں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اِس کام کے لئے قابلیت نہیں رکھتے اور یقیناً غیر موزوں شخص ہیں۔ یہ کس طرح حوصلہ افزائی کے الفاظ ہیں؟ ہماری طرف دیکھیں ہم کمزور انسان ہیں جو ابھی تک ہر روز اپنے گناہ سے نبرد آزما ہیں۔ لیکن یسوع نے فرمایا ہے، ''تم میرے گواہ ہو گے۔'' ہم خوش خبری پیش کریں گے خواہ اِس کی منادی کریں، تعلیم دیں یا کھانے کی میز پر اپنے خاندان، دوستوں اورساتھ کام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ اِس کے متعلق گفتگو کریں۔ خدا ارادہ کر چکا ہے کہ وہ ہمارے وسیلے سے گنہگاروں کو بچائے گا۔

کیا آپ کبھی اِس بات پر حیران ہوئے ہیں کہ اعمال ۱۰ باب میں کرنیلیس

کو فرشتے نے خود خوش خبری کیوں نہ سُنائی؟ اُسے یہ کیوں کہا کہ وہ پطرس کو بلائے جو کہ اُس وقت ایک دوسرے شہر میں تھا؟ اگر فرشتہ ایسا کر سکتا تو وہ ضرور کرنیلیس کو تمام خوش خبری سُنا دیتا۔ لیکن ایسا اِس لئے نہیں ہوا کیونکہ خدا ارادہ کر چکا ہے کہ خوش خبری کا پیغام اُس کے لوگوں کے وسیلے سے دنیا تک پہنچے گا یعنی اُن لوگوں کے وسیلے سے جو خود یسوع کی خوش خبری کو قبول کر چکے اور جانتے ہیں کہ گناہوں کی معافی صرف اُس سے ملتی ہے۔

اگر آپ ایک مسیحی ہیں تو یہ جان لیں کہ آپ کے پاس نجات کا وہ واحد سچا پیغام ہے جس کی دنیا کو ضرورت ہے کیونکہ کوئی دوسری خوش خبری نہیں اور کوئی اَور طریقہ نہیں جس سے لوگ اپنے گناہوں سے نجات حاصل کر سکیں۔ آپ کے دوست، خاندان یا آپ کے ساتھ کام کرنے والے اُسی صورت میں اپنے گناہوں سے نجات پائیں گے جب کوئی اُنہیں یسوع مسیح کی خوش خبری سُنائے گا۔ اِسی لئے یسوع نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ساری دنیا میں جائیں اور سب قوموں کے سامنے انجیل کی منادی کریں اور تعلیم دیں۔ رومیوں ۱۰ باب میں پولس کا بھی یہی مطلب ہے، ''جس کا ذکر اُنہوں نے نہیں سُنا اُس پر ایمان کیونکر لائیں؟ اور بغیر منادی کرنے والے کے کیونکر سنیں'' (رومیوں ۱۰: ۱۴)۔ بہت سے ایسے اچھے کام ہیں جو بحیثیت مسیحی ہم کر سکتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت سے اچھے کام وہ لوگ بھی خوشی سے کریں گے جو مسیحی نہیں۔ لہٰذا اگر مسیحی خوش خبری کی منادی کرنے میں ناکام ہو جائیں تو پھر کون ایسا کرے گا۔ کوئی بھی نہیں؟

اِس لئے خوش خبری کی سچائیوں کو اپنے دل میں سرایت کرنے دیں

بلکہ اِسے اِن سے اِتنا لبریز ہونے دیں کہ یہ آپ سے بہتی ہوئی اُن لوگوں تک جائیں جو یسوع مسیح سے واقف نہیں۔ اِس بات پر غور کریں کہ اِس بات کا کیا مطلب ہے کہ آپ کا خاندان، دوست اور ساتھ کام کرنے والے ساتھی راست باز عادل خدا کے سامنے یسوع مسیح کے بغیر کھڑے ہوں۔ اُس فضل کو یاد رکھیں جو خدا نے آپ کی زندگی پر کیا ہے اور تصور کریں کہ وہ اُن کی زندگیوں میں کیا کر سکتا ہے۔ پھر ایک گہرا سانس لیں، دعا کریں کہ خدا کا روح آپ کے وسیلے سے کام کرے اور اپنا منہ کھول کر خوش خبری پیش کریں۔

مسیح کی آمدِ ثانی کے آرزومند رہیں

آخری بات یہ کہ خوش خبری سے آپ کو تحریک ملنی چاہئے کہ آپ اُس دن کی آرزو رکھیں جب ہمارا بادشاہ واپس آئے گا اور ہمیشہ کے لئے کامل طور پر اپنی بادشاہی کرے گا۔ اِس خواہش کی وجہ بادشاہی میں شامل ہونا نہیں۔ ہم یسوع کی آمدِ ثانی کے صرف اِس لئے آرزومند نہیں کہ ایسی دنیا میں رہ سکیں جہاں گناہ نہیں ہو گا اور انصاف کا راج ہو گا۔

یہ شاندار وعدے ہیں، لیکن اِتنے بڑے نہیں کیونکہ اگر ہم خوش خبری کو موزوں طور پر سمجھتے ہیں تو ہم بادشاہی کی بجائے بادشاہ کی زیادہ آرزو رکھیں گے۔ خوش خبری کے وسیلے سے ہم نے اُسے جانا اور اُس سے محبت رکھی اور اِسی لئے ہم اُس کے ساتھ رہنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یسوع نے فرمایا، ”مَیں چاہتا ہوں کہ ... جہاں مَیں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں“ (یوحنا

۲۴:۱۷)۔ ہم بھی اُس کے ساتھ رہنا چاہتے اور اُن لاکھوں لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو اُس کی پرستش کریں گے۔

مکاشفہ کی کتاب میں ایک حیرت انگیز منظر بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے کیا تیار کیا ہے۔ یہ محض ایک جھلک ہے لیکن آپ اِس تصویر میں فتح، خوشی، آرام اور کاملیت کے مغلوب کرنے والے احساس کو محسوس کر سکتے ہیں جو نجات یافتہ لوگوں میں یسوع مسیح کی پرستش کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔

''اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برّہ کے آگے کھڑی ہے اور بڑی آواز سے چِلا چِلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہےجو تخت پر بیٹھا ہے اور بَرہ کی طرف سے'' (مکاشفہ ۹:۷، ۱۰)۔

یہ وہ دن ہےجس کی آرزو رکھنے کی تحریک خوش خبری ہمارے اندر پیدا کرتی ہے اور جب ہم اِس دنیا کی مصیبتوں، ایذارسانی، جھنجھلاہٹوں، آزمائیشوں، توجہ منتشر کرنے والی باتوں، مُردہ دلی اور تھکاوٹ کے باوجود آگے بڑھتے رہتے ہیں تو خوش خبری کا پیغام ہماری توجہ آسمان کی طرف مرکوز کرتا ہے جہاں ہمارا بادشاہ یسوع، خدا کا بَرہ موجود ہے جو ہمارے لئے مصلوب ہوا اور جلالی بدن کے ساتھ جی اُٹھا، اب وہ ہماری شفاعت کر رہا ہے۔ صرف یہی

نہیں بلکہ خوش خبری ہمیں اُس آخری دن کا منتظر بناتی ہے جب نجات پانے والے لاکھوں کروڑوں لوگ بلند آواز سے اپنے مصلوب منجی اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والے بادشاہ کی تعظیم کریں گے۔

خاص شکریہ

اِس کتاب کے لئے مَیں بہت سے لوگوں کی مدد کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی بھی شخص اکیلے رہ کر نہ کچھ سیکھ سکتا ہے اور نہ ہی سوچ سکتا ہے۔ اُن بہن بھائیوں کے نام لکھنے میں مجھے ایک پورا دن لگ سکتا ہے جن کے ساتھ مل کر مَیں گذشتہ ایک عشرے یا اِس سے زیادہ عرصے سے خوش خبری کے بارے میں گفتگو اور سوچ بچار کر رہا ہوں۔ تاہم چند ایسے نام ہیں جنہیں مَیں خاص طور پر ''شکریہ'' کہنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے کراس وے (Crossway) کی شاندار ٹیم کا شکریہ، جنہوں نے مجھے جیسے نامعلوم مصنف کو لکھنے کا موقع دیا۔ اگر خداوند نے اِس کتاب کو اپنی کلیسیا کی ترقی کے لئے موزوں سمجھا تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اِس تحریر کے لئے آپ کو وسیلہ بنایا۔

نائن مارکس (9 Marks) کی ٹیم کا بھی شکریہ، جنہوں نے یہ کتاب لکھنے میں میری حوصلہ افزائی کرنے کے ساتھ اِسے مکمل کرنے کے لئے کوشش بھی کی۔ میٹ (Matt Schmucker) کا دنیا بھر میں صحت مند و مستحکم کلیسیا کے لئے رویا اور جذبہ متاثر کُن ہے اور مجھے اُنہیں جاننے اور اُن کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز ملا ہے۔ یہ کتاب لکھنے میں جاتھن لی مین (Jonathan Leeman) نے میری بہت زیادہ مدد کی ہے۔ اُس نے اپنی گفتگو، ای میلز اور ایڈٹنگ کے ذریعے اِس کتاب کو بہتر بنایا ہے۔ مَیں بوبی جمیسن

(Bobby Jamieson) کا بھی شکر گزار ہوں جس نے بے شمار مرتبہ میرے ساتھ بادشاہی کے موضوع پر گفتگو کی۔ اِس ٹیم میں شامل ہونا نہایت خوشی کی بات ہے۔

مَیں اپنے پیارے بھائی مارک ڈیور (Mark Dever) کا ممنون ہوں جس نے مجھے اپنی پہلی کتاب لکھنے کی تحریک دی۔ مجھے لگتا ہے کہ مَیں جتنی باتوں کے لئے اُس کا مقروض ہوں اُن کا موزوں طور پر اظہار بھی نہیں کر سکتا۔ مَیں اُسے اپنا روحانی صلاح کار کہنے میں فخر محسوس کرتا ہوں اور مَیں اِس بات کے لئے نہایت خوش ہوں کہ خداوند نے مجھے موقع دیا کہ مَیں کچھ عرصے کے لئے واشنگٹن ڈی۔سی میں اُس کے ساتھ رہ سکوں۔ وہ مہربان خداوند ہے جس نے اپنی مہربانی سے یہ رفاقت عطا کر کے ہم دونوں کو حیران کیا۔

آخر میں مَیں اپنی مضبوط اور خوبصورت شریکِ حیات موریاہ (Moriah) کو شکریہ کہنا چاہتا ہوں جو مجھ سے بہت زیادہ محبت رکھتی اور میرا خیال رکھتی ہے اور جب مَیں علمِ الٰہی کی گتھیاں سلجھانے میں اِس قدر کھو جاتا ہوں کہ اپنے اِرد گرد کے رہنے والوں کا خیال نہیں رکھ پاتا تو وہ مجھے برداشت کرتی ہے۔ مَیں اُس سے بے پناہ محبت رکھتا ہوں۔

IX نو نشانیاں

مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کی تعمیر

کیا آپ کی کلیسیا مستحکم وصحت مند ہے؟

''نو نشانیاں'' کا مقصد کلیسیائی رہنماؤں کو بائبلی رُوٗیا اور عملی وسائل
کے ساتھ تیار کرنا ہے تا کہ وہ مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کے وسیلے سے
قوموں میں خدا کا جلال ظاہر کرسکیں۔

اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم کلیسیاؤں کو صحت مند ہونے کی نو نشانیوں میں بڑھنے میں مدد دینا چاہتے ہیں جنہیں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے:

۱۔ تفسیری وعظ
۲۔ بائبلی علمِ الٰہی
۳۔ خوش خبری کی بائبلی سمجھ
۴۔ ایمان لانے کی بائبلی سمجھ
۵۔ بشارت دینے کی بائبلی سمجھ
۶۔ بائبلی کلیسیائی ممبرشپ
۷۔ بائبلی کلیسیائی نظم و ضبط
۸۔ بائبلی شاگردیت
۹۔ بائبلی کلیسیائی لیڈرشپ

''نو نشانیاں'' کے تحت ہم مضامین، کتابیں، کتابوں پر تبصرے اور آن لائن روزنامے لکھتے ہیں۔ ہم کانفرنسیں منعقد کراتے، انٹرویو لیتے اور دیگر وسائل بناتے

ہیں جن سے کلیسیائیں خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے تیار ہو سکیں۔

یہ مواد ۴۰ سے زائد زبانوں میں دستیاب ہے۔ اِس کے لئے ہماری ویب سائٹ وِزِٹ کریں اور آن لائن مفت روزنامہ حاصل کرنے کے لئے سائن اَپ ہوں۔ ہماری دیگر زبانوں کی ویب سائٹس کی مکمل فہرست اِ لِنک پر موجود ہے:

9marks.org/about/international-efforts/

9Marks.org

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تا کہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ یسوع کی مانند اپنی کلیسیا سے محبت کر سکیں۔